

تسبیح پڑھتا رہا ستر ہزار برس تک۔ تہ خلق مِرَاۃَ الْحِیَاءِ مَوْضِعَ بَیِّنَہٗ فَلَمَّا نَظَرَ  
الطَّاۤءُفُوسَ فَبَدَّلَ اٰی صُوْرَتِہٖ اَخْسَنَ صُوْرَتِہٖ وَاَزْبَنَ کُھْبَیۡاۃً فَاَسْتَحْجٰی مِنْ صُوْرَتِہٖ  
تَسْبِیۡحًا خَمْسَ صُرَاتٍ فَصَارَتْ لِذٰلِكَ السَّیِّدَۃُ وَتَمَاسُکًا فَاَمَرَاللّٰہُ تَعَالٰی خَمْسَ صُکُوْنٍ  
عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ وَاَمِیۡتِہٖ وَاللّٰہُ لَعَالٰی نَظَرَ اِلٰی ذٰلِكَ النُّوْرِ فَتَرَقَّ حَیۡآءٌ  
مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی پھر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آئینہ حیا کو اور اس طافوس کے زبرد  
رکھ دیا۔ جب دیکھا مور نے اس آئینہ میں تو اپنی سورت اور شکل کو بہت حسین اور  
نرین پایا پھر اپنی صورت سے آپ شرمندہ ہو کر پانچ سجدے کیے پس دو سجدے  
نسرمن دقتیہ ہو گئے۔ اور حکم کیا اللہ تعالیٰ نے پانچ نازین محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
اور ان کی اُمت پر پیدائش کے خداوند جل شانہ نے نور محمدی کی طرف نظر کی تب  
وہ مارے شرم کے عرق عرق ہو گیا خداوند تعالیٰ سے۔ فَمِنْ عَرَقٍ رَّآ سِیۡہِ  
خَلَقَ الْمَلٰٓئِکَۃَ۔ وَمِنْ عَرَقٍ وَجْہِہٖ خَلَقَ الْعَرَّشَ وَالْکُرْسِیَّ وَاللُّوْحَ وَالْقَلَمَ  
وَالنَّفْسَ وَالْقَلَمَ وَالنَّجَابَ وَالْکُوْکُبَ وَمَا کَانَ فِی السَّمَآءِ۔ تب پروردگار  
پاک نے اس کے سر کے عرق سے فرشتوں کو پیدا کیا۔ اور چہرے کے عرق سے  
عرش و کرسی لوح و قلم سورج اور چاند اور پردے اور ستارے اور جو ہو آسمان میں  
وَمِنْ عَرَقٍ صَدْرَہٗ خَلَقَ الْاَیْمَیۡاۃَ وَالْمُسْلِمِیۡنَ وَالْبَعِکْمَآءَ وَالشَّہِیْدَۃَ وَالصَّالِحِیۡنَ  
وَمِنْ عَرَقٍ حَاجِبِیۡہٗ خَلَقَ اُمَمٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیۡنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیۡنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَمِنْ عَرَقٍ  
اَحْدَبِہٖ خَلَقَ اَرْوَاحَ الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارَی وَمَا اَسْبَکَ ذٰلِکَ وَہُوَ عَرَقٌ رَّجُلِیۡہٗ خَلَقَ الْاَرَضَیۡنَ مِنَ الْمَشْرِقِ  
اِلَی الْمَغْرِبِ وَمَا فِیْہَا۔ اور سینے کے پسینے سے پیدا کیا انبیاء اور مسلمین اور علما اور  
شہداء اور صالحین کو اور دونوں ابرو کے عرق سے گروہ مؤمنین و مؤمنات اور مسلمین  
و مسلمات کو اور دونوں کان کے عرق سے پیدا کیا ارواح یہود و نصاری و مجوس  
کو اور جو ان کے مشابہ ہیں۔ اور اس کے دونوں پاؤں کے پسینے سے زمین کو

پورب سے کچھ تک اور جو اسکے بیچ میں ہے پیدا کیا۔ تہ قال اللہ تعالیٰ اَنْظُرْ  
 اِسْمَاكَ فَتَنْظُرْ نُورًا مُّجِيدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَرَأٰی اِمَامَہٗ نُورًا دَاوَمًا وَرَاسَیْہِ نُورًا  
 عَنْ یَمَیْنِہِ نُورًا وَحَنْ مِیَّارَہٗ نُورًا وَهَوَا بَعْضُہٗ وَعَمَرُ عِثْمَانُ وَعَلٰی رِضْوٰی اللہ  
 تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ تَمَّ سِتُّ سَعِیْنِ اَلْفَ سَنَۃٍ یَّحْمِیْہُ رَایا باری تعالیٰ نے کہ اسے  
 نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھتے ہیں اُس نے نظر کیا تو دیکھا ایک نور اپنے  
 روبرو اور ایک پیچھے اور ایک داہنے اور ایک بائیں یہ چاروں حضرت ابو بکر  
 صدیق اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب تھے رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہم اُن سب سے پھر تیس پر ہوتا رہا ستر ہزار برس تک تہ خلقی نور  
 اَلَا یُنْبِیْا مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ تہ نظر الی ذٰلِكَ النُّورِ فخلق اَوَّلَہُمْ  
 فَقَالُوْا اَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ تہ خلقی قَدِیْرًا مِنَ الْحَقِیْقِیِّ لَکُمُ خِطَابُ  
 ظَاہِرٌ مِنْ بَاطِنِہِ تہ خلقی صُوْرَۃً مُحَمَّدٍ کَصُوْرَتِہٖ فِی الدُّنْیَا تہ وَضَعَ فِیْہِ دِیْنَہُ الْقَبْدِیْلُ  
 وَاقَامَہُ کَقِیَامِہٖ فِی الصَّلَوةِ پھر پیدا کیا نور انبیا کا نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پھر نظر کیا اُس نور کی طرف پس پیدا کیا اُن کی ارواح کو تو سب کے سب  
 اُسے لا اَہَ الا اللہ محمد رسول اللہ بعد اُسکے پیدا کیا ایک تنذیل حقیق سرخ کی تہ  
 صاف جس کا ظاہر و باطن برابر تھا پھر پیدا کیا صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی  
 صورت اُن کی دنیا میں تھی پھر اُس قندیل کو اُن کے ہاتھ میں رکھ دیا اور قیام  
 نماز کی ہیئت سے اُن کو کھڑا کر دیا تہ طاف اَلَا ذَوَّاحٌ حَوْلَ صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمْ تَسْبُحُوْا وَهَلِّلُوْا بِمِثْلِ اَرْبَعِیْنِ اَلْفِ سَنَۃٍ تہ اَجْرُہَا ذَوَّاحٌ لِّیَنْظُرُوا اِلَیْہَا  
 فَتَنْظُرُوا اِلَیْہَا کَلَّمُہُمْ پھر گھومنے لگی ارواح گردِ بگرد صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پھر سبحان اللہ اور لا اَہَ الا اللہ کہتی رہی لاکھ برس کے اندر تک پھر حکم کیا حَقَّقَا  
 نے ارواح کو کہ دیکھیں اُس کی طرف پس دیکھا سب نے فَبِہُمْ مِّنْ رَّایِ رَاسُہُ

فَصَارَ خَلِيفَةً وَسَلْطَانًا بَيْنَ الْخَلَائِقِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى جَبَّتَهُ فَصَادَ امِيرًا عَادِلًا  
وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى حَاجِبِيَهُ فَصَادَ رَنْقَاسًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى اُدْنِيَهُ فَصَادَ رَسْتَمِ حَاوًا  
مَقْبِلًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى عَيْنِيَهُ فَصَادَ حَافِظًا بِكَلَامِهِ اللهُ تَعَالَى بِسِجْنِ سِرِّ  
طَرْتِ دِيكَا وَهَ خَلِيفَهُ اُور بادشاہ ہوا۔ اور جس نے پیشانی دیکھی وہ امیر عادل ہوا۔ اور  
دونوں بھویں دیکھتے والا نقاش بنا۔ اور دونوں کان جنے دیکھے وہ ہوانے  
والا اور پیش آنی والا۔ اور جس نے دونوں آنکھیں دیکھیں کلام اللہ کا حافظ ہوا۔  
وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى حَذْيِهِ فَصَادَ مُحْبِسًا وَعَا قِلًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى اَنْفَهُ فَصَادَ حَكِيمًا  
وَطَبِيبًا وَعَطَا دَا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى شَمِيهِ فَصَادَ حَسَنَ الْوَجْهِ مِنَ الرِّجَالِ وَوَزِيرًا  
وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى اَمَّةً فَصَادَ رَصَائِمًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى سِنِّهِ فَصَادَ رَسُوْلًا بَيْنَ  
السَّالْكِيْنَ اُور جس نے دونوں گال دیکھے وہ ہوا محسن و عاقل اور جس نے ناک  
دیکھی وہ حکیم و طبیب و عطار ہوا اور جس نے دونوں ہونٹھ دیکھے وہ سب مردوں  
سے بہت حسین اور وزیر ہوا۔ اور جس نے منہ دیکھا وہ روزہ دار بنا۔ اور جس نے دانت  
دیکھے وہ بادشاہ ہو کارسول ہوا۔ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى حَلَقَهُ فَصَادَ اِعْطَا وَمُوْدِي نَاوًا  
نَا صَحَابًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى عُنُقَهُ فَصَادَ تَاجِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى عَضْدِيَهُ فَصَادَ  
رَمَاحًا وَسَيَافًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى عَضْدَهُ الْاَيْمَنَ فَصَادَ حَاجَا مًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى  
عَضْدَهُ الْاَيْسَرَ فَصَادَ جَلَا دَا اُور حلق دیکھنے والا واعظ و موذن و ناصح ہوا۔ اور  
گردن دیکھنے والا سوداگر بنا۔ اور دونوں بازو دیکھنے والا نیزہ باز اور شیریں ہوا  
اور جس نے داہنا بازو دیکھا وہ فصاد ہوا۔ اور بائیں بازو دیکھنے والا جلاو  
ہوا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى كَفَّهُ الْاَيْمَنَ فَصَادَ رَصْرًا فَاد وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى كَفَّهُ الْاَيْسَرَ  
فَصَادَ كَمِيًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى يَدِيَهُ فَصَادَ سَيَّيَا وَكُرْمِيًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظَهْرَ  
كَفِّهِ الْاَيْمَنَ فَصَادَ صَبَا غَا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظَهْرَ كَفِّهِ الْاَيْسَرَ فَصَادَ بَحِيْلًا

وَلَيْسَ مَا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى أَنَا وَلَهُ فَصَارَ كَانِيًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظَهْرًا  
أَمَّا رِجْلُ الْيَمْنَى فَصَارَ حَذَا دَا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظَهْرًا صَارَ رِجْلُ الْيُسْرَى فَصَارَ  
حِطًّا أَوْ جَسَ نِي دَا هِنِي بِتَمِيلِي دِي كِي صُرْتُ هُوَا۔ اور جس نے بائیں پتیلی دیکھی  
کیا بنا۔ اور دونوں ہاتھ دیکھنے والا بنی اور کریم ہوا۔ اور دایہ پتیلی  
دیکھنے والا رنگریز اور بائیں پتیلی دست دیکھنے والا بنیل ولیم ہوا۔ اور انگلیوں  
دیکھنے والا کا تیب ہوا۔ اور دایہ انگلیوں کی پیٹھ دیکھنے والا ہوا اور بائیں انگلیوں  
کی پیٹھ دیکھنے والا درزی ہوا۔ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى صَدْرَهُ فَصَارَ عَالِمًا وَمُكْرَمًا  
وَبُحْتَمَدًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظَهْرَهُ فَصَارَ مُتَوَاضِعًا وَمُطِيعًا بِأَمْرِ الشَّرْعِ وَمِنْهُمْ مَنْ  
رَأَى بَطْنِيَهُ فَصَارَ غَارِيًّا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى بَطْنَهُ فَصَارَ قَاخَعًا وَزَاهِلًا  
وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى رُكْبَتَيْهِ فَصَارَ سَاجِدًا لِدَا كِعَا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى رِجْلَيْهِ فَصَارَ  
صَيَّاحًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَصَارَ مَا ثَنِيًّا أَوْ رَمْنِيًّا۔ جس نے  
سینہ دیکھا پس عالم اور بزرگ اور مجتہد ہوا۔ اور بعض نے پیٹھ دیکھی تو وہ  
تواضع کرنے والا اور تاملید ار حکم شرع کا ہوا اور دونوں پہلو دیکھنے والا غازی  
اور پیٹ دیکھنے والا صاحب قناعت اور زہاد ہوا۔ اور دونوں زانو کا دیکھنے والا  
رکوع سجود کرنے والا ہوا۔ اور دونوں پاؤں کا دیکھنے والا شکاری اور تلون  
کا دیکھنے والا پیادہ پا چلنے والا ہوا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى ظَلْمَهُ فَصَارَ مُغْنِيًا وَصَاحِبَ  
الْكُنُوزِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى وَكْمَهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَصَارَ مُبْتَدِعًا وَكَيْهُودِيًّا وَنَصْرَانِيًّا  
وَكَاكِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى وَكْمَهُ يَنْظُرُ فَصَارَ مُدْعِيًّا بِالْكَرْتُومِيَّةِ كَالْقَوْمِ عَنِ جَهَنَّمَ  
وَعَلِيَّ هَامَانَ الْكُفَّارِ۔ جس نے سایہ دیکھا وہ گویا اور ربابی ہوا۔ پر جس نے نظر  
سے دیکھا وہ بدعتی اور ہود و نصاریٰ اور کافر بنا۔ اور بے التفاتی سے دیکھنے والا عودی  
خدائی کا کرنے والا ہوا مثل مغنویان وغیرہ کفار کے اَعْلَمَاتُ اللَّهِ لَعَلَّ الْخَلْقَ



السَّلَوةَ عَلَى صُورَتِهِ أَحَدٌ عَلَى السَّلَامَةِ فَإِقِيَامُ كَلَامِ الْإِلَهِ وَالرُّكُوعُ كَالْحَاءِ  
وَالسُّجُودُ كَالْيَمِ وَالْقَعْدَةُ كَالدَّالِ وَخَلْقُ الْخَلْقِ عَلَى صُورَةِ إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْإِسْمُ مَدْرُكٌ كَالْيَمِ وَالْيَدَانِ كَالْحَاءِ وَالْبَطْنُ كَالْيَمِ وَالرِّجْلَانِ  
كَالدَّالِ وَلَا تَخْلُقْ أَحَدًا مِنَ الْكَفَرَةِ عَلَى صُورَتِهِ بَلْ يَبْدَأُ صُورَتُهُمْ عَلَى  
صُورَةِ الْخَيْرِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ جَانَا جَابِيَةً كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَزَلَ لَكَ لَفْظُ  
احمد کی صورت پر پیدا کیا قیام کو الف - اور رکوع کو راج ( اور سجود کو یم ) اور قعود  
کو دال کی شکل پر - اور خلق کو پیدا کیا لفظ محمد صلعم کی شکل سر تو گول یم کا سا - اور  
دونوں ہاتھ راج کے مانند - اور پیٹ دوسرے یم کی صورت اور پاؤں دال کے  
سے - پر کسی کافر کو اس صورت پر پیدا نہ کیا بلکہ ہیئت خاک کی بنیادی آگے

اسد تعالیٰ خوب جانتا ہے

الْبَابُ الْأَوَّلُ فِي ذِكْرِ تَخْلِيقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قُرَابِ أَقَالِيمِ الدُّنْيَا  
قُرَابَهُ مِنْ قُرَابِ الْكَلْبَةِ وَصَدْرُهُ مِنْ قُرَابِ الْوُحْدَانِ وَظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ مِنْ تُرَابِ  
الْيَمِينِ وَيَدَيْهِ مِنْ تُرَابِ الْمَشْرِقِ وَرِجْلَيْهِ مِنْ تُرَابِ الْمَغْرِبِ بَابُ هَذَا مِنْ حَضْرَتِ  
آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي پیدائش کے بیان میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں کہ پیدا کیا حضرت خالق اکبر نے آدم علیہ السلام کو دنیا کے تمام ملکوں کی مٹی  
سے سر مبارک کو کبے کی مٹی سے اور سینے کو دنیا کی مٹی سے - اور پیٹ اور پیٹ کے ہند  
کی خاک سے - اور دونوں ہاتھ مشرق کی مٹی سے - اور دونوں پاؤں مغرب کی مٹی سے  
وَقَالَ وَهَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قُرَابِ السَّبْعِ قُرَابَهُ مِنَ  
الْأُولَى عُنُقُهُ مِنَ الثَّانِيَةِ وَصَدْرُهُ مِنَ الثَّالِثَةِ وَيَدَيْهِ مِنَ الرَّابِعَةِ وَظَهْرُهُ  
وَبَطْنُهُ مِنَ الْخَامِسَةِ وَخَلْلُ يَدَيْهِ مِنَ السَّادِسَةِ وَسَاقِيَّتُهُ وَقَدَمَيْهِ مِنَ السَّابِعَةِ

اور وہب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سات طبق زمین کی مٹی سے پیدا کیا۔ سر پہلے طبق سے۔ اور گردن دو سے۔ طبق سے اور سینہ تیسرے سے۔ اور دونوں ہاتھ چوتھے سے۔ اور پیٹھ اور پیٹ پانچویں سے۔ اور دونوں ران چھٹے سے اور دونوں پنڈلیاں اور دونوں قدم ساتویں طبق سے

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَأْسَهُ مِنْ تُرَابِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَوَجْهَهُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ وَأَسْنَانَهُ مِنْ تُرَابِ الْيَمِينِ وَعَظْمُهُ مِنْ تُرَابِ الْخَبْلِ وَعُقْدَتُهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِ وَظَهْرُهُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ وَكَلْبَتُهُ مِنْ تُرَابِ الْفَرْدَوْسِ وَلِسَانُهُ مِنْ تُرَابِ الطَّاغِيفِ وَعَيْنَاهُ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْكَوْثَرِ

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہ نے مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے بیت المقدس کی خاک سے پیدا کیا اور چہرہ جنت کی خاک سے۔ اور دانت مہند کی خاک سے۔ اور ہڈیاں ہمار کی خاک سے اور ریٹھ کی ہڈیاں بابل کی مٹی سے۔ اور پیٹھ عراق کی مٹی سے۔ اور ول فروس کی خاک سے۔ اور زبان طائف کی مٹی سے۔ اور دونوں آنکھیں حوض کوثر کی خاک سے

وَلَمَّا كَانَ رَأْسُهُ مِنْ تُرَابِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَا جَرَمَ صَارَ مَوْضِعَ الْقَلْبِ وَالْعَظْمَةِ وَالنَّطْقِ وَلَمَّا كَانَ وَجْهُهُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ صَارَ مَوْضِعَ الذِّهْنِ وَالْجَنَّةِ وَلَمَّا كَانَ عَيْنَاهُ مِنْ تُرَابِ الْخَبْلِ صَارَ مَوْضِعَ الْمَلَاحِظَةِ وَلَمَّا كَانَ أَسْنَانُهُ مِنْ تُرَابِ الْيَمِينِ صَارَ مَوْضِعَ الْحَلَاوَةِ وَلَمَّا كَانَ ظَهْرُهُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ صَارَ مَوْضِعَ الْقُوَّةِ وَلَمَّا كَانَ عُقْدَتُهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِ صَارَ مَوْضِعَ الشَّهْوَةِ وَلَمَّا كَانَ عَظْمُهُ مِنْ تُرَابِ الْخَبْلِ صَارَ مَوْضِعَ الصَّلَاةِ وَلَمَّا كَانَ قَلْبُهُ مِنْ الْفَرْدَوْسِ صَارَ مَوْضِعَ الْإِيمَانِ وَلَمَّا كَانَ لِسَانُهُ مِنْ الطَّاغِيفِ صَارَ مَوْضِعَ الشَّهَادَةِ

اور چونکہ سر آدم کا بیت المقدس کی خاک سے بنا تھا

اس لیے وہ موضع عقل اور بزرگی اور قوت گویا کی کا ہوا۔ اور محمدؐ اُن کا خاکِ جنت سے بنا اسی سبب کہ وہ مقامِ زینت کا ہوا۔ اور دونوں آنکھیں حوض کوثر کی مٹی سے تھیں تو وہ محلِ ملاحت کا ہوئیں۔ اور دانست ہند کی خاک سے سجھنے والے سے موضعِ طاعت کا ہے۔ اور تھی بیٹھنے کی خاک عراق سے تو مقامِ قوت کا ہوئی۔ اور ریڑھ تھی بابل کی مٹی سے پس وہ ہوئی موضعِ ثروت کا۔ اور ہڈیاں پہاڑ سے تھیں اسی سبب سے محلِ سختی اور مضبوطی کا ہوئیں اور جب کہ دل اُنکا فردوس سے بنا تھا تو وہ مقامِ ایمان کا ہوا۔ اور زبان طائف سے تھی تو وہ مقامِ کلمہ شہادت کا ہوئی

وَجَعَلَ فِيهِ سَعَةً ابْوَابٍ سَبْعَةً فِي رَأْسِهِ عَلَيْهَا أَذْنَاهُ وَفُخْرَاهُ وَكُمَّةٌ وَرَشَائِكُ فِي بَكَدِنِهِ قَبْلَهُ وَكُبْرُهُ اُورُبْنَاكَ اَللّٰهُ تَعَالٰی نے آدمؑ میں نور و از سے یعنی نورِ سرخ سات تیسرین دو آنکھیں دو کان دو ہتھکے ایک ہتھ اور دو سیاخ بدن میں ایک قبل دوسرا دیر و جمیع احوال میں حصہ و قیل سیتہ قَالْبَصَرُ فِي الْعَيْنِ وَالْمَشْعُ فِي الْأَذْنِ وَالذُّوقُ فِي الْهَيْمِ وَالشَّمُّ فِي الْأَنْفِ وَاللَّسُّ فِي الْيَدَيْنِ وَالْمَشْيُ فِي الرِّجْلَيْنِ اور عطا فرمائے حق سبحانہ و تعالیٰ نے آدمؑ کو پانچ حواس اور بیضون نے کہا ہے چھ بصارت آنکھ میں اور سماعت کان میں۔ لذت دہن میں بلوناک میں چھ نادونون ہاتھ میں۔ اور چال دونون پاؤں میں وَقَالَ كَمَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالٰی اَنْ يَّخْلُقَ فِيْ اٰدَمَ الرُّوْحَ اَنْ يَّخْلُقَ فِيْهِ وَيُقَالُ مِنْ دِمَاعِهِ فَاَسْتَدْرَكَ فِيْهِ مِقْدَارُ مَائِ سِتَّةٍ ثُمَّ نَزَلَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَتَطَرَّجَتَا نَفْسٍ قَرَأَى كَلِمًا طَيِّبًا فَلَمَّا بَلَغَ اِلَى اُذُنَيْهِ سَمِعَ نَسِيْمًا اَمَلًا لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ اِلَى خَاشِمِهِ فَعَطَّشَ فَقَبَّلَتْ لَفْرَعٌ مِنْ عَطَاسِهِ لَقْنَةً اَللّٰهُ تَعَالٰی يَا حَمْدُ لِلّٰهِ فَاجَابَهُ رَبُّهُ بِرُوحٍ رُبُّكَ يَا اٰدَمُ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى صَدْرِهِ فَتَاجَلَ الْعِيَا مَ فَلَمْ يُبْكِنَهُ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالٰی وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجْوًا فَلَمَّا وَّصَلَ اِلَى جَوْفِهِ اسْتَهْوَى الطَّعَامَ

کہتے ہیں کہ جب چاہق سبحانہ تعالیٰ نے سچو کنا روح کا جسم میں آدم علیہ السلام کے  
 پس حکم کیا روح کو تب کسی روح اُن کے قالب میں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ روح  
 سے کسی اور کو موتی رہی وہاں دو سے برس تک۔ پھر اُتری آنکھوں میں تب  
 اپنے بدن کو دیکھا تو سب گل ہی گل پایا۔ پھر جب پہنچی دونوں کا لون کی طرف  
 تو سنی تسبیح ملائکہ کی۔ پھر نقشہ میں آئی اور اسے جھینک آگئی ہنوز جھینک سے  
 فارغ نہ ہوئے تھے کہ سکھا دیا اللہ تعالیٰ نے اور کہا آدمؑ نے الحمد للہ پھر جواب دیا  
 رب العالمین نے رحم کرے پھر یہ رب تیرا ہے آدم۔ بعد اس کے سینہ میں آئی  
 اور جھٹ کھڑے ہونے کا ارادہ کیا پر ہنوس کا اسی پر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے و  
 کان الانسان عوجاً۔ یعنی بشر بڑا جلد باز ہوا پھر جب پہنچی روح بیت میں تب اشتہا  
 کھانے کی ہوئی تَمَّا انْشَرَّ الرُّوحُ فِي الْجَدِّ كَلَهُ فَصَارَ كَحَمَادَةٍ مَا وَعَرَ قَا وَعَصَاكَةً  
 تَمَّا كَسَاَهُ اللهُ تَعَالَى لِيَأْسَا مِنْ ظُفْرِ نَزْدِكُ كُلِّ يَوْمٍ حَسَنًا فَلَمَّا قَارَبَ الذُّكْبَ بُدِّلَ  
 هَذَا الظُّفْرَ وَوَقِفَتْ مِنْهُ كَيْفِيَّةٌ فِي اَنَا وَلَهُ لِمَذْكُورِ ذَلِكْ بعد ازان پھیل گئی روح  
 سارے جسم میں تو بن گیا گوشت اور ہڈی اور پتلی رگین اور پٹھا۔ یعنی موتی رگین۔ پھر  
 پینایا آدمؑ کو حق جل و علا نے لباس ناخن کا جو دن بدن سن بڑھاتا تھا یہ حجب  
 گناہ میں مرتکب ہونے تو بدل لا گیا وہ ناخن اور تھوڑا تھوڑا یادگار کے لیے  
 آنکھوں کے سروں پر باقی رہ گیا فَلَمَّا آتَمَّ اللهُ تَعَالَى خَلْقَ آدَمَ وَكَفَّرَ بِهِ الرُّوحُ  
 وَالْبَسَهُ مِنْ لِبَاسِ الْحَيَّةِ وَكَوَّرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَعَ جَهَنَّمَ كَالْقَمَرِ كَلَّةَ  
 الْبَنَارِ ثُمَّ رَفَعَ عَلَى السَّرِيرِ وَحَمَلَهُ عَلَى اَعْنَاتِ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ اللهُ تَعَالَى لَهُمْ  
 طُوفُوا بِهِ فِي السَّمَوَاتِ لِيَرَى عَجَائِبُهَا وَمَا فِيهَا فَبَدَأَ كَقِيَامَا فَقَالَ الْمَلَكُ لَهُ رَبَّنَا  
 سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَحَمَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى اَعْنَاتِهَا وَطَافُوا بِهِ فِي السَّمَوَاتِ مِقْدَارَ  
 طَائِفَةٍ عَامَةٍ ثُمَّ خَلَقَ فَرَسًا مِنْ اَفْسَاكٍ لَمْ يَخْلُقْ لَهُ مِثْلَهُ وَلَهَا جَنَاحَانِ

مِنَ الذِّكْرِ وَالْمَرْجَانِ فَرَكُمَا آدَمَ وَجِبْرِئِيلَ أَحَدِيهِمَا وَمِيكَائِيلَ عَنِ يَمِينِهِ  
وَأِسْرَافِيلَ عَنْ يَسَارِهِ فَطَافُوا بِهِ فِي السَّمَوَاتِ كُلِّهَا وَهُوَ يُسَبِّحُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ  
فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُولُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ هَٰذَا  
خَلْقُكَ وَخَلِجَةُ أَلَمُومِنِينَ مِنْ رُزْنَتِكَ فَيَسْأَلُ بَيْنَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَبِّ كَالِ  
كُلِّ اسَدِ سَجَانَةٍ خَلَقْتَ آدَمَ كِيْ اور روح بھونک چکا اور پوشاک جنت کی پہنادی  
اور نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چودھویں کے چاند کا سا اُن کی پیشانی پر چمکا  
تب اُنکو ایک تخت پر سوار کروایا اور اس تخت کو فرشتوں کے کاندھے پر رکھوایا  
اور فرمایا کہ یہ پھر واپس کو تمام آسمانوں میں تاکہ عجائبات وہاں کے اور جو جو  
چیزیں وہاں ہیں سب دیکھ لے اور اپنا اعتقاد بڑھاوے۔ پس کہا فرشتوں  
نے اے رب ہمارے ہم نے سنا اور مان لیا پس اٹھا لیا فرشتوں نے اپنے کاندھوں  
پر اور یہ پھر اُن کو تمام آسمان میں توابس تک۔ پھر پیدا کیا اللہ تعالیٰ  
نے آدَمَ کے لیے ایک طوطا بہت ہی خوشبو مشک کا جس کا نام میمونہ اور اُسکے  
دو بازو تھے موتی اور مونگے کے تپ سوار ہوئے آدَمَ اُس گھوڑے پر  
اور جبیریل نے لگام پکڑی اور میکائیل داہنے اور اسرافیل بائیں رہے  
اور سیر کروایا اُن کو تمام آسمانوں میں اسوقت حضرت آدم سلام کرتے تھے  
ملائکہ کو اور کہتے تھے السلام علیکم اور وہ جواب دیتے تھے وعليکم السلام  
پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُسے آدَمَ یہ سلام میرا ہی اور میری اولاد میں کا اس میں بڑی قیامت

## الْبَابُ الثَّانِي فِي ذِكْرِ الْمَلَائِكَةِ

أَعْلَمَانَا اللَّهُ تَعَالَى خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ أَرْبَعَةَ أَسْرَافِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَجِبْرِئِيلَ  
وَمَلَائِكَةَ الْمَوْتِ يُعْنَى عَزْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَجَعَلَ لَهُمُ الْبَهْمَ أُمُورَ الْحَاذِلِ  
وَقَدْ بَيَّنَّاهُمْ وَتَدْبِيرًا لَعَالِمٍ فَعَلَّ جِبْرِئِيلَ صَاحِبَ الرِّسَالَةِ وَمِيكَائِيلَ

صاحبِ اکامطارد و الاذنانی و عزرائیل صاحبِ کارواح و اسرافیل صاحبِ کون  
دوسرے اباب فرشتوں کے بیان میں

جانتا چاہیے کہ یہ کیا حق سبحانہ جل شانہ نے چار فرشتے اسرافیل اور میکائیل اور  
جبرائیل اور ملک الموت یعنی عزرائیل علیہم السلام۔ اور سوچنا ان چاروں فرشتوں  
کو کام اور بندوبست خلایق کا اور تدبیر سارے جہان کی۔ پس کیا جبرائیل کو مالک  
پیغام ہو بچانے کا انبیاء علیہم السلام کے پاس۔ اور میکائیل کو دیا کاربار ان اور  
بندوں کی روزی کا۔ اور عزرائیل کو ارواح کا مالک کیا۔ اور اسرافیل کو سبھی  
خدمت میں نرسنگا پھرنے کی قال ابن عباس رضی اللہ عنہما انکے اسرافیل  
سَأَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ تُعْطِيَهُ قُوَّةَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ وَ سَبْعِ اَرْضَيْنِ فَاعْطَاهُ وَقُوَّةَ الرِّيحِ  
وَقُوَّةَ الْحَبْلِ فَاعْطَاهُ وَقُوَّةَ الثَّقَلَيْنِ فَاعْطَاهُ وَقُوَّةَ السَّبْعِ فَاعْطَاهُ وَحَقَّقَ بِنِ  
قَدْ مَيَّوْا اِلٰی رَاْسِهِ شَعْرًا اَدْفَاوْا هُ وَاَلْسِنَتُهُ مَعْطٰی وَ لِسَانُهُ يَكْفِي لِسَانَ الْاَنْفِ  
اَلْقَبْ لُفْةً وَخَلَقَ مِنْ كَفِّ نَفْسِيْ مَلَكًا يَسْمُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمِنْ  
اَلْمَقْرُوْنِ وَحَمَلَهُ الْعَرْشُ وَكَرَاهُ كَايِسُوْنَ وَهُدًى عَلٰی صُوْرَتِ اسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ ابْنُ عِيَّاسٍ قَتِي الْمَدَنِيّ كَتَبَ بَيْنَ كَرَاهِي اسْرَافِيْلَ نَ اَسَدُ تَعَالٰی سَ قُوْتِ مَاتِ  
آسمانوں اور سات زمینوں کی پس عنایت کی اس کو اور طاقت تمام ہواؤں اور  
پہاڑوں کی یہ بھی مرحمت کی اس کو۔ اور قوت جن و انسان کی پس عنایت فرمائی  
اُسکو۔ اور قوت درندوں کی یہ بھی عطا فرمائی اُس سے۔ اور پیدا کر دیے حبیبانہ تعالیٰ نے اُنکے  
دونوں قدم سے سیر تک دنگے اور منہ اور زبانیں اُنکی چھپی ہوئیں۔ ہر ایک زبان سے  
ہزار ہزار لغت میں تسبیح باری تعالیٰ کی کرتے ہیں۔ اور مخلوق کیا حضرت خالق جل شانہ نے اُنکے  
ہر ہر دم سے ایک ایک فرشتہ کو بے سب ملکر اسد سبحانہ کی تسبیح کرتے رہیں گے روز  
قیامت تک اور وہ فرشتے مقرب اور عرش کے اُٹھانے والے اور اعمال بندوں



کے لکھنے والے اور دسے سب کے سب بمشکل اسرائیل کے ہیں وَبَيِّنُوا اسْرَافِيلَ  
 كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى جَهَنَّمَ فَيُكَلِّمُ وَيُبْصِرُ مَكُوتَرُ النُّفُوسِ وَيَسْمَعُ وَيُبْصِرُ  
 وَلَقَدْ أَدْنَى اللَّهُ تَعَالَى مَنَعُ بَكَارِهِ وَزَمُّهُ عَلَيْهِ لَا مَلَأَتْ الْأَرْضُ فَنَسَارِكُ مَوْعِدِهِ  
 كَطُوفَانِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِنْ عَظَمَتِهِ أَنَّهُ كَوُصِّبَ مَاءُ جَمِيعِ الْبَحَارِ وَلَا تَلَامُ  
 حُلَاوِ رَاسِهِ مَا وَقَعَتْ قَطْرَةٌ عَلَى الْأَرْضِ وَنَظَرَ كَرَامَةُ إِسْرَافِيلَ هَرَفَ رُشْدِ بَيْنِ  
 تَيْنِ بَارِدِ رُوحِ كِي طَرَفِ بَسِ كَلَامِهِ وَرَجُلُ كَمَا نِ كِي طَرَحِ جَحْكَ جَانِبِهِ وَرَبُّهُ  
 يَسْمَعُ لَكَلَامِهِ إِنْ كَرِهَ التَّحِي أَسْكَرُ رُوحِهِ وَأَسْمُو بَهَائِهِ كَالْمَنْعِ نَهَوَاتِهِ تَوَامِ زِمِينَ أَسْرَافِيلَ  
 سَ اسْ كَيْ بَحْرِ حَالَتِي بَانِدِ طُوفَانِ نُوحٍ كَيْ أَوْ رَقِ وَقَامَتِ إِسْرَافِيلَ كِي أَيْسَى عَظِيمِ  
 سَبِيهِ كَيْ أَمْرِ تَامِ دَرِيَا وَرَبُّهُ نِ كِي پَانِي اُنْ كَيْ سَرِ بِرُذْ لَا جَا سَ تَوَا يَكِ قَطْرُهُ زِمِينَ بِرِ  
 نَ پَرَسَ **فصل** أَمَّا بَيْكَا يَلُ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى بَعْدَ اسْرَافِيلَ حُصَى مِائَةً عَلَيْهِ  
 وَمِنْ رَاسِهِ إِلَى قَدَمَيْهِ شَعُورٌ مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَاجْتَمَعَتْ مِنْ زُرْجَادٍ وَعَلَى كُلِّ  
 شَعْرٍ أَلْفُ أَلْفٍ لِسَانٍ وَعَلَى كُلِّ لِسَانٍ أَلْفُ أَلْفٍ عَيْنٌ بِكُلِّ عَيْنٍ رَحْمَةٌ لِلَّهِ  
 عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْكُوفِيِّينَ وَبِكُلِّ لِسَانٍ لِيَسْتَفْهَرُوا اللَّهَ فَيَهْتَمُّ بِكُلِّ عَيْنِهِمْ سَبْعُونَ  
 أَلْفَ قَطْرَةٍ فَيَخْلُقُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا عَلَى صُورَةِ بَيْكَا يَلُ لِيَهْتَمُّ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى  
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَسْمَاءُهُمْ كَرُورِيُونَ وَهُمْ أَعْوَانُ بَيْكَا يَلُ وَهُمْ مَوْكُونُونَ  
 عَلَى الْمَطَرِ وَالنَّبَاتِ وَالْأَرَاكِ وَالْأَقْمَارِ هَامَانَ قَطْرَةٍ فِي الْبَحَارِ وَلَا تَعْرِفُ عَلَى الْأَشْيَاءِ  
 وَلَا نَبَاتٍ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا وَعَلَيْهَا مَوْكَلُ **فصل** بَدَا كَيْمَا اسْدَ تَعَالَى فِي إِسْرَافِيلَ  
 كَيْ يَأْسِي بِرَسِ بَعْدَ بَيْكَا يَلُ كُو سَ وَرَأَى كَيْ سَرَسَ قَدَمِ تَكِ بَالِ هِينَ زَعْفَرَانِ كَيْ  
 أَوْ رِيَا زَوَانِ كَيْ نَبْرِ جَدِ كَيْ - أَوْ هَرِ هَرِ بَالِ بِرِ هَرِ هَرِ زَبَانِ هِينَ - أَوْ هَرِ هَرِ  
 زَبَانِ بِرِ هَرِ هَرِ هَرِ نَكْحِينَ هِينَ كَرُوتِ هِينَ هَرِ هَرِ نَكْحِ سَ مَوْنِينَ كَنَكَا رَكْعَالِ  
 بِرِ حَقِيقَتِ كَرُوتِ - أَوْ هَرِ هَرِ زَبَانِ سَ مَوْنِينَ چَا سَ هِينَ مَوْنُونَ كَيْ لِي سِينَ

برستے ہیں اُن کی ہر ایک آنکھ سے تترسنا قطرے پھر پیدا کرتا ہے اللہ سبحانہ ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ میکائیلؑ کی صورت کا کہوے سب کے سب ملکر تسبیح اللہ تعالیٰ کی کرتے رہیں قیامت تک۔ اور نام اُن کے کہ دینی ہیں اور دنیوی مددگار میکائیل کے اور دنیوی ہن ہر باران اور گیاه اور انسان اور پھولوں پر بلکہ ایک ایک قطرہ جو دریائوں میں اور ہر ہر پھل جو درختوں پر اور ہر ایک گھاس جو زمین پر ہے سب پر ایک ایک فرشتہ متعین ہے **فصل** وَأَمَّا جِبْرِئِيلُ فَخَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى بَعْدَ مِيكَائِيلَ شَمْسٌ مِائَةٌ وَكَلَامُهُ أَلْفٌ وَسِتُّ مِائَةٌ جَنَاحٌ وَمِنْ رَأْسِهِ إِلَى قَدَمَيْهِ شَعْرٌ مِائَتَانِ الزُّعْفَرَانُ وَشَمْسٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَعَلَى كُلِّ شَعْرَةٍ قُرْءٌ وَكُوكَبٌ وَكُوكَبٌ يَوْمٌ يَدْحُلُ فِي جَنَّتِ النَّوْمِ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَسِتِّينَ مَرَّةً فَإِذَا أَحْرَبَ مِنْهُ تَسْقُطُ مِنْ أَجْنِحَتِهِ قَطْرَاتٌ يَخْلُقُ اللَّهُ مِنْهَا مَكَّاءَ عَلَى صُورَةِ جِبْرِئِيلَ يَسْتَحْيِي اللَّهُ تَعَالَى رَأْسَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَسْمَاءَ الرُّوحَانِيَّةِ وَأَمَّا صُورَةُ مَلَكِ الْمَوْتِ فَصُورَةُ إِسْرَافِيلَ فِي أَوَجِّهِ وَلَا كُنُفَةٍ وَلَا أَجْنَحَةٍ **فصل** پھر میکائیل کے پانے برس بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اُن کے ایک ہزار چھترے بازو ہیں۔ اور سر سے پانوں تک بال زعفران کے ہیں۔ اور ایک آفتاب اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہے اور ہر بال میں ایک چاند اور ایک تارا۔ اور جبرئیل ہر روز زمین سے ساڑھ بار نور کے دریا میں پلٹتے ہیں اور جب وہ اُس سے نکلے ہیں تو ان کے بازوؤں سے قطرے ٹپکتے ہیں۔ پس خدا نے پیدا کرتا ہے ہر ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ جبرئیل کی صورت کا تاکہ وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہیں قیامت تک۔ اور نام اُن فرشتوں کے روحانی ہیں لیکن صورت ملک الموت کی بعینہ صورت اسرافیل کی ہے ویسا ہی ہر دو ویسی ہی زبانیں ویسی ہی بازو۔

الْبَابُ الثَّلَاثُ فِي خَلْقِ الْمَوْتِ

جَاءَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ أَنَّهُ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْمَوْتَ وَالْفِ الْفِ حِجَابٍ وَعَظُمَتْ  
 أَكْبَرُ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَقَدْ شَدَّ بِسَبْعِينَ أَلْفَ سِلْسِلَةٍ وَكُلُّ سِلْسِلَةٍ  
 طُولُهَا أَلْفٌ عَامٌ وَلَا تَقْرُبُ مَلَائِكَةٌ وَلَا يَلْمُؤُونَ بِكَاهِنَةٍ وَلَا يَسْمَعُونَ صَوْتَهُ وَلَا يَرَوْنَ  
 مَا هُوَ إِلَى وَقْتٍ أَدْمَخْلِقَتُهُ اللَّهُ فَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَ مَلَكَ الْمَوْتِ  
 مَا لِلْمَوْتِ فَمَا مَرَّ اللَّهُ لَكَ الْحُجُبِ فَكَشَفَتْ حَقُّ رَأْسِ الْمَوْتِ

### میترا باب موت کی پیدائش کے بیان میں

روایت کی گئی ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب پیدا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے موت  
 کو ہزار ہزار پردوں کے اندر اور بہتے آسمان اور زمین سے پڑا اور  
 تھی وہ بندھی ہوئی ستر ہزار زنجیروں سے جس کی ایک ایک زنجیر ہزار ہزار برس کی  
 راہ کے برابر لینی تھی۔ تب کوئی فرشتہ اُس کے پاس نہ تھا اور کوئی آسمان  
 نہیں جانتا اور اُسکی آواز نہیں سنتا اور آدم خلیفہ اللہ کے ظہور تک ملائکہ کے حال  
 سے کچھ واقف نہ تھے پس سبط کیا جناب قدس الہی نے ملک الموت یعنی عزرائیل  
 کو اُس پر۔ تب پوچھا ملک الموت نے موت کیا ہے اور اُس کا کام کیا پس حکم دیا  
 تعالیٰ نے پردوں کو تو اٹھ گئے پردے اور دکھائی دی موت فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 لِلْمَلَائِكَةِ قُفُّوا قَا نَظَرُوا هَذَا الْمَوْتَ فَوَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 لِلْمَوْتِ طَرِّ عَلَيْهِمْ بِأَخِيَّةٍ كُلِّهَا وَأَفْخِ أَعْيُنَكَ فَلَمَّا طَارَ الْمَوْتُ نَظَرَ الْمَلَائِكَةُ فَحَرُّوا  
 مَخْشِبًا عَلَيْهِمْ يَا لَيْفَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَفْخُوا قَا لَوْ أَرَبْنَا أَخْلَقْتَ أَعْيُنَهُمْ هَذَا خَلَقْنَا  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا خَلَقْنَاهُ وَأَنَا أَعْظَمُ وَقَدْ يَدُوقُ مِرْجَلُ صَعِي خَلْقِي پھر فرمایا  
 اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کھڑے ہو جاؤ اور دیکھو اُسے تو ب کے سب کھڑے ہو گئے  
 اور حکم کیا باری تعالیٰ نے کہ اُٹھان کے اوپر اے موت اپنے سارے بازوؤں سے  
 اور کھول دے اپنی آنکھیں پس جب اُڑی موت اور فرشتوں نے اُسے

دیکھا تو ہزار برس تک بیہوش پڑے رہے۔ پھر جب ہوش میں آئے تو پوچھا اے  
 رب ہمارے بھلا اس سے بڑی بھی کوئی خلقت تو نے پیدا کی ہے۔ فرمایا رب نے ہم  
 برے ہیں اور ہم نے اُسے پیدا کیا ہے اور ہر ایک خلق اسکا مزا چکھے گی فَقَالَ فَقَالَ بَرَئَاءُ  
 وَلَعَالَىٰ مَا عَزَمْتَ لَقَدْ سَلَّمْنَاكَ عَلَيْهِ فَقَالَ (لَعَالَىٰ بِأَتَىٰ قُوَّةً أَهْلًا فَإِنَّهُ سَلَّمَ بِكُمْ  
 فَاعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ قُوَّةً فَأَخَذَ الْمَوْتَ فَكَلَنَ الْمَوْتَ وَقَالَ يَا رَبِّ ائْتِنِي بِخَلْقٍ  
 أَنَا دِي فِي السَّمَاءِ مَرَّةً فَادِّنَ لَهُ فَتَأَذَى الْمَوْتُ بِأَعْلَى صَوْتٍ بَعْدَ اس کے فرمایا  
 حق سبحانہ جل وعلی نے اے عزرائیل میں نے سلا کیا تجھے اُسپر کہا میرے رب میں  
 کس قوت سے اُس کو پکڑوں گا اور تابع کروں گا یہ بہت ہی بڑی ہے پس عطا کی  
 اسے تھامنے کی قوت تو پکڑا موت کو اور پکڑ لئی موت۔ پھر عرض کی موت نے  
 رب میرے حکم ہو تو ایک بار پنجاروں آسمان میں تب حکم ہوا تو بڑی آواز سے  
 پکارنے لگی اَنَا الْمَوْتُ الَّذِي أَفَرَّقُ بَيْنَ كُلِّ حَبِيبٍ وَأَنَا الْمَوْتُ الَّذِي أَفَرَّقُ بَيْنَ  
 الْمَكَرَّةِ وَالزَّوْجِ وَأَنَا الْمَوْتُ الَّذِي أَفَرَّقُ بَيْنَ الْكَبَاءِ وَالْإِبَاءِ وَأَنَا الْمَوْتُ الَّذِي  
 أَفَرَّقُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالْأَخْوَاتِ وَأَنَا الْمَوْتُ الَّذِي أَفْتَرُ أُنْفُسَ مِنْ تَحْتِ أَدَمَ  
 وَأَنَا الْمَوْتُ الَّذِي أَخْرَبُ الدُّوَى وَالنَّعْمَ يَوْمَ وَأَنَا الْمَوْتُ الَّذِي قَفَّكُمْ وَنَوَّكُم  
 فِي بَرْزَخٍ مُّسْتَبَدٍّ وَكَمْ يَبْقَىٰ مَخْلُوقٌ إِلَّا وَدَّ وَفِي مَيِّنٍ وَهَ مَوْتٌ هَوْنٌ كَرْدَانِي دَالِ  
 دیتی ہوں دوستان میں۔ میں وہ موت ہوں کہ جبر کر دیتی ہوں دن اور شوہر کو۔  
 میں وہ موت ہوں کہ جدائی ڈالتی ہوں باپ بیٹوں میں۔ میں ایسی موت ہوں  
 کہ لفرقہ ڈال دیتی ہوں بھائی بہنوں میں۔ میں وہ موت ہوں کہ بڑے بڑے  
 قوی آدمیوں کو عاجز کر دیتی ہوں۔ میں وہ موت ہوں کہ ویران کر دیتی ہوں  
 مکان اور کوٹھوں کو۔ میں وہ موت ہوں کہ تم کو ہلاک کر دوں اگرچہ تم مضبوط  
 گنبدوں میں رہا کرو۔ اور ایسا کوئی مخلوق نہ ہوگا کہ وہ میرا مزہ چکھے گا وَإِذَا أَنْزَلَ

الْمَوْتُ عَلَى أَحَدٍ قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى صُورَتِهِ يَقُولُ الْأَنفُسُ مِنْ أَمْتٍ وَمَا تَرَى فَيَقُولُ  
 أَنَا الْمَوْتُ الَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَجْعَلُ أَكْلَكَ دَكَّ مِثْلًا وَرَوْحَكَ أَيْمَهُ وَ  
 مَا لَكَ مَوْرُوثًا يَمِينُ وَرَثَتِكَ الَّذِي لَا يَحْبِبُهُمْ فِي حَالِ حَيَاتِكَ وَأَنْتَ لَمْ تَقْنِمْ خَيْرَ الْمَشْجَلِ  
 لَا خَيْرَ لَكَ أَلَيْسَ بِحَسْبِكَ إِلَيْكَ وَلَمْ تَفْعَلْ خَيْرًا مِنْ بَعْدِ يَوْمِ مَوْتِ أَتَى هُوَ  
 تَوَاسَى كِي صَدْرَتِ بَنِ كِرْسَانِي أَكْهَرِي هَوْنِي هُوَ تَبِ اسْ كِي رُوحِ بُو جُحِي هُوَ تَوَلَّى  
 هُوَ هُوَ اور کیا بجا ہوتا ہے پس وہ کہتی ہے میں موت ہوں نکالوں گی تجھے دنیا سے اور  
 کروں گی تیری اولاد کو یتیم اور تیری جو رو کو یتیم اور تیرے مال کو میراث وارثوں کی  
 جن کو تو اپنی زندگی میں پیا زمین کرتا تھا۔ اور تو نے اپنے حق میں آخرت کے لیے  
 کوئی نیکی نہ کی اب آج میں آپہنچی تیرے پاس فَإِذَا سَمِعَ النَّفْسُ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى  
 الْجَانِبِ فَيَرَى الْمَوْتَ قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْهِ كَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخِرِ كَيْسَ الْمَوْتُ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ پس جب سننے کی روح یہ کہہ تو تمھ اپنا دیوار کی طرف پھیرے گی تب  
 دیکھے گی موت کو اپنے سامنے کھڑی پھر پھیرے گی مٹھ دوسری طرف پھر دیکھے گی  
 موت کو سامنے يَقُولُ الْمَوْتُ أَلَمْ تَكْرِفْنِي أَنَا الْمَوْتُ الَّذِي تَبَقَّتْ رُوحُ وَالِدِكَ  
 وَأَنْتَ تَنْظُرُ وَلَمْ تَنْفَعَهُ أَلَيْسَ أَحَدٌ رُوحَكَ حَتَّى يَنْظُرَ أَكْلَكَ وَلَمْ يَنْفَعَكَ  
 وَأَنَا الْمَوْتُ الَّذِي كَدَّ أَكْبَيْتُ الْقُرُونَ الْمَاضِيَةَ أَصْغَرَ مَا ذُو قُوَّةٍ مِثْلَهُ پھر کہے گی تو  
 کیا تو نے نہ پہچانا مجھے میں وہی موت ہوں کہ تیرے باپ کی روح قبض کی اور تو  
 دیکھتا تھا پر کچھ نہ ہو سکا تجھ سے آج تیری روح قبض کروں گی اور تیری اولاد بھی  
 رہے گی پر کچھ نہ ہو سکے گا انے۔ اور میں وہی موت ہوں کہ عہد پیشین کے  
 لوگوں کو جو تجھ سے کہیں قوی تر تھے نیست و نابود کر دیا لَمْ يَقُولْ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ  
 كَيْفَ رَأَيْتَ الدُّنْيَا يَقُولُ رَأَيْتُهَا مَسْكَاةً عُدَاةً ثُمَّ يَخْلُقُ اللَّهُ تَعَالَى  
 الدُّنْيَا عَلَى صُورَةٍ يَقُولُ يَا عَاقِبِي أَلَا تَسْجُدُ لِمَنْ أَدْبَسَتْ بَيْتَهُ وَلَمْ تَقْنِمْ عَنْ

اَمَّا عَنِ اِنَّكَ طَلَبْتَنِي وَاَنَا طَلَبْتُكَ لَا تَفْرُقْ حَلَاكًا مِنْ حَرَامٍ طَلَبْتَ اِنَّكَ لَا تَفَارِقُ  
 مِنَ الدُّنْيَا فَاَنْتَ بِرَحْمَتِكَ وَهِيَ غَيْرُكَ بِمِثْلِ مَا اَسْأَلُكَ الْمَوْتَ كَيْفَ تَوَسَّ  
 دُنْيَا كَوَيْدِيَا - جواب دے گا بڑی مکارہ اور دغا باز ہے تب پیدا کر گیا اسد تعالیٰ  
 دُنْيَا کو ایک مثل سے اس کے روبرو اور کہنے لگے کئی دُنْيَا اے گنہگار بے شرم تو نے  
 گناہ کیا مجھ میں اور نہ باز رہا ہوں سے تو نے مجھے دُعا نہ مان میں نے تجھے  
 تو حلال اور حرام میں کچھ فرق نہیں کرتا تھا تجھے گمان غالب تھا کہ ہم دُنْيَا سے  
 جدا نہ ہونگے برابر ہم ایک ہیں تجھ سے اور تیرے اعمال سے و بَرَاءِ مَالِكٍ قَدْ  
 وَكَمَ فِي مِلْكٍ غَيْرِهِ فَيَقُولُ اَلْاَمَالُ يَا عَامِي كَسْبَتَنِي بِغَيْرِ حَقٍّ وَلَا كَسَمَكَ قُلُوبِي سَكَا  
 الْفُقَرَاءُ وَلَا عَلَى الصَّالِحِينَ الْيَوْمَ وَقَعْتُ فِي يَدِ غَيْرِكَ وَقَوْلُهُ لَعَالِي يَوْمَ كَيْفَ  
 مَالٌ قَدْ بَسُوْنَ الْاَمَانَ اِنَّ اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلَمٍ فَيَقُولُ يَا رَبِّ ارْجِعْنِي لَعَالِي اَعْمَلُ  
 صَالِحًا تَرْكُتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَعَالِي اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ اَلَا يَكُونُ لَهُ اخَذَ رُوحَهُ اِنْ كَانَ  
 مُؤْمِنًا عَلَى السَّعَادَةِ وَاِنْ كَانَ مُكَافَاةً عَلَى الشَّقَاةِ لَهْوَالِهِ لَعَالِي كَلَّا اِنَّ كَيْدَ  
 الْاَكْبَرِ اَرْنَفِي اُجْلِي وَكَلَّا اِنَّ حُصْنَاتِ الْفُجَّارِ لَفِي سَجَائِنِ اور دیکھے گا اپنا مال غیر کے  
 ملک میں پس کہیں گامال اسکا اے گنہگار تو نے مجھے ناحق حاصل کیا نہ مجھے فقیر  
 کو دینا مسکینوں کو آج میں پڑ گیا غیر کے ہاتھ میں راست ہے فرمان حق سبحانہ  
 تعالیٰ کا کہ قیامت کے دن زمال فائدہ بخشے گا نہ فرزند مگر جسے بخشا ہے اسد تعالیٰ  
 نے ایمان تب وہ شخص کے گایا رب پھر صحیح دے مجھے دُنیا میں تاکہ میں کروں  
 اعمال نیک جو چھوڑ دیا ہے پس فرماوے گا جناب بارہ تعالیٰ جب موت آئی تو  
 ایک پل بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا بعد اس کے پکڑی جاوے گی روح اس کی  
 اگر مؤمن تھا تو سعادت کے ساتھ اور منافق تھا تو پوزختی کے ساتھ مطابق فرمان  
 اقدیر الہی کے بیشک نام نیک کاروں کا بہشتیہ اور بیشک نام بدکاروں کا دوزخ میں ہر



الباب الرابع في ذكر ملك الموت كيف ياخذ الأرواح

ذَكَرَ فِي كِتَابِ السُّلُوكِ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ لَهُ سَيِّدٌ فِي  
السَّمَاءِ السَّالِصَةِ وَيُقَالُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ نُورٍ وَكَهْ سُبُحُونُ  
أَلْفِ مِائَةٍ وَلَهُ أَرْبَعَةُ أَجْحَفٍ بِجَمِيعِ جَسَدِهِ مَسْلُوبِ الْعُيُونِ وَلَا الْمَسْنُونِ وَلَيْسَ  
أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ مِنَ الْأَدَمِيِّ وَالطَّبِيرِ وَكُلُّ ذِي رُوحٍ إِلَّا وَهُوَ فِي جَسَدِهِ وَهُوَ  
وَعَيْنٌ وَبَدَنٌ فَيَأْخُذُ بِذَلِكَ الْبَدَنِ الرُّوحَ وَيُنْظُرُ بِالْوَجْهِ الَّذِي يُحَادِثُهُ وَبِذَلِكَ  
يَقْبِضُ رُوحَ الْخَلْقِ فِي كُلِّ مَكَانٍ فَإِذَا مَاتَ انْفَرَسَ الدُّنْيَا ذَهَبَ

چوتھا باب ذکر میں اسکے کہ ملک الموت کیو مگر قبض کرتا ہے اور روح کو  
مذکور ہے کتاب سلوی میں روایت سے مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ کی  
کہ سیر ملک الموت کی ساتویں آسمان پر ہو اور بعض کہتے ہیں چوتھے آسمان پر پیدا  
کیا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے نور سے اور اس کے ستر تھرا پانوں اور چار بازو ہیں سارا  
بدن اس کا بھرا ہوا ہے آنکھوں اور زبانوں سے۔ اور نہیں ہے کوئی مخلوق  
آدمی اور چڑیا اور ہر ایک جاندار سے مگر اس کے لیے ملک الموت کے جسم میں  
ایک منہ اور ایک آنکھ اور ایک ہاتھ ہے کہ پکڑتا ہے اسی ہاتھ سے روح کو اور  
نظر کرتا ہے اس منہ سے جو اس کے سامنے ہے اور اسی سے قبض کرتا ہے روح مخلوق  
کی جہان ہو۔ پھر جب مرجاتا ہے کوئی شخص دنیا میں تو جاتی رہتی ہے ایک آنکھ اس کے  
بدن سے دیکھتا کہ اَلْاَرْبَعَةُ اَوْجُهٌ اَحَدُہُمْ قُدَامُہُ وَالثَّانِیُّ عَلٰی رَاسِہِ  
وَالثَّالِثُ عَلٰی ظَہْرِہُ وَالرَّابِعُ تَحْتَہُ قَدْ مِیْہُ فِیَاخُذُ اَرْوَاحَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلَائِکَہِ عَلٰی  
وَجْہِہِ رَاسِہِمْ وَارْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی وُجُوْہِ قُدَامِہِمْ وَارْوَاحَ الْکَافِرِیْنَ عَلٰی وُجُوْہِ  
مِنْ دَرَاۤءِ ظَہْرِہُمْ وَارْوَاحَ الْحٰیجِیْنَ عَلٰی وُجُوْہِ تَحْتَہُ قَدْ مِیْہُ وَاحِدٌ رَہْجِلَہُ عَلٰی جِہْمِہِ

جَنَّتْهَا وَكَانَتْ عَلَى سَرِيرِ الْجَنَّةِ اور کہا جاتا ہے کہ اس کے چار مہر ہیں ایک تہ  
 دوسرا سر پر تیسرا پیچ پر چوتھا دونوں پاؤں کے نیچے پس بکتہ تہا ہے ارواح انبیاء  
 اور ملائکہ کی سکر مندر پر۔ اور ارواح مومنوں کی سکنے کے مندر پر اور ارواح کافروں  
 کی پیٹھ کے مندر پر اور ارواح جنوں کی دونوں پاؤں کے مندر پر۔ اور ایک پاؤں  
 اس کا دوزخ کے پل پر اور دوسرا بہشت کے تحت پر ہے وَیَقَالُ رَبِّیْ جَنَّتْہِ اِنَّہٗ  
 کُنُوْهُ صُبَّ مَاءٍ جَبِيْعٍ الْجَوْرِ وَکَانَ نَہَارٌ عَلَیْہِ مَا دَقَّتْ قَطْرَتٌ عَلَیْہِ لَآ تُرِیْ  
 اور اس کی عظمت کا حال یوں کہتے ہیں کہ اگر تمام دریاؤں اور نہروں کا پانی اسی  
 کے سر پر ڈالنا لاجواب تو ایک قطرہ روئے زمین پر نہ پڑے وَیَقَالُ رَبِّیْ اَللّٰہُمَّ یَا مُسْتَمِرُّ  
 فِی عِیْنِ مَلٰکِ الْمَوْتِ کَحْسَوٰنٍ قَدْ وُضِعَ عَلَیْہِ کُلُّ شَیْءٍ وَوُضِعَ بَیْنِیْ وَبَیْنِیْ رَجُلٌ لِّبَاسٌ  
 مِنْہٗ مَا شَاءَ وَکَذٰلِکَ لَکَ مَلٰکِ الْمَوْتِ فِی الْخَلَائِقِ یُقَلِّبُ الدِّیْنَ لَکَ اَیُّ قَلْبٍ لَّا یُکْمِلُوْنَ  
 دُرْہَمًا اور کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا ملک الموت کی آنکھ میں مثل خوان کے ہے  
 کہ اُس پر سب چیزیں دھری ہیں اور وہ ایک آدمی کے سامنے رکھا ہوا ہے تاکہ اس  
 میں سے جو چاہے سوکھائے اور یوں ہی ملک الموت خلائق میں الٹ پلٹ  
 کرتا ہے دنیا کو جب طرح سے لوگ روپیہ کو لٹے ہیں وَیَقَالُ لَیْسَ لَکَ الْمَلٰکِ الْمَوْتِ  
 اِلَّا عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ وَکَہُ مُخْلَفًا عَلَی اَرْوَاحِ السَّبْعِ وَابْتِهَاجِیْ کہتے ہیں کہ  
 ملک الموت بیون اور رسولوں کے پاس اترتا ہے اور اس کے خلیفہ مردوں  
 اور چار پائیوں کی ارواح پر متعین ہیں وَیَقَالُ رَبِّیْ اَللّٰہُمَّ کَمَا اَنْتَی خَلَقْتَ  
 صَہْہَہٗ مِنَ النَّاسِ وَغَیْرِہٖ تُطْفِئُ الْعِیُّوْنَ النَّہْرِ فِی جَسَدِ مَلٰکِ الْمَوْتِ کَمَا وَبَقَا  
 شَمَیْئَہٗ وَہِیْ اِسْرَافِیلُ وَمِیْکَائِیلُ وَجِبْرِائِیلُ وَعِزْرَائِیلُ وَارْبَعَةٌ مِنْ حَمَلَةِ النَّفْسِ  
 وَرَکْمَا مَعْرِفَہٗ اَنْتُمَا اِلَآ حَالِ اِنَّ مَلٰکِ الْمَوْتِ اِذَا وَفَّعَ اَیْکَہُ سَخِہُ الْمَوْتِ وَالْمَرْغِ  
 یَقُوْلُ النَّبِیُّ مَتٰی اَبْصُرَ رُوْحُ الْعَبْدِ عَلٰی اَیِّ حَالٍ وَہِیَا اَرْفَعُ فِیْقُوْلُ اَللّٰہُمَّ تَعَالٰی

يَا مَلِكَ الْمَوْتِ هَذَا رِغْلُهُ عَلَيْهِ لَا يَتَلَعُّ عَلَيْهِ أَحَدٌ غَيْرِي أَمَا إِذَا كَانَ وَقْتُهِ  
 أَجْعَلْ لَكَ عَلَامَاتٍ نَقِفْ بِهَا عَلَيْهِ وَأَنْ الْمَلِكَ الَّذِي هُوَ مُوَكَّلٌ عَلَى الْإِنْسَانِ  
 يَأْتِي إِلَيْهِ فَيَقُولُ فَنَتَّعَسُ حُلَاكٍ وَالَّذِي هُوَ مُوَكَّلٌ عَلَى أَرْزَاقِهِ وَأَعْمَالِهِ  
 يَقُولُ نَاتَّعَسُ رِزْقَهُ وَوَعْمَلَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ الْأَسْتِقْيَاءِ بَيْنَ حَظِّهِ مِنْ سَوَادِ نَحْوِ  
 رُفْعِ إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَسْعَادِ أَيْ تَبَيَّنَ عَلَى اسْمِهِ الَّذِي هُوَ مُوَكَّلٌ  
 فِي الصَّحِيفَةِ الَّتِي عِنْدَ مَلِكِ الْمَوْتِ حَظًّا مِنْ تَوَرُّحُولِ ذَلِكَ الْأَسْمِ حَقًّا نَسْقُطُ  
 عَلَى مَلِكِ الْمَوْتِ دَرَقَةً مِنَ التَّبَعَةِ الَّتِي كُنْتَ الْعَرْشِ مَلَكُوتٌ عَلَى الْوَرَقَةِ اسْمُهُ  
 فَخَيَّرْتَنِي يُقْبَضُ رُوحُهُ أَوْ كَمَا جَاءَتْ هِيَ كَجِبِ حَقِّ بَحَارِهِ تَعَالَى سَارَى خَلَقْتَ كَوْفًا  
 كَيْسَ الْإِنْسَانُ هُوَ يَخِيرُ الْإِنْسَانَ بَيْنَ خَيْرِهِ هُوَ جَائِئِي سَبَّ أَنْكَمِينَ جَوِيدِينَ مِنْ مَلِكِ الْمَوْتِ  
 كَيْسَ هُنَّ - أَوْ بَاتِي سَبَّكَ هُوَ شَخْصٌ وَهُوَ إِسْرَائِيلُ أَوْ بِكَائِيلُ أَوْ بِجِرَائِيلُ أَوْ بِغَزَائِيلُ  
 أَوْ بِجَارْفُشْتِي هُوَ خَالِ عَرْشِ هُنَّ أَوْ بِدَرْتِ زَنْدِ كِي كِي انْتَهَا كِي شَاخْتِ يَهْ هُوَ كِي كَجِبِ  
 نَحْوِ مَوْتِ وَبَرَضِ كَالْمَلِكِ الْمَوْتِ كَيْسَ كِي بِاسْ كِي بِطِجْجَا كَيْسَ كَا بَارْ خَدَا يَا كَبِ قَبْضِ  
 كَرُونِ كَا رُوحِ بِنْدِ كِي كِي أَوْ كَسِ حَالَتِ أَوْ صَوْرَتِ بِرْ طَحْطَا وَبِ كَا - لِسِ خَدْلُونِ  
 تَعَالَى فَرَاوَيْ كَا كَا مَلِكِ الْمَوْتِ يَحْمِلُ غَيْبِ هُنَّ اسْ كُو مِيرِ هُوَ أَوْ كُو نِي نَبِي جَانِتَا  
 لَكِي جِبِ اسْ كَا وَقْتِ آوَيْ كَا تَبِ مِينَ اِلَيْسِي عَلَامَتِينَ دَكَا دَوْنَكَا كَا تَوْ مَعْلُومِ كَرِ لِي كَا -  
 أَوْ بِجَوْ فَرَشْتِهْ كَا اِرْدَا حِ بِرْتَعِينَ هُنَّ وَهُوَ اسْ كِي بِاسْ آوَيْ كَا أَوْ كِي كَا كَامِ  
 هُوَ نِي زَنْدِ كَانِي فَلَائِي شَخْصِ كِي - أَوْ بِجَوْ تَعِينَ هُنَّ اسْ كِي رُوزِ حِي أَوْ بِعَمَلِ بِرْ وَهُوَ كِي كَا  
 اسْ كِي رُوزِ حِي أَوْ بِعَمَلِ خَتْمِ هُوَ نِي - بِحِرْ اِگَرْ وَهُوَ تَقِيْدَانِ سَمِ هُوَ كَا تَوَا كِي خَطِ سِيَاهِي كَانُودِ  
 هُوَ كَا بَعْدِ اسْ كِي وَهُوَ بِشِشِ كِي جَاوِي كَا زَوِي كِي مَلِكِ الْمَوْتِ كِي أَوْ اِگَرْ سَعِيدُونَ سَمِ  
 هُوَ كَا تَوَرْدِ اسْ كِي نَامِ كِي وَهُوَ صَحِيفَةُ مَلِكِ الْمَوْتِ مِينَ لَكِي هُوَ كَا اِيَكِ خَطِ نُوْرِ كَا ظَاهِرِ هُوَ كَا  
 تَبِ جَوْدِرِ خَتِ عَرْشِ كِي نَحْيِ هُنَّ - اسْ مِينَ سَمِ وَهُوَ بِتَا حِ مِينَ اسْ شَخْصِ كَا نَامِ لَكِي هُوَ كَا

لے کر پہلے کا پہل یہ وقت میں اس کی روح قبض کی جائیگی روئی عن کعبہ  
 إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ شَجَرَةً تَحْتَ الْعَرْشِ عَلَيْهَا أَوْفَاقُ بَعْدِ الْخَلْقِ فَإِذَا انْقَطَعَ  
 عَصْبُ وَبَقِيَ مِنْ غُصْنِهِ اذْبَعُونَ يَوْمًا سَقَطَتْ وَرَقَتُهُ عَلَى حَجَرٍ عِزْرَائِيلَ نَظَّمَ  
 بِنَالِهَا وَقَامَ لِقَبْضِ رُوحِ صَاحِبِهَا وَبَعْدَ ذَلِكَ تَسْمُوهُ فِي السَّمَاءِ وَهُوَ حَيٌّ  
 عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا رَوَايَت کی کہی ہے کہ نبی اسد عند سے کہ بیکی سید  
 کیا ہے اسد تعالیٰ نے ایک درخت نیچے عرش کے کہ اس پر پتے ہیں مطابق شمار  
 خلایق کے پھر جب تمام ہوئی ہے مدت زنگانی کسی بندے کی اور چالیس دن اس کی  
 عمر سے باقی رہتے ہیں تب اس کے نام کا پتا عزرائیل کی گود میں گر پڑتا ہے پس  
 حال سے عزرائیل خبردار ہوتا ہے اور مستعد رہتا ہے اس شخص کی روح کے قبض کے  
 پر کہ جس کے نام کا پتا نہ ہے اور بعد اس واقعہ کے وہ شخص آسمانیوں میں میت کہا جاتا ہے  
 اور زمین پر چالیس دن زندہ رہتا ہے وَيُقَالُ إِنَّ كَذَا فَيَكُونُ بَابُ يَزِيلُ عَلَى مَلِكِ الْمَوْتِ  
 مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ رُوحُ رُوحِهِ وَالْمَوْضِعُ الَّذِي يَبْقَى فِيهِ وَالشَّيْءُ  
 الَّذِي يَبْقَى عَلَيْهِ اور کہتے ہیں کہ ایک کاغذ لکھا ہوا اترتا ہے ملک الموت کے  
 سامنے اسد تعالیٰ کے حضور سے اس میں نام اس شخص کا جس کی روح قبض کی جائیگی  
 اور ذکر اس مقام کا جہان روح نکالی جائیگی اور سب روح کے قبض کیے جانے  
 کا سب لکھا رہتا ہے وَذَكَرَ ابْنُ أَبِي الْعِشْرِ رَحِمَهُ يَزِيلُ فَتَقَرَّبَ تَحْتَ الْعَرْشِ عَلَى رُوحِ  
 صَاحِبِهَا اِسْمُهُمَا بَيْضَاءُ وَالْكَافِرُ فِي خَضَرٍ اَوْ قَادَ اَنْزَلَتْ الْبَيْضَاءُ عَلَى اِسْمِهِ فَاِذَا  
 اَنْزَلَتْ سَعِيدٌ قَادَ اَنْزَلَتْ الْخَضِرَ اَوْ عَلَى اِسْمِهِ عَلَيْهِ اَنَّهُ تَشْفَعُ وَاَمَّا الْمَوْضِعُ الَّذِي يَكُونُ  
 فِيهِ فَيَقَالُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ مَلَكًا يَكُلُ مَوْلُودٍ يُقَالُ لَهُ مَلِكُ الْأَرْحَامِ قَادَ  
 سَقَطَتْ لُحْفَةُ الْأَبِ فِي رَحِمِ الْأُمِّ كَرِهَ فِي الرَّحِمِ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ الرَّقْدُ  
 لَمْ يَمُوتْ فِيهَا مَيِّدٌ وَرَأَى الْقَبْرَ حَيْثُ مَيِّدٌ وَرَحَى لِيُؤَدَّ إِلَى مَوْضِعِ تَرْكِهِ

وَعَلَىٰ هَذَا آيَةُ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ أَفَلَا إِن كُنْتُمْ فِي مَيْوَتِكُمْ لَكَبِيرَاتٍ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ اور ذکر کیا ہے ابو الیث رحمہ اللہ نے کہ اترے ہیں دو قطرے عرش کے نیچے سے ہر شخص کے نام پر ایک قطرہ سفید ہوتا ہے اور دوسرا سبز پس جب سفید قطرہ کسی کے نام پر اترتا ہے تو وہ سعید جانا جاتا ہے۔ اور جب سبز قطرہ گرتا ہے تو وہ شخص شیعی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن موضع موت کا پس کہا جاتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ایک ایک فرشتہ ہر ہر فرد آدم کے لیے جس کا نام فرشتہ رحم کا۔ پھر جب گرتے لطفہ یاب کا رحم میں مان کے تب وہ فرشتہ اُس لطفہ کو مان کے رحم میں پڑتا ہے ساتھ میں اُس زمینا کے جہان اُس کی موت مقدر ہے پھر وہ بندہ جایجا اور ملک بہ ملک سیر کرتا پھر تا ہے آخر موت کے مقام میں آہو پختا ہے اور وہیں مرجاتا ہے۔ چنانچہ دلالت کرنے والا اس امر پر قول خداوند تعالیٰ کا ہے یہ آیت کریمہ ہے۔ قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي مَيْوَتِكُمْ لَكَبِيرَاتٍ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ یعنی کہ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منافقوں سے کہ اگر رہتے تم اپنے گھوڑوں میں اور سرکہ جہاد میں حاضر نہ ہوتے تو بھی تم میں سے جس کے لیے قتل مقدر کیا گیا ہے اپنے قتل گاہ میں بیشک حاضر ہوتے اور مارے جاتے وَعَلَىٰ هَذَا أَجَلُ أَنْ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَطْهَرُ فِي الزَّيْتِ الْأَوَّلِ كَمَا دَخَلَ كَمَا عَلَىٰ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ زَاكِدًا كَطَرًا إِلَىٰ شَابٍ عِنْدَهُ فَأَرَادَ الشَّابُّ مِنْهُ فَلَمَّا عَابَ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ الشَّابُّ يَا بَنِي اللَّهِ أَرَبَيْكَ أَنْ تَأْمُرَ الزَّيْمَ مَهْمَانِي إِلَى الصَّيْنِ فَأَمَرَ الزَّيْمَ فَمَلَّهَ إِلَى الصَّيْنِ فَهَاتَ الشَّابُّ إِلَيْهَا فَعَادَ مَلَكَ الْمَوْتِ إِلَى سُلَيْمَانَ فَسَأَلَهُ عَنْ سَبَبِ نَظَرِهِ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُ لِقَابِي رُوحَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فِي الصَّيْنِ فَرَأَيْتُهُ عِنْدَكَ فَجِئْتُ مِنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُ سُلَيْمَانَ بِقَصَّتِهِ وَكَيْفِيَّةِ سُؤَالِهِ بِأَمْرِ الزَّيْمِ لِيَحْمِلَهُ إِلَى الصَّيْنِ فَقَالَ لَكَ الْمَوْتُ قَدْ بَصَّتَ رُوحَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فِي الصَّيْنِ

اور اسی پر ایک حکایت ہے کہ اگلے زمانے میں ملک الموت لوگوں کے سامنے آتا تھا چنانچہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے نزدیک آیا اور ایک جوان حضرت کے پاس بیٹھا تھا اس کی طرت نظیر تیر سے دیکھنے لگا تب وہ جو ان مارے خوف کے کانپنے لگا۔ پھر جب ملک الموت رخصت ہو گیا تب جوان نے عرض کی اے بنی اللہ کے اُمیدوار رہون کہ آپ ہو اکو فرما دیں تاکہ مجھے جہنم کے ملک میں پہنچا دے پس حضرت نے حکم دیا اور ہوا نے اُسے جہنم پہنچایا اور وہ جوان وہیں مر گیا۔ پھر ایک دن ملک الموت سلیمان کے حضور میں حاضر ہوا تب انہوں نے سبب پوچھا کہ طرت اُس جوان کی اُس سے پوچھا۔ ملک الموت نے جواب دیا یا حضرت جناب باری تعالیٰ جل شانہ سے مجھے حکم ہوا تھا اُس کی روح نکالنے کا اسی روز ملک جہنم میں جب میں نے اُس کو آپ کے پاس دیکھا تو نہایت سجب ہوا۔ بعد اُس کے حضرت سلیمان نے اُس کا قصہ اور ساری کیفیت اُسکے جہنم میں جانے کی ہوا کی مروسے کہ سنایا۔

ملک الموت نے کہا کہ میں نے اسی روز اُس کی روح کو جہنم میں قبض کیا وہیے  
 حَكِيمٌ اٰخَرُ يَقَالُ اِنَّ لِمَلِكِ الْمَوْتِ اَعْوَانًا يَقْبِضُونَ بِقَبْضِ الْكَارِ وَاجِزًا لَكَ تَرَى اِنَّهُ رُبِّي  
 اَنْ رَجُلًا اَلْفِي عَلٰى يَسَانِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمَلِكِ الشَّمْسِ فَاَسْتَاذَنَ هٰذَا الْمَلِكُ  
 رَبِّهِ فِي زِيَارَتِهِ فَاَذِنَ اَللّٰهُ الْمَلِكُ فَاَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ اِنَّكَ تَكُنُّ الدَّعَاةَ  
 فَمَا جِئْتَنِيْ قَالَ جِئْتُ اَنْ تُخْبِرَنِيْ اِلٰى مَكَانِكَ وَاَنْ تُسَالِ مَلِكُ الْمَوْتِ اَنْ يَخْبِرَنِيْ  
 يَا قَتْرَانِ اَجَبِيْ فَعَمَلُهُ وَاَقْعَدُهُ مُقْعَدًا مِّنَ الشَّمْسِ ثُمَّ مَعَدَّ اِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ  
 وَذَكَرَ اَنْ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اَلْفِيْ عَلٰى يَسَانِهِ اَنْ يَقُوْلَ كُلَّمَا صَلَّى اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ  
 وَلِمَلِكِ الشَّمْسِ وَقَدْ طَلَبْتُ مِنْ اَنْ اُطْلَبَ مِنْكَ اَنْ تَعْلَمَ مَتَى قَرُبَ اَجَلُهُ يَسْتَعِيْذُ  
 فَظَنَّ مَلِكُ الْمَوْتِ فِيْ كِتَابِهِ وَقَالَ اِنَّ يَصْحَابِكَ سَانًا عَظِيْمًا وَاِنَّهُ لَا يَمُوْتُ  
 حَتّٰى يَجْلِسَ جُلَيْسَكَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَ وَقَدْ جُكِيَ مَجْلِسِيْ مِنْهَا فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ تَوَقَّعْ



رُسُلَنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ملک الموت کے مددگار  
 کثیر ہیں کہ وہ قبض روح کرتے ہیں چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص کہا کرتا  
 تھا یا اسے بخش ہم کو اور اس فرشتے کو جو آفتاب پرستیں ہے بعد اس کے اجازت  
 چاہی اس فرشتے نے اپنے رب سے اس کی ملاقات کی اور اجازت ملی رہتی وہ  
 گیا اس کے پاس اور کہنے لگا کہ تو نے دعائیں بہت سی ہمارے لیے کیں تیری کیا  
 حاجت ہے۔ اس نے کہا میری حاجت یہی ہے کہ تو ہم کو اپنے مکان میں لجا جائے  
 اور اتنی بات ملک الموت سے کہو کہ وہ مجھے میرے زبان موت کی خبر دے  
 دے۔ تب اس فرشتے نے جوان کو لجا کر اسے مقام میں آفتاب کے نزدیک  
 بٹھا دیا اور خود ملک الموت کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ایک شخص بنی آدم میں ہے  
 جب نماز پڑھتا سب دعا کرتا الہی بخش ہو اور آفتاب کے فرشتے کو اب وہ چاہتا ہے  
 کہ ہم کو اس کے زمان مرگ کی نزدیکی بتا دیں تاکہ وہ اپنے مرنے پر مستعد اور تیار رہے  
 یہ سنکر ملک الموت نے اپنی کتاب دیکھی اور کہا اس شخص کی شان تو بڑی ہے  
 اور وہ جب تلک تیری مجلس میں آفتاب کے نزدیک نہ بیٹھے گا تب تک نہیں  
 مرے گا۔ تب اس نے کہا وہ تو میرے مقام میں بیٹھ چکا۔ پس ملک الموت نے جواب  
 دیا کہ میرے رسولوں نے اس کی روح قبض کر لی کیونکہ وہ ہرگز مخطا نہیں کرتے  
 وَأَمَّا أَجَالُ الْبَهَائِيِّ فَقَالَ الْحَبْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ لَكَ  
 فَإِذَا تَرَكُوا إِذْ كَرِهَ اللَّهُ مَفْصَعًا اللَّهُ تَعَالَى أَرَادَ أَحَدَهُمْ وَلَيْسَ لَكَ الْمَوْتُ فِي ذَلِكَ شَيْءٍ  
 دَقْدَقَ قِيلَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ قَائِلُ الْكَلَامِ وَأَيْمًا أَضِيفًا ذَلِكَ إِلَى مُلْكِ الْمَوْتِ  
 كَمَا أُضِيفَ الْقَتْلُ إِلَى الْقَاتِلِ وَالْمَوْتُ إِلَى الْكَامِرِ وَمَعْلَى هَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ تَعَالَى  
 بَيِّنٌ لَمْ يَلْ تَفْسُ حِينَ مَوْتِهَا الْوَلَدُ أَوْ لَكِنْ مَوْتُ جَانِزُونَ كِيَسَ آيَا هِيَ حَدِيثُ  
 میں نبی صلعم سے کہ سارے جانور ذکر میں اللہ تعالیٰ کے مقرر وقت رہتے ہیں جب ذکر

الہی جیورڈ سیتے ہیں تب اللہ تعالیٰ ان کی روح قبض کرتا ہے اور ملک الموت کو اس میں داخل نہیں ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ قابض ارواح کا ہے اور اس کی نسبت ملک الموت کی طرف کیسی ہے جیسے نسبت قتل کی قاتل کی طرف اور نسبت موت کی مرض کی طرف۔ اور اسی پر دلالت کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا کہ وہ وفات دے جاتے ہیں ب ذی روح اپنی موت کے وقت میں

## الباب الخامس فی ذکر جواب الروح

وَفِي الْخُبْرَانِ سَأَلَ الْمَوْتُ إِذَا ارَادَ قَبْضَ الرُّوحِ فَيَقُولُ الرُّوحُ يَا هَلْ يَأْتِيهِ اللَّهُ تَعَالَى فَيَقُولُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيُطْلَبُ مِنْهُ الرُّوحُ الْعَلَامَةُ وَالْبُرْهَانُ وَ يَقُولُ إِنَّ رَبِّي خَلَقَنِي وَأَدْخَلَنِي فِي جَسَدِي وَكَلَّمَ تَكُنْ عِنْدَ ذَلِكَ وَهَلْ أَنْ تُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَ بِي فَيَرْجِعُ مَكَتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ صَدَقَ رُوحُ عَبْدِي يَا مَلَائِكَةَ الْمَوْتِ اذْهَبْ إِلَى الْجَنَّةِ وَخُذْ نَفْسَهُ أَوْ عَيْنًا وَارْجِعْ رُوحَ عَبْدِي فِيهِ هَبْ بِي مَلَائِكَةَ الْمَوْتِ وَيَأْخُذُ بِهَا وَعَلَيْهَا مَكْتُوبٌ كَيْسَهُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ رُوحَ الْعَبْدِ فَيَخْرُجُ مَعَ النَّفْسِ ط

## پانچواں باب ذکر میں جواب روح کے

اور آیا ہے حدیث میں کہ جب ملک الموت ارادہ قبض روح کا کرتا ہے تب وہ روح کہتی ہے ہم تیری فرمان برداری نہیں کریں گے جب تک اس امر پر حاکم الہی نہ ہو گا۔ پھر ملک الموت کہتا ہے اے مَلَائِكَةُ الْمَوْتِ میں نے حکم دیا ہے تب وہ روح نشان اور دلیل لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھ کو میرے رب نے پیدا کیا اور میرے قالب میں داخل کیا تب تو کمان تھا جواب مجھے پکڑنے چاہتا ہے یہ نکر ملک الموت حضور اقدس الہی میں پھر جاتا ہے۔ پس حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے صادق ہے روح میرے بندے کی اے ملک الموت تو جنت میں جا اور وہاں سے ایک سیب یا انگور لے اور میرے بندے

کی روح کو دکھا تب ملک الموت ایک سیل س پرہیزمند الرحمن الرحیم لکھا ہوتا ہے  
لے کر اس روح کو دکھا تا ہے پھر دیکھتے ہی وہ روح بکثافت کے ساتھ قاب

سے نکل پڑتی ہے

## الباب السادس في ذكر جواب روح المؤمن

وفي الخبر إذا أراد الله تعالى قبض روح عبده يحيى ملك الموت من قبل انفسه  
ليقبض روحه فيخرج الدكر من فيه فيقول لا سبيل لك من هذه الجنة وإنما  
أجرى فيه ذكر الله تعالى فيرجع ملك الموت إلى الله تعالى فيقول كنت  
ذات قبض الله تعالى انفس من جنه احرى فيحيى من قبل اليك فيخرج منه  
فقول لا سبيل لك من قبلي فانه قد صدق في كثير او سمع راس اليهم وكتب  
العلم وضرب السيف على عنق الكفار ثم يحيى إلى الرجل فيقول لا سبيل لك  
من قبلي فانه مشى بي إلى الجعنة ولا عباد وفجلس العلم والعلماء ثم يحيى  
إلى الأديين فيقول لا سبيل لك من قبلي فانه سمع في القرآن والذكر فيحيى  
إلى العيين فيقول لا سبيل لك من قبلي فانه نظر بي إلى المصاحف ووجه  
العالم فيصرف ملك الموت إلى الله تعالى فيقول يا رب كذا وكذا فيقول  
الله تعالى كتب اسمي على كفك وأرسل روح عبدي حتى يدعى روح عبدي  
فيكتب ملك الموت اسم الله تعالى على كفه ويدعى روح المؤمن  
فيخرج روح المؤمن مع النشاط فمن أس اسميه فيصرف عنه مائة  
النوع فكيف لا يصرف عنه العذاب والقطيعة كذلك كتب على  
صدره اسم الله تعالى فمن شرح الله صدره للإسلام فهو على نور من

ربنه فيصرف عنه العذاب والأهوال القبيحة  
چھٹا باب ذکر من جواب روح مؤمن کے

حدیث میں آیا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ کسی بندہ مومن کے قبض روح کا ارادہ کرتا ہے تب آتا ہے ملک الموت اُس کے منہ کی طرف سے تاکہ اُسکی روح نکالے تب ذکر الہی اُس کے منہ سے نکلتا ہے اور کتابت ہی چلا جا اُدھر سے تیری راہ نہیں کیونکہ اسے ذکر الہی اُدھر سے جاری رکھا ہے۔ یہ سرکہ ملک الموت چلا جاتا ہے اور یہ سب حوال جناب باری تعالیٰ میں غرض کرتا ہے تب خداوند تعالیٰ فرماتا ہے جا دوسری طرف سے قبض روح کر۔ تب آتا ہے ہاتھ کی طرف وہ بھی کتا ہے اُدھر رستہ نہیں ہے کیونکہ اس نے مجھ سے صدقہ دیا ہے بہت اور تیمم کے سر پر ہاتھ پھیرا ہے اور علم کی کتابیں لکھی ہیں اور کافروں کی گردنوں پر تیغ زنی کی ہے۔ پھر آتا ہے پاؤں کی جانب وہ بھی کتا ہے اس طرف راہ نہیں اس لیے کہ یہ میرے سبب سے نماز جمعہ اور عیدین اور مجلس میں علم اور علماء کی گیا ہے تب دونوں کا نوں کی سمت آتا ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ اُدھر تیری راہ نہیں کیونکہ سنا ہم نے قرآن مجید اور ذکر الہی سنا کیا ہے پھر دونوں آنکھوں کی طرف آتا ہے وہ دونوں بھی ماتم ہوتے ہیں کہ اس مرد مومن نے مصحف شریف اور عالم کے چہرے پر نظر ڈالی ہے۔ تب ملک الموت سب سے مایوس ہو کر جناب اقدس الہی میں پھر جاتا ہے اور یہ سب ماجرا عرض کرتا ہے۔ وہاں سے حکم صادر ہوتا ہے کہ اے ملک الموت لکھ لے تو نام میرا اپنی ہتھیلی پر اور میرے بندے کی روح کو دکھلا تاکہ وہ خوب دیکھے۔ پس وہ لکھ لیتا ہے نام اللہ پاک کا اپنی ہتھیلی پر اور اس روح کو دکھاتا ہے۔ تب وہ روح خوشی کے ساتھ قلب سے نکل پڑتی ہے۔ پس جس کا نام دیکھنے سے صعوبت نزع کی نرا مل ہوتی ہے کیا عجب کہ اس سے عقوبت آخرت دور ہو۔ لکھ میت کے سینے پر نام اللہ تعالیٰ کا مطابق اس قول الہی کے یعنی جس کا سینا حق سبحانہ تعالیٰ نے دین اسلام کے لیے کھول دیا وہ شخص اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے پس

منع ہو جائیگا اس سے عذاب آخرت کا اور ہول قیامت کی زائل ہوگی و فی  
 الخبر اذا وقع العبد فی ترفع یناد فی مناد دعوہ حتی یموت ثم وكذلك اذا بلغ الى  
 الرضیین والبرہۃ و اذا بلغ الى الخلق جاء بذل اودعہ حتی یودعہ لا یخصمہ بعضہما  
 بعضاً فیودعہ العین فیقول السلام علیک الی یوم القیامۃ و کن الاک الاذنان  
 والیدان والرجلان وودع روح من النفس معوداً باللہ من وداع الایمان  
 من اللسان ووداع المعرفۃ من الجسد فیبقی الذلک الرجلان کا حوالہ لہما  
 والحد قتان کا نظر کہہما والاذنان لا سمع لہما والجسد لا روح لہ و کو یبقی  
 اللسان بلا ایمان و اقلب بلا معرفۃ فکیف حال العبد فی اللحد لا یرى احد  
 اولاً اباً و املاً و اولاداً و اولاً اھلاً و اولاً اصحاباً و لا یرا شأ و لا یحس باقلہ و یرحہ  
 الکریم فقد خسر خسرانا عظیماً قال الفقیرہ رحم اکثر ما یسلب الایمان من  
 العبد وقت النزاع اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جب کسی بندے پر حالت نزاع کی  
 طاری ہوتی ہے تب نہ اکر تا ہے نہ اکر کرنے والا کہ چھوڑ دے اس کو تا کہ آرام کرے  
 اور اسی طرح جب پہنچتی ہے جان دونوں زانو اور ناف تک لیکن جب پہنچتی ہے  
 حلق تک تو آتی ہے نہ اچھوڑ دے اس کو تا کہ عضو عضو سے رخصت ہوئے پس رخصت  
 ہوتی ہے اٹکھ اور کہتی ہے سلام تجھ پر روز قیامت تک - اور اسی طرح دونوں  
 کان اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اور رخصت ہوتی ہے جان تن سے  
 پس پناہ مانگتا ہوں میں نزدیک اللہ کے رخصت ایمان سے زبان سے اور رخصت  
 معرفت سے دل سے پس وہ جائینگے دونوں ہاتھ پاؤں بے حس و حرکت اور  
 دونوں آنکھیں بے نگاہ اور دونوں کان بے شنوائی اور سارہ بدن بے روح اور جو  
 باقی رہے زبان بے ایمان اور دل بے معرفت تو کیا حال بندے کا گور میں  
 نہ دیکھے کسی کو نہ باپ نہ ماں نہ فرزند نہ بھائی نہ یار نہ آشنا نہ بھوٹا نہ بدو پس اگر

نہ رحم کرے اس وقت کریم رحیم تو برائی ضرر ہو اس کے حال پر کہ اسے فقیہ نے اکثر فرمایا کہ چھین جاتا ہے ایمان بندے سے وقت نزع کے

## الباب السابع فی ذکر الشیطان

لَيْسَ يُكَلِّبُ الْإِيمَانَ مِنَ الْعِبَادِ فِي الْخَلْقِ أَتَى سَيِّئًا لَهُ فَيُكَلِّسُ عِنْدَ لَيْسَ أَرَى  
فَيَقُولُ لَهُ أَتَرَكَ هَذَا الَّذِينَ دَقَلُ الْهَيْئِ أَتَنْكِحُ حَتَّى تُخْرَجَ مِنْ هَذَا الشَّيْءِ وَلَا أَدَا  
كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فَالْحَقُّ شَدِيدٌ وَعَلَيْكَ يَا نَزَّاعٍ وَالْكَهَاءُ وَالْإِحْيَاءُ وَالْكَسَلُ وَ  
كَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَتَّى تُخْرَجَ مِنْ إِنْشَاءِ الشَّيْطَانِ

ساتواں باب ہے کہ میں شیطان کے کہو مگر چھین لیتا ہے ایمان بندے  
مومن کا حالت نزع میں

حدیث میں آیا ہے کہ شیطان اس حالت میں بندے کے پاس آکر بائیں طرف بیٹھتا  
ہے اور ترغیب دیتا ہے کہ دین اسلام کو چھوڑ دے اور کہہ کہ دو خدا ہیں سب اس  
نزع کی سختی سے نیچے گا تو پس جب ایسا امر ہو تو بڑا ہی خطرہ ہو اس پس تو لازم کر  
اپنے اوپر گریہ و زاری اور شب زندہ داری اور کثرت رکوع و سجود کی تب شیطان  
کے دوسرے سے اور غلامانے سے نجات پاویگا سِیْرًا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَہُ اللہُ ائِذْ ذَنْبٌ اَخُوْفُ  
لَيْسَ الْإِيمَانِ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَرْكُ الشُّرُوكِ الْإِيمَانِ وَتَرْكُ خَوْفِ الْخَائِفَةِ وَظُلْمُ  
الْعِبَادِ فَمَنْ كَانَ فِيهِ هَذِهِ الْثَلَاثَةُ الْأَعْلَبُ أَنَّهُ مَخْرُجٌ مِنَ الدُّنْيَا كَافِرًا  
لَا مَنْ أَدْرَكَهُ السَّعَادَةُ وَيُقَالُ حَالَةُ الْمَيِّتِ شَدِيدَةٌ حَالُ الْعَطَشِ وَاجْتِرَاقُ  
الْكَلْبِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ يَحْدُثُ الشَّيْطَانُ فِرْصَةً مِّنْ نَّرْعِ الْإِيمَانِ لِأَنَّ الْمُؤْمِنَ فِي ذَلِكَ  
الْوَقْتِ مُضْطَرٌّ إِلَى الْمَاءِ فَيَقْبِي عِنْدَ رَأْسِهِ وَمَعَهُ قَدْحٌ مِّنَ الْمَاءِ فَيُخْرِجُ وَيَجْعَلُ يَقُولُ  
الْمُؤْمِنُ اعْطِنِي مِنَ الْمَاءِ وَلَا يَذِرُنِي أَنَّهُ شَيْطَانٌ فَيَقُولُ قُلْ لَا صَانِعَ لِلْعَالَمِ  
حَتَّى أُعْطِيكَ فَمَنْ أَدْرَكَهُ الشَّقَاوَةُ يَحْبُذُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَصْبِرُ عَلَى الْعَطَشِ



فَيُخَيَّرُ مِنَ الدُّنْيَا كَأَنَّهُ بَيْنَ أَذُنَيْكَ السَّعَادَةِ وَبَيْنَ كَلَامِهِ وَيَتَفَكَّرُ أَمَامَهُ الْوَجْهَ  
 سے کسی نے پوچھا کہ کس گناہ میں ایمان کے جانے کا زیادہ خوف ہے۔ آپ نے  
 فرمایا تین گناہ ایک تو ایمان کا شکر ترک کرنا۔ دوسرا درجائتہ زندگی کا چھوڑ دینا۔  
 تیسرا بندہ خدا پر ظلم کرنا۔ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی اکثر ہے کہ وہ دنیا سے  
 کافر اُسٹھے کا مگر ایمان جس کو سعادت و توفیق الہی کی لاحق ہوئی ہو۔ اور کہا جاتا ہے  
 کہ حالت میت کی پیاس کے وقت بہت سخت ہوتی ہے۔ اور جگر جلتا ہے پس  
 اس وقت میں شیطان علیہ العین ایمان کے چھین لینے کی فرصت پاتا ہے۔ کیونکہ  
 وہ ہوسن اس وقت پانی کے لیے سخت لگھڑاتا ہے تب وہ ملعون ایک پیالہ پانی کا ساتھ  
 لیے ہوئے اس کے سر پر آتا ہے۔ اور اس پیالے کو نکال کر لٹاتا ہے۔ اس وقت وہ ہوسن  
 مضطرب اس سے پانی مانگتا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ وہ ابلیس لعین ہے۔ تب وہ لعین کہتا ہے  
 کہ دنیا کا کوئی بیٹا نہ والا نہیں بنا کہ میں کچھ پانی دوں۔ پھر جس شخص کو شقاوت لاحق  
 ہوئی اُس نے تو اس ملعون کا کہنا مان لیا۔ اس لیے کہ وہ پیاس پر صبر نہیں کر سکتا۔ پس وہ  
 دنیا سے کافر گیا۔ اور جس کو سعادت لاحق ہوئی وہ روکتا ہے اُس کے کلام کو اور فکر  
 کرتا ہے انجام کی کما حقہ اَنَّا اَبَا ذَرِّيَا الزَّاهِدِ كَمَا حَضَرَتْهُ الْوَقَاتُ فَاَنَّا صَدِيقُ  
 لَهُ وَهُوَ فِي سَكْرَاتِ الْمَوْتِ فَلَقْنَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَأَعْرَضَ الزَّاهِدُ  
 بَوَجهِهِ فَلَقْنَاهُ ثَانِيًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَقْنَاهُ ثَالِثًا فَقَالَ لَا أَقُولُ فَعِشْ صَدِيقُ فَلَمَّا  
 كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ رَأَى أَبُو ذَرٍّ يَا خِفَهُ فَنَزَّ عَيْنَيْهِ هَلُمَّ هَلْ فَلَمَّ فِي شَيْئًا قَالُوا  
 لَعَمْرُؤُنَا عَلَيْكَ الشَّهَادَةُ ثَلَاثًا فَأَعْرَضَ مُرْتَدِّينَ وَقُلْتَ فِي الثَّالِثَةِ لَا أَقُولُ  
 فَقَالَ الزَّاهِدُ أَتَاَنِي إِبْلِيسُ وَمَعَهُ قُلْحٌ مِنْ الْمَاءِ فَوَقَفَ عَلَيَّ يَمِينِي يُحَرِّكُ الْقَدْحَ  
 ثُمَّ قَالَ لِي اِخْتَارْ إِلَى الْمَاءِ قُلْتَ بَلَى فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَأَعْرَضْتُ فَقَالَ ثَانِيًا كَذَلِكَ  
 وَفِي الثَّالِثَةِ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَأَقُولُ فَضْرَبَ الْقَدْحَ عَلَى حُمْرِ رِجْلِي وَوَلَّى هَارِبًا

فَرَدَّدْتُ عَلَى الْإِلَهِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاسْتَعْلَمْتُ  
 مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ جَانِحًا بِيَدِهِ نَقَلَ بِهِ كَيْدَ الْبُزْكِ يَا زَاهِدُ جَبَّ ائْسَ كِي مَوْتِ حَاضِرِ هُوَ  
 تَبَّ ائْسَ كَا اِيك دُوسْتِ حَالَتِ نَزْعِ مِيْنِ اُسْكَ پَاسِ آيَا اُورِ ائْسَ كُو سَكْھَانِي لُگَا كُہ  
 نِيْنِ سَہِ كُوْنِي مَعْبُودِ مِگرِ اَشْدِ پَاكِ اُورِ مَحْمُودِ صِلَعِ اُسْ كِي رُسُولِ بِيْنِ پَسِ مَسْخَرِ پِيھِ لِيَا زَاهِدُ بِنِي پِيھِ  
 اُسْ كِي دُوسَرِي دَفْعِ دُھِي كَلْمِ سَكْھَا يَا پِيھِ اُسْ كِي مَسْخَرِ پِيھِ لِيَا - جَبِ تِي سِرِي بَارِ تَلْقِيْنِ كَرْنِي لُگَا  
 تَبَّ دُھِ بُولَا اِيھِ يَہِ نِيْنِ كِيْنِيكِي - پَسِ يَہِ بَاتِ سُنْ كَرِ اُسْ كَا دُوسْتِ مَيُوشِ ہُو گِيَا - جَبِ اِيك عِشْتِ  
 كِي بَعْدِ اِيھِ زَكْرِيَا كُو كُچھِ اَفَاقِ حَاصِلِ ہُو اَتَبَّ اُنْ كُھِيْنِ كُھُولِ دِيْنِ اُورِ كَمَا كِيُونِ صَا جُوسْتِنِي  
 كُچھِ سَھُو كَمَا تَحْصَابِ نِي جَوَابِ دِيَا ہَا نِ كَلْمِ شَرَا دَتِ تَلْقِيْنِ كِي سَتْحِي دُوبَارِ تُوْنِي مَسْخَرِ پِيھِ  
 لِيَا تِي سِرِي دَفْعِ كَمَا كُہِ سَہِ نِيْنِ كِيْنِ كُگِي - تَبَّ زَاہِدُ بُولَا كِي شَيْطَانِ عَلِيھِ اللّٰعْنِ مِي رِي پَاسِ  
 پِيَا لَہِ پَانِي كَالِي آيَا اُورِ مِي رِي دَاہِنِي طَرَفِ كُھَرَا ہُو كَرِ پِيَا لَہِ جُھَلَا كَانِي لُگَا پِيھِ اُسْ كِي  
 پُو جُھَا كِيُونِ زَاہِدُ سَتْحِي پَانِي كِي حَاجَتِ سَہِ مِيْنِ بُولَا ہَا نِ ہِي تَبَّ كَمَا كُہِ كُوْنِي مَعْبُودِ نِيْنِ  
 سَہِ مِيْنِ نِي اِيٹَا مَسْخَرِ پِيھِ لِيَا اُسي طَرَحِ دُوبَارِ ہُو اَتِي سِرِي دَفْعِ بَھِي اُسْ كِي سَہِي كَلْمِ كَا تَبَّ  
 مِيْنِ جُھَلَا كَرِ بُولَا چَلَا جَا مِيْنِ اِيسا كَلَامِ ہَرِ گُزَرِ بَا نِ سَہِ نِي كَا لُگَا تَبَّ اُسْ كِي پِيَا لَہِ پَانِي كَا  
 زَمِيْنِ پَرِ پَنِيكِ دِيَا اُورِ مِي رِي پَاسِ سَہِ بَھَا كَا لِيْسِ تَمِ لَقِيْنِ كَرِ كُو كِي مِيْنِ نَسْنِي يَہِ كَلْمِ شَيْطَانِ  
 پَرِ رُكِيَا تَحْضَانِ تَمِ پَرِ اَبِ مِيْنِ كُو اُھِي دِيٹَا ہُونِ كِي سَوَا سَہِ اَللّٰھِ وَاحِدِ لَا شَرِيكَ كِي دُوسَرَا  
 كُوْنِي مَعْبُودِ بَرَحِ نِيْنِ اُورِ كُو اُھِي دِيٹَا ہُونِ كِي مَحْمُودِ صِلَعِ اُسْ كِي بَدْرِي اُورِ رُسُولِ بِيْنِ دُھِي  
 هَذَا رُوي عَنْ مَصْنُوعِ بْنِ عَامِرِ رَضِيَ قَالَ اِذَا دَانِي مَوْتُ الْعَبْدِ فَمَسْخَرِ حَالِهِ عَلَيَّ حَسْبِي  
 اَلْمَالُ لِلْوَارِثِ وَالرُّوْحُ اِلَى الْمَلِكِ الْمَوْتِ وَالْحَمْدُ اِلَى الْوُدِّ وَالْعِظْمُ لِلتَّوْبِ وَالْحَسَنَاتُ  
 لِحُضْرَتِهِ قَالَ اِنْ ذَهَبَ الْوَارِثُ بِاَلْمَالِ وَذَهَبَ مَلِكُ الْمَوْتِ بِالرُّوْحِ وَذَهَبَ  
 الْوُدُّ بِالْحَمْدِ وَذَهَبَ التَّوْبُ بِالْعِظْمِ وَذَهَبَ الْحُصْنَاءُ بِالْحَسَنَاتِ فَيَا كَيْتَ  
 الشَّيْطَانُ لَا يَذْهَبُ بِاِيْمَانٍ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاَقْنِي كُونُ فِرَاقًا مِيْنِ الدِّيْنِ

اور اسی پر روایت آئی ہے منصور ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ جب نزدیک آتی ہے موت  
بندے کی تو اپنے مال کو پانچ حصے کرتا ہے۔ مال و ارث کے لیے اور روح ملک الموت  
کے واسطے۔ اور گوشت گور کے کیڑوں کے خاطر۔ اور ہڈیاں خاک کے لیے۔ اور نیکیاں دعویٰ  
داروں کے واسطے۔ پھر جب دارث نے مال اور ملک الموت نے جان اور کھلون  
نے گوشت اور مٹی نے ہڈیاں اور دعویٰ داروں نے نیکیاں لی ہیں تب کاش شیطان  
کہیں موت کے وقت ایمان نہ لے لے کیونکہ ایمان کی جدالی عین دین اسلام کی جدالی

ہے پس تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے

## الْبَابُ الثَّامِنُ فِي ذِكْرِ الْمَدَاءِ بَعْدَ تَرْجِعِ الرَّجُلِ

وَفِي الْحَبَرِ إِذَا قَارَأَ الرَّوْحُ مِنَ الْبَدَنِ نُودِيَ مِنَ السَّمَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا ابْنَ آدَمَ  
أَتْرَكْتَ الدُّنْيَا أَمْ الدُّنْيَا تَرَكْتِكُ أَجْمَعْتَ الدُّنْيَا أَمْ الدُّنْيَا جَمَعْتُكَ أَتَمَلَّتْ لَدُنْيَا أَمْ  
الدُّنْيَا تَمَلَّتْكَ وَإِذَا وُضِعَ عَلَى الْمُتَغَسِّلِ نُودِيَ بِثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَا ابْنَ آدَمَ أَمِنَ  
بِيَدِكَ الْقَوِيُّ فَمَا أَصْنَعُكَ وَأَمِنَ لِسَانُكَ الْفَصِيحُ فَمَا أَسْأَلُكَ وَأَمِنَ أَحِبَّاءُ وَكَ  
فَمَا أَوْحَشَكَ وَإِذَا وُضِعَ عَلَى الْكَفَنِ نُودِيَ بِثَلَاثَ أَلَانٍ تَذْهَبُ إِلَى سَفَرٍ يُعْبَرُ زَادٍ  
وَتُخْرَجُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَا تَرْجِعُ أَبَدًا وَتَصِيرُ إِلَى بَيْتِ الْكَاهِنِ وَإِذَا حُمِلَ عَلَى الْحِمَارِ  
نُودِيَ بِثَلَاثَ حُلُوبٍ لَكَ إِنْ كُنْتَ تَابِعًا وَطَرِيءٌ لَكَ إِنْ أَهْمَكَ دُمُوعُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَوَيْلٌ لَكَ إِنْ أَخَذْتَكَ سَخَطُ اللَّهِ وَإِذَا وُضِعَ لِلصَّلَاةِ نُودِيَ بِثَلَاثَ يَابْنَ آدَمَ تَرَعَسِلِ  
عَمَلُهُ تَرَاهُ السَّاعَةَ إِنْ كَانَ عَمَلُكَ خَيْرًا تَرَاهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا تَرَاهُ وَإِذَا  
وُضِعَتْ الْحِمَارَةُ عَلَى شِقْرِ الْقَمَرِ نُودِيَ بِثَلَاثَ يَابْنَ آدَمَ كُنْتَ عَلَى ظَهْرِي فَصَلِّ  
فَصَلِّ فِي بَيْتِي بِأَيْدِي دُنْتُ عَلَى ظَهْرِي فَرِحَا فَصَلِّتَ فِي بَيْتِي جَزِيئًا وَكُنْتَ عَلَى  
ظَهْرِي نَاطِقًا فَصَلِّتَ فِي بَيْتِي سَاقِنًا وَإِذَا دَبَّرَ النَّاسُ عَنْهُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا  
عَبْدِي بَيْتِي وَجَدًا فَرِيئًا وَتَرَكْتَهُ فِي ظِلْمَةِ الْقَبْرِ وَقَدْ عَصَيْتَنِي لَا حِيلَ لَهُمْ

يَا اَرْحَمَ الرَّحِمٰتِ الْيَوْمَ رَحْمَةً تَقْبَلُ مِنِّيْ وَ اَشْفِقُ عَلَيْكَ كَشَفَعَهُ اَوْلَادُكَ عَلٰى اَوْلَادِكَ  
 اسٹخوان باب ذکر مین نرا کے بعد مکمل روح کے

اور حیرت میں آیا ہے کہ جب جدا ہوتی ہے روح بدن سے تب آسمان سے تین  
 آوازیں آتی ہیں کہ اے بیٹے آدم کے کیا تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھے چھوڑا  
 تو نے دنیا کو جمع کیا یا دنیا نے تجھ کو جمع کیا۔ تو نے دنیا کو قتل کیا یا دنیا نے تجھے  
 قتل کیا اور جب رکھا جاتا ہے میت تختہ غسل پر تب پھر تین نرا آتیں ہیں کیوں بیٹے  
 آدم کے کمان ہے وہ تیرا قوی ہاتھ اب کس نے تجھے سست کیا۔ کیا ہوئی وہ تیری  
 زبان فصیح اب کس نے چپکا کر دیا۔ کمان گئے تیرے رفیق اور کس نے تجھے اکیلا چھوڑ دیا اور  
 جب رکھا جاتا ہے کفن پر تو پھر تین آوازیں آتی ہیں اب تو جاتا ہے سفر کو بے توشہ  
 اہر نکلتا ہے اپنے مکان سے پھر ہرگز نہ پھرے گا۔ اور اب تو چلا خوف کے مکان میں۔ اور  
 جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے تین نرا آتی ہیں خوش ہواؤ بندے اگر تو توبہ کر نہ والا ہو اور خوش  
 ہو اگر ہنسایا تجھے حقیقی کے رضا مندی نے اور جب لکا جاتا ہے جنازہ نماز کے لیے تب پھر نرا آتی  
 ہیں کہ اے فرزند آدم جتنے غل تو نے کیے ہیں سب کج دیکھ گیا اگر عمل تیرا خیر ہو تو خیر دیکھ گیا اور اگر شر  
 ہو تو شر ہی دیکھ گیا اور جو وقت اُتارا جاتا ہے جنازہ قبر کے کنارے پر تین آوازیں قبرستانی ہیں کہ اے  
 بیٹے آدم کے تو تھا میری پیٹھی پر ہنسنے والا اب ہو امیرے پیٹھ میں رونے والا۔ تو تھا  
 میری پیٹھی پر خوش اب ہو امیرے پیٹھ میں غمگین۔ تو تھا میری پیٹھی پر بولنے والا اب ہو امیرے  
 پیٹھ میں چپکا۔ اور جب لوگ وہاں سے پیٹھ پھیرتے ہیں تب حق جل و علا فرماتا ہے  
 اے نبی میرے رہا تو تھا اکیلا چھوڑ دیا لوگوں نے تجھے اندھیری گور میں اور انہیں  
 کے سبب سے تو نے میری نافرمانی کی۔ خیر اب ہم تجھ پر ایسی رحمت کریں گے  
 تو تعجب کرے گا اور ایسی شفقت کریں گے جسے مان یا پھر فرزند وان ہو کرتے ہیں

الباب التاسع في ذكر نداء الارض والقبور

قَالَ اَكُنْ مِنْ مَلَائِكَةِ رَحْمَتِي اَلَا رُبَّ مُنَادٍ هُوَ يُكْوِمُ تَحْتِ كَعْبَتِكَ فَقَوْلَ يَا اَبْنُ اَدَمَ  
 تَسْعَى عَلَى ظَهْرِي وَمَعْلُومٌ فِي بَطْنِي نَافِلُ الْجَرَامِ عَلَى ظَهْرِي وَتَا كُنْتُ لَدُو دُوسِي فِي  
 بَطْنِي وَتَقْوَى عَلَى ظَهْرِي وَتَعَذَّبَ فِي بَطْنِي وَتَعَمَّكَ عَلَى ظَهْرِي وَتَشْتَبِي فِي بَطْنِي  
 وَتَفْرَحُ عَلَى ظَهْرِي وَتَحُونُ فِي بَطْنِي وَتَجْمَعُ عَلَى ظَهْرِي وَتَكْدُوبُ فِي بَطْنِي وَتُخَالُ  
 عَلَى ظَهْرِي وَتَسْدِلُ فِي بَطْنِي وَتَحْنِي مَكْرُومًا عَلَى ظَهْرِي وَتَقْتَحِمُ جُرَيْمًا فِي بَطْنِي وَتَكْسِي فِي بَطْنِي  
 عَلَى ظَهْرِي وَتَقْتَحِمُ فِي ظُلُمَاتٍ فِي بَطْنِي وَتَشْتَبِي بِالنَّجَاعَةِ عَلَى ظَهْرِي وَتَقْتَحِمُ وَحِيدًا فِي بَطْنِي  
 تَوَانِ بَابُ ذِكْرِ مَن نَدَا اَسْ زَمِينَ اَوْرُكُ

فرمایا ہوا بس ابن مالک نے راضی ہوا کہ اللہ تعالیٰ اُن سے کہ زمین پر روزِ ندا کرتی ہو دس  
 کلموں کے ساتھ اے ابن آدم پس کہتی ہو کہ ہر روز میری پیٹھ پر ڈور تار ہے اور پیٹھ  
 کہا میں گے کیڑے میرے پیٹ میں۔ تو خدا کی نافرمانی کرتا ہے میری پیٹھ پر اور تو غذا کیا  
 جائیگا میرے پیٹ میں۔ تو نہنتا ہے میری پیٹھ پر اور تو روئے گا میرے پیٹ میں۔ تو  
 شام ہے میری پیٹھ پر اور تو غمناک ہو گا میرے پیٹ میں۔ تو حرام جمع کرتا ہے میری پیٹھ  
 پر اور تو گلے گا میرے پیٹ میں۔ تو تکتا پھر تار ہے میری پیٹھ پر اور تو خواہ ہو جائیگا میرے  
 پیٹ میں۔ اب چلتا ہے تو بٹاش میری پیٹھ پر آخر کو گر گیا تو غمزدہ میرے پیٹ میں  
 ابھی تو چلتا ہے روشنی میں میری پیٹھ پر آئندہ کو پرے گا اندھیرے میں میرے پیٹ  
 میں۔ اب تو چلتا ہے ساتھ رفیقوں کے میری پیٹھ پر آخر ہے گا تو کیا میرے پیٹ میں  
 وَفِي الْحَبْرَاتِ الْقَبْرِ يَأْتِي كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَقَوْلُ اَنَا بَيْتُ الْوَحْشَةِ اَنَا بَيْتُ  
 الظُّلْمَةِ اَنَا بَيْتُ الدَّيْدَانِ يَقَالُ اِنَّ الْقَبْرَ يَتَوَجَّعُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَهَوْلُ اَنَا بَيْتُ  
 النُّحْدَةِ فَاجْعَلْ مَوْتِي قَوْلًا الْقُرْآنِ اَنَا بَيْتُ الشَّكَاةِ مَوْتُو لِي بِصَلَاةِ الْاَلِ اَنَا بَيْتُ  
 الدَّرَابِ فَاجْعَلِ الْمَرَاتِ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ اَنَا بَيْتُ الْاِقَامَةِ فَاجْعَلِ التَّوْبَةَ بِسْمِ اللّٰهِ  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَارْهَقِ الدُّمُوعَ اَنَا بَيْتُ سُؤَالِ مُسْكِرٍ وَتَكْثِيرِ فَاصْرِحْ عَلَى ظَهْرِي

ذِکْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور حدیث میں آیا ہے کہ گور پکارتی ہے ہر روز تین  
 بار۔ کتنی ہے میں مکان وحشت کا ہوں میں مکان تاریکی کا ہوں۔ میں گھر کیڑوں کا ہوں  
 اور کما جاتا ہے کہ قبر ماتم کرتی ہے دن میں پانچ بار۔ اور کتنی ہی میں مکان تنہائی  
 کا ہوں پس قراۃ قرآن کو میرا رفیق بنا۔ اور میں گھر ہوں تاریکی کا نماز شب سے  
 مجھے روشن کر۔ میں ہوں مکان خاک کا عمل نیک کو میرا بچھونا بنا۔ میں ہوں گھر  
 سانپ کا میرے زہر کی دوا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آنسو بہانے کو۔ اور میں ہوں  
 گھر سوال شکر و فیکر کا تو اکثر میری پیٹھ پر کیا کر ذکر کلمہ طیب لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ  
 اَبَابُ الْعَاشِرِي فِي ذِكْرِ بَدَاءِ الرُّوحِ بَعْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْجَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
 صَعَتُ قَاعِدَةً مَرْبُوعَةً فِي الْبَيْتِ وَادَّخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كَمَا  
 كَانَتْ عَادَتِي عِنْدَ دُخُولِي فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مَكَانَكَ فَقَعَدْتُ فَوَضَعُ رَأْسَهُ فِي  
 جُحْرِي وَنَامَ مُسْتَقِيمًا فَبَعَثْتُ أَطْلُبُ شَيْئَهُ فِي جُحْرِي فَرَأَيْتُ فِيهَا سَبْعَةَ عَشَرَ شَعْرَةً  
 بَيْضَاءَ مَقْكُوتٍ فِي نَفْسِي وَقُلْتُ إِنَّهُ يُخْرُجُ مِنَ الْبَدَنِ وَمَعَى الْكَمَّةِ بِلَا سَبَبٍ  
 فَهَبْتُ حَتَّى سَأَلْتُ وَمَعْنَى وَوَقَعَتْ قِطْرَةٌ عَلَى وَجْهِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَانْتَبَهَ مِنْ  
 نَوْمِهِ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ لِمَ تَبْكِي قُلْتُ يَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمِّي حَالِ اسْتَدَّ عَلَى الْبَيْتِ  
 فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَكُونُ الْحَالُ اسْتَدَّ عَلَيْهِ إِلَّا وَقْتُ خُرُوجِهِ مِنْ بَارَةِ يَكُونُ أَوْلَادُهُ  
 خَلْقُهُ يَقُولُونَ يَا وَلَدَ اللَّهِ وَيَقُولُ الْوَالِدُ يَا ابْنَهُ وَاسْتَدَّ الْحَالُ عَلَى الْبَيْتِ مَتَى يَوْضِعُ  
 فِي كَهْدِهِ وَيُجَالِ عَلَيْهِ التَّرَابُ وَيَرْجِعُ عَنْهُ أَوْلَادُهُ وَأَخْرَجَهُ دَاحِبًا وَوَسَّيْلُونَهُ إِلَى اللَّهِ  
 مَعَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ هَذَا اسْتَدَّ بِي وَأَيُّمَا كَلَةٍ اسْتَدَّ مِنْهُ  
 قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَغْلَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اسْتَدَّ الْحَالُ عَلَى الْبَيْتِ حِينَ يَدْخُلُ النِّفَالُ  
 دَمْرُهُ يَنْفِسُهُ فَيُخْرِجُ حَالَهُ النَّفْسِ مِنْ إَصْبَعِهِ وَيَنْزِعُ قَبِيضَ الْعُرْسِ مِنْ يَدَيْهَا وَيَرْفَعُ  
 عِمَامَةَ الْمَسْرُوحِ وَالْفَقْهَاءُ مِنْ رَأْسِهِ فَيُنَادِي نَوْعُهُ يَكُونُ يَسْمَعُهُ كُلُّ الْخَلْقِ قَاتِ

الَّتِي تَقْلِبُ يَقُولُ يَا عَسَالُ بِاللهِ عَلَيْكَ اَنْزَعُ نِيَابِي بِرَفْقَةٍ فَكَانَ السَّاعَةُ تَخْرُجُ مِنْ  
تَحَارِبِ مَلَكِ الْمَيِّتِ وَازْدَا صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ صَاحَ يَقُولُ يَا عَسَالُ لَا تَنْصُبْ عَلَى الْمَلِكِ حَذَرَ  
وَلَا كِبَرَ اَيَّانَ جَسَدِي فَجَرَّوْهُ مِنْ شَرْعِ الرُّوحِ

دسوان باب ذکر مین ندا سے روح کے بدن سے نکلنے کے بعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا انھوں نے کہ تھی مین اپنے مکان مین  
چار زانو بیٹھی ہوئی اتنے مین یکایک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تب  
میں نے چاہا کہ اپنی عادت کے موافق حضرت کی تعظیم کو کھڑی ہوں وہیں آپ نے فرمایا  
اے عائشہ تو اپنی جگہ مین بیٹھی رہ تب بیٹھ گئی اور حضرت نے میری گود مین سر مبارک اپنا  
رکھ کر چپت آرام فرمایا۔ اور مین آپ کی ریش مبارک مین سوے سفید ڈھونڈنے لگی اور ان  
بال سفید دیکھے۔ تب مین اپنے دل مین سوچی اور کہا کہ اب حضرت کی رحلت کا دن قریب  
آیا۔ پھر مین رونے لگی یہاں تک کہ آنسو بہ کر ایک قطرہ رخ انور پر چکا تب اب بیدار  
ہوئے اور فرماتے لگے اے عائشہ کیون روتی ہو مین بولی یا رسول اللہ میرے بایں  
آپ پر فدا ہوں کون حالت میت پر بہت سخت ہے آپ نے فرمایا چوتھ اسکی نش  
گھر سے نکلتی ہے اور اولاد اسکی پیچھے سے روتی چلی جاتی ہے۔ باپ کتا ہے ہاے میرا  
بیٹا اور بیٹا کتا ہے ہاے میرا باپ۔ اور اس سے سخت تر حالت وہ ہے کہ جب میت لحد مین  
لکھی جاتی ہے اور اس کے اوپر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ اور سارے خویش کینہ فرزند اور دوست  
پھر کر چلے آتے ہین اور اس کو جس کے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو سونپ جاتے ہین پھر  
بعد اس کے فرمایا رسول کریم نے اے عائشہ یہ حال سخت ہے یا اور کوئی حالت اس سے  
زیادہ سخت اور دشوار ہے مین نے عرض کی خدا اور اس کا رسول خوب دانا ہے تب  
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت حالت مرد سے پر اس وقت گذرنی ہے کہ جب غسل دینے  
والا اندلانے کو اس کے مکان مین آتا ہے اور رونے کی انگلی سے انگوٹھی اور عورت کے

کرتا کہ کتاب ہے اور علما اور فقہاء کے سر کی پگڑی اتارتا ہے پھر روح بیکارتی ہے اور ساری  
 خلقت سوائے جن انسان کے اُس کی آواز سنتی ہے اور وہ روح کہتی ہے اسے  
 غسل دینے والے قسم ہے تجھ کو خدا کی نرمی سے اتار میرے کپڑے کیونکہ ابھی میں نکلا ہوں  
 ملک الموت کے بچل سے۔ اور جب ڈالا جاتا ہے میت پر پانی تب وہ جنگلاتا ہے اور  
 کہتا ہے اے غسل دینے والے میت ڈال پانی بہت گرم یا بہت ٹھنڈا تھا کیونکہ میرا بدن  
 زخمی ہو رہا ہے جان کے نکلنے سے **وَإِذَا غَسَّكُمُ يَقُولُ بِاللهِ عَلَيْكَ يَا غَسَّالُ لَا تَسْبِي**  
**شَيْئًا لَّكَ لَئِنْ حَسَدْتَنِي مَجْرُوحٌ وَمَجْرُوحٌ أَوْ جَبٌ أَوْ جَبٌ أَوْ جَبٌ أَوْ جَبٌ** اور جب اُس کو نکالتا ہے تب وہ کہتا ہے اے  
 غسالت چھو بدن میرا بہت زور سے۔ اس لیے کہ میرا نام عن زخمی ہے جان کے نکلنے سے  
**فَإِذَا أَمَرَ مِنْ غَسَّكُمُ دَوَّصَتُهُ فِي كَيْفِهِمْ شَدَّ مَوْجِعَهُ قَدْ مَيَّهَ نَاحَاهُ يَا غَسَّالُ لَا تَشْدُ كَفَنَ**  
**رَأْسِي حَشَى يَدِي وَجْهِي أَهْلِي مَا وَكَلَدِي وَأَقْرَبَايَ لَئِنْ هَذَا أَخْرَجْتُ وَيَسِّي لَكُمْ**  
**فَإِنَّ الْيَوْمَ أَفْسَارٌ وَلَا أَرَاهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ** اور جب اُس کو نکالا دھلا کر کفن پر رکھتا  
 ہے اور دو تون قدم باندھتا ہے تب وہ بیکارتا ہے اے غسل میرے سر کا کفن مت  
 باندھ تاکہ میری آل و اولاد اور اقربا میرا چہرہ دیکھ لیں کیونکہ یہ آخری دیدار میرا ہے اُنکے  
 واسطے اس لیے کہ میں آج اُن سے جدا ہوتا ہوں اب قیامت تک اُن کو نہ دیکھوں گا۔  
**وَإِذَا أَخْرَجَ أَمِيَّتٌ مِنَ الدَّارِ نَادَى بِاللهِ يَا جَمَاعَتِي لَا تَعْبِلُونِي حَتَّى أَدْعُو دَارِي وَمَا لِي**  
**لَمْ نَادِ بِاللهِ تَرَكْتُ أَمْرًا لِي كَيْمَا لَا تُؤْذُوهُمَا وَأَوْكَادِي لَيْسَ لَهَا كُودٌ وَهُمْ خَلَّةٌ**  
**أَخْرَجُ مِنْ دَارِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا** اور جب نکلتی ہے میت گھر سے تب بیکارتی ہے  
 اے میری جماعت تلو تم سے ہے خدا کی جلدی مت کرو تاکہ ہم رخصت ہو لیں اپنے مکان اور  
 مال سے۔ پھر بیکار کر کہتی ہے قسم خدا کی میں نے چھوڑا اپنی جو رو کو بیوہ اور اپنی اولاد کو یتیم  
 زہنا رحم لوگ اذیت نہ دو انہیں کیونکہ ہم اپنے مکان سے نکلے ہیں پھر ہر گز بھی نہ کریں  
 اُن کی طرف **وَإِذَا حُمِلَ عَلَى الْجَنَازَةِ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا جَمَاعَتِي لَا تَعْبِلُونِي حَتَّى**



اسْمَعُ صَوْتَ اَهْلِيْ وَ اَوْلَادِيْ وَ اقْرَبَائِيْ فَاِنَّ الْيَوْمَ اَقَارِقُهُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ اَوْ رَجِبَ  
 رکھا جاتا ہے جنازے پر تو روح اس کی بھارتی ہے یا جماعت شتابی مست کرو تا کہ ہم  
 سن لین آواز اپنی آل و اولاد و اقربا کی کیونکہ ہم آج ان سے جدا ہونے ہیں قیامت  
 تک وَاِذَا وُضِعَ عَلٰی سَبْرِ الْجَنَازَةِ وَ يَخْطُوْنَ تِلْكَ خُطُوَاتِ مَسَاجِدِيْ حَتّٰى يَسْمَعُوْا  
 سَمِّيْ اِلَّا التَّقْلِيْنَ يٰ كَافِرٍ يٰ اَجَنَابِيْ وَ اَوْلَادِيْ لَا تَعْرِضُوْهُمُ الدُّنْيَا كَمَا عَرَضْتُمْنِيْ وَ لَا تَسْبِيْحُ  
 لَكُمْ الدُّنْيَا كَمَا لَعِبْتُ بِهَا رَمَيْتُ رَوْنِيْ فَاِنِّيْ حَلَمْتُ مَا جَمَعْتُ لِوَارِثِيْ وَ لَا تَحْسَبُوْنَ مِنْ  
 خَطَايَايَ شَيْئًا كَالَّذِيْنَ يُنَاسِيْنِيْ وَ اَنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ وَ كَا كُوْنُ وَ كُشْرُوْنُ وَ كُتْمُوْنُ وَ لَا  
 تَدْعُوْنِيْ اَوْ رَجِبَ رکھی جاتی ہے میت کھڑے پر اور تین قدم لے چلتے ہیں تب اس طرح  
 بھار کر کھتی ہے کہ سواجن و اس کے ساری مخلوق سن لیتی ہے اے دوستو اے فرزندو  
 اسے میرے بھائیو ہرگز فریب نہ دے تم کو دنیا جیسا کہ فریب دیا تم کو دنیا جیسا کہ فریب  
 دیا اور بازی نہ کرے تمھارے ساتھ جیسی بازی کی ہمارے ساتھ نہ حاصل کرو ہم سے  
 کیونکہ ہم نے اپنا سب مال جمع کیا ہوا انھوں کے لیے چھوڑ دیا اور انھوں نے میرے  
 گناہوں سے کچھ بھی اپنی طرف عائد نہ کیا اور خداوند قہار ہے ہم سے تمھارے گناہ اور تم  
 سب جیتے رہو گے اور کھاؤ گے پیو گے اور اسودہ ہو گے پر ہو نہ بلاؤ گے وَاِذَا مَلَكَ  
 عَلٰی الْجَنَازَةِ وَ رَجَعَ بَعْضُ اَصْدِقَائِهِ وَ اَهْلِيْهِ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ قَبْلَ الَّذِيْ يَقُوْلُ يٰ اَدْنٰه  
 اَحْوَاْنِيْ اِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ لِحَدِّهِ السَّاعَةِ وَ رَجُعُهُمْ قَبْلَ اَنْ دَفِنُوْنِيْ وَ يٰ  
 اَحْوَاْنِيْ اَعْلَمُوْا اَنَّ الْمَيِّتَ اَمْرٌ مِنْ الدَّاهِيَةِ فَرِيْقَتُوْبِ الْاَحْيَاءِ وَ لٰكِنْ لَا يَهْدُوْهُ  
 الْمَسَاعِدُ اَوْ رَجِبَ اس کے جنازے کی ناپڑھ کر بعض بعض مصلی اس کے دوستوں اور اہل ہن  
 سے قبل دفن کے پھر جاتے ہیں تب میت کہتی ہے قسم خدا کی اے میرے بھائیو مرد و بیشک  
 بھلایا جاتا ہے لیکن نہ اسی وقت کہ تم قبل میرے دفن کے چلے جاتے ہو اسے بھائیو جانو  
 کہ میت اوپر سے زیادہ ٹھنڈی ہے اپنے دوستوں کے دلوں میں لیکن نہ یہی وَاِذَا

وَصَوَّغُوا فِي الْحَدِيثِ يَأْوَدُهُمَا كَجَبَّتْ مَالًا كَثِيرًا وَلَا تَرْكُمَا لَكُمْ فَلَاحُ تَسْؤِي تِكْمًا خَيْرًا  
وَعَلَّمَكُمُ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ فَلَا تَسْؤِي فِي بَدْءِ عَالِكُمْ الْخَيْرُ أَوْ جَبَّ أَلْ كُوْر مِن رَكْعَةٍ مِّن  
تَب كَتِي نَهْنِي كِه اے میرے ورثہ میں نے نہت سامان جمع کیا تھا اب تمھارے واسطے  
چھوڑ چلا ہرگز ہکو نہ بھوٹا اور نہ سکا یا تم کو قرآن اور آداب اب اپنی دعا سے خیر سے  
ہکو نہ بھولیو وَكَلَىٰ هَذَا كُلِّ مِّنْ أَيْ قَلَابَةٍ رَضَا أَذَّهُ رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ مَقْبَرَةً كَانَتْ قُبُورُهَا  
فَلَا انْشَنَّتْ وَأَمَّا خَيْرُ جُورٍ مِّنْهَا وَقَعْدٌ وَاعْلَىٰ شَفِيعُ الْقَبُورِ وَكَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ كُلِّ  
وَاحِدٍ مِّنْهُمْ طَبَقٌ مِّنْ تَوْرٍ وَرَأَىٰ فِيهَا بَيْنَهُمْ رَجُلًا مِّنْ جَبَرَةٍ كَمْ بَيْنَ يَدَيْهِ  
طَبَقًا مِّنْ تَوْرٍ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَىٰ بَيْنَ يَدَيْكَ التَّوْرَ فَقَالَ إِنَّ لِي لَمَوْكَةً أَوْ كَدَاوًا صَدِيقًا  
وَاقْرِبَاءَ يَدْعُونَ لَهُمْ وَيَتَصَدَّقُونَ لِجَلِيلِهِمْ وَهَذَا التَّوْرُ مِمَّا انْشَرَّ إِلَيْهِمْ وَكَانَ لِي رَأْيُنِ  
خَيْرًا لِّمَا لَا يَدْعُونِي وَلَا يَتَصَدَّقُونَ لِجَلِيلِي وَلِهَذَا لَا تَوْرِي وَأَنَا نَحْلُ بَيْنَ خَيْرَانِي فَلَمَّا  
أَمْتَبَهُ أَبُو قَلَابَةَ دَعَا إِيَّاهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ الْإِنْسَانُ إِنَّا لَكُنْ قَدِ ابْتِ  
لَيْنَ يَدَيْكَ فَلَا أَعُوذُ إِلَيْ مَا كُنْتُ عَلَيْكَ أَبَدًا فَاشْتَغَلَ عَلَى الطَّاعَةِ وَالِدَاعِ وَالصَّدَقَةِ  
كَابِيَهُمْ فَلَمَّا انْصَبَتْ مَنَاءُ رَأَىٰ أَبُو قَلَابَةَ فِي مَنَامِهِ يَلُوكُ الْمَقْبَرَةَ عَلَى حَالِهَا وَرَأَىٰ  
نُورًا أَضْوَأَ مِنَ الشَّمْسِ وَاجْتَنَزَمَ مِنْ نُورٍ أَضْحَاكِيَهُ فَقَالَ يَا أَبَا قَلَابَةَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا  
عَمِّي لَأَنِّي يَقُولُ لَكَ بَحْثٌ عَنِ الْإِنْسَانِ وَفِي حُجَّةِ الْخَيْرِ إِنَّ أَرْضِي يَزَايِكُ حَايَاتٍ مَّقُولٍ هُوَ  
أَبُو قَلَابَةَ سَ كِه اُدْعُونِ نِي خَوَابِ مِّنْ أَيْك مَقْبَرَةٍ دِيكَا كِه اُس كِي قَبْرِ مِّنْ طَوْرٍ كَبِيْر مِّنْ اُوْر مَرْدِ  
كُل كَر قَبْرِ مِّنْ كِه كِنَارِ سَ بِرَبِطِيْ مِّنْ اُوْر بِر اَيْك كِه سَا مَنِي طَبَقِ نُوْر كَار كُحَا هُوَا سَ بِر اِيْن  
سَ اَيْك مِيْت كِه سَا مَنِي طَبَقِ نُوْر كَا نِيْن سَ اَبُو قَلَابَةَ اُس سَ كِه لَكِي لَكِي سَا سَب  
سَ كِه مَ تِرَ رُوْرُو طَبَقِ نُوْر كَا نِيْن دِيكِيْ - اُسَ جَوَابِ دِيَا اِس كَا سَبِ يَ سَ كِه  
سَبْحُون كِي اُوْلَاو اُوْر اُن كِه اقْرَبَا اُوْر دُوسْت اُن كِه حَق مِّنْ دَعَا كَرْتِ اُوْر اُن كِه لِي صَدَقَ  
دِيْتِ مِّنْ اِسي كِي بَرَكِيْت سَ اُن كِه رُوْرُو يَ لُوْر سَ - اُوْر مِيْر اَيْك بِيْثَا فَا سَق سَ كِه

نہ میرے حق میں دعا کرتا اور نہ میرے لیے صدقہ دیتا ہے اسی واسطے میرے سامنے نور  
 نہیں اور میں اپنے پڑوسیوں کے پاس شرمندہ ہوں۔ لسنے میں ابو قلابہ جاگا اور اُس کے  
 بیٹے کو بلا کر سب باہر خواب کا اُس سے بیان کیا سکر اُس کے بیٹے نے کہا ابھی میں تو بہ  
 کرتا ہوں تیرے سامنے کہ پھر ہرگز نہ اپنے اسٹے فعل نکر و گجا اور عیادت دو عا کرنے اور اپنے  
 باپ کے نام پر صدقہ دینے میں مشغول ہوا۔ بعد اُس کے جب ایک مرت گزری تب ابو قلابہ  
 نے اُس مقبرے کو خواب میں دیکھا اور اُس شخص سے پوچھ کرے رو برو ایک نور آفتاب سے  
 روشن تر اور دوسرے اصحاب قبور کے نور سے زیادہ تر نظر آیا اور اُس نے کہا اے ابو قلابہ  
 اللہ تم کو جزا سے خیر دے کیونکہ تیرے کہنے سے میں نے نجات پائی نار سے اور نہ امت جوار  
 سے وَفِي الْجَبْرِ أَنَّ مَلَكًا لِّلْمَوْتِ لَمَّا دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَأْسُكُنْدُ رِيَّةً فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ أَنْتَ  
 فَقَالَ أَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ وَإِذَا هُوَ يَرُكِّدُ فَرَأَيْصُهُ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ مَا هَذَا الَّذِي  
 أَرَأَيْتَ مِنْكَ قَالَ خَوْفًا فَقَالَ أَخْشَاكَ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَكْتُبُ كُلَّ مَا يَخْشَى مِنَ النَّارِ  
 قَالَ بَلَى قَدْ عَصَيْتُهُ وَكُتِبَ بِمَا يَسْمِعُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَقَالَ هَذَا بَرَاءَةٌ مِنِ  
 النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلٌ عَارِفٌ مِّنْ رَّجُلٍ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَصَلَّمَ وَقَالَ هَذَا  
 الْفَرْدُ سَمِعَ إِسْمَ الْحَبِيبِ فَكَصِيفَ رُؤْيَاهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا بِلَا الْمَوْتِ لَا تَسْتَوِي  
 بِلَا نَفْسٍ لَّهِ يُوَصِّلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْتُ جَسْرٌ يُوصِلُ  
 الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ اور حدیث میں آیا ہے کہ ملک الموت شہر اسکذریہ میں ایک شخص کی روح  
 نکالنے کو حاضر ہوا تب اُس شخص نے کہا تو کون ہے بولا میں ملک الموت ہوں سنتے ہی اُس کے  
 بدن میں لرزہ آگیا پھر ملک الموت نے پوچھا کاپنے کا سبب کیا ہے اُس نے کہا مڑے  
 کہا کیا تو آتش جہنم سے ڈرتا ہے۔ کہا ہاں۔ تب کہا ملک الموت نے آیا میں لکھون تیرے  
 لیے امکیا ایسا کلام کہ جس کے باعث تو نجات پاوے نا جہنم سے۔ کہا اچھا تب منگولیا ملک الموت  
 نے ایک کاغذ اور اُس میں لکھ دیا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہا یہ موجب تیری نجات کا ہے

آتش دوزخ ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی مرد خدا شناس نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے سنا سنتے ہی اپنے دوست کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ یہ دوست کے نام سننے کا پھل ہے اسکا دیکھنا کیا ہوگا۔ پھر کہا کہ دنیا بفر موت کے ایک درآنگ کے برابر قیمت نہیں رکھتی ہے اس لیے کہ موت دوست کو دوست کے نزدیک پہنچا دیتی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موت ایک پھل ہے جو پہنچا دیتی ہے دوست کو نزدیک دوست کے

## الباب الحادی عشر فی ذکر المصیبتہ علی المیت

رَبِّیْ فِی الْخَبَرِ اِنَّ مِّنْ اَصِیْبٍ بِمُصِیْبَةٍ خَوْفًا وَتَوَابًا اَوْ ضَرْبًا مِّنْكَ اَوْ كَالْمَا اَخْتَدَ الدُّرَّهْمُ وَخَادِبَ رَبِّهِمْ لَعَوْدًا فَاتَّبِعْنِیْ مِنْ حَیْثُ مَآءٌ

گیا رسول ان باب ذکر میں مصیبت کے میت پر

مروی ہے حدیث میں کہ جس شخص نے مصیبت میں مبتلا ہو کر کپڑے بھارے یا سینہ کو ٹا گویا اس نے ہاتھ میں برجھی لی اور اپنے رب سے جنگ کی بنا دیا تھا ہوں نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایسے فعل قبیح سے دروئی عن النبی علیہ السلام من سودیا با عند المصیبتہ او خرق ثیابا او خرب دکانا او سوسجہ بنی کہ یکل شجرۃ بیث فی النار کما اشوک یا اللہ وازاق دم سبعین سنیا ولا یقبل اللہ منہ صوما ولا صلوة ولا عذہ ما دام ذلک السواد علی بایہ وضی اللہ علیہ قبرہ واستد علی حسایہ ولعنه کل ملک ما بکین السماء والارض وکثر لہ الف حبیبتہ وقام من قبرہ عریانا ومن خرق علی المصیبتہ ثوبا خرق اللہ دینیہ وان کلم رجل او خشی وجہا حرم اللہ تعالیٰ النظر الی وجہہ الکریم اور روایت ہے حضرت بنی کریم صلعم سے کہ جس نے اپنا دروازہ سیاہ کیا وقت مصیبت کے۔ یا اپنے کپڑے بھارے یا اپنی دوکان کو دیران کیا۔ یا درخت کاٹ ڈالا تو اس کے لیے مقابل میں ہر درخت کے ایک ایک مکان جہنم میں بنا یا جاتا ہے۔ اس لیے کہ گویا اس نے شرک باس کیا اور ستر انبیا کا خون بہایا۔ اور نہیں

قبول کرتا۔ اللہ تعالیٰ اسکا رورہ اور اس کی نماز اور صدقہ جتنا کہ وہ سیاہی اس کے ور پر رہتی ہے۔ اور تنگ کرتا ہے خدا تعالیٰ اسکی قبر۔ اور اس سے سخت حساب لگا۔ اور اس پر لعنت کرتے ہیں تمام فرشتے جو درمیان آسمان اور زمین کے ہیں۔ اور لکھے جاتے ہیں اس کے ہزار گناہ۔ اور اپنی قبر سے نکلا اٹھے گا۔ اور جس شخص نے مصیبت میں کپڑا بچھاڑا اللہ تعالیٰ نے اس کے دین کو بچھاڑا۔ اور اگر طباخ مارا اپنے گال پر یا توچا اپنا چہرہ محروم رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے نظر کو اپنے دیدار سے و فی الخیر اذ اَمَاتَ ابْنُ اَدَمَ وَجُمُعَتِ الصَّيَاحِ نَقِیْمُ مَلِكِ الْمَوْتِ عَلٰی بَابِ دَارِهِ وَیَقُولُ مَا هَذَا الصَّيَاحُ وَاللّٰهُ مَا فَتَحْتُ مِنْ اَحَدِكُمْ عُسْرًا اَوْ کَارًا قَاوَمَا ظَلَمْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْکُمْ فَاِنْ کَانَ صِبَا حِلْمُهُ یَنۢی فَاَتٰی عَبْدًا مَّامُورًا وَاِنْ کَانَ مِنْ اَهْلٍ فَاِنَّهُ مَقْصُورٌ وَاِنْ کَانَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّهُمْ کَا فُرُوۡنَ بِاَسْمَائِنِ لِّی فِیْکُمْ عَوْدًا ثُمَّ عَوَدًا قَالَ اَفَقِیْهِمُ النَّوۡحُ حَوَامٌ وَلَا یَاسَ بِالْکِبَادِ عَلٰی اَلِیَّتِ قَالَتِیۡ اَفَقِیۡلَ لَآ اِلٰهَ تَعَالٰی قَالَ رَفَعَا یَدَیۡ فِی الصَّیۡرُوۡنِ اَجْعَلْهُمۡ یَغِیۡرَ حِسَابٍ اَوْ خَبْرِیۡنَ کِیَاہُ کَیۡ جَبَّ کَوۡنِیۡ فِرَزِیۡ اَزَمَ کَا مَرَاہُ ہے اور مامی سب جمع ہوتے ہیں تب ملک الموت اس کے گھر کے در پر آکھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کیا ہے یہ ماتم اور یہ چیخ قسم خدا کی ہنسنے کسی کی عمر نہیں گھٹائی اور نہ کسی کی روزی کم کی اور نہ کسی پر ستم کیا۔ پس اگر چیخ تمھاری ہم سے ہے تو ہم خدا کے بندے تلامذہ ہیں۔ اور اگر میت سے ہے تو وہ بچارہ مجبور ہے اور اگر اس پر سجانہ سے ہے تو تم کافر ہو۔ قسم خدا کی بیشک ہم تم میں بار بار آئیں گے۔ کہا ہے فقیرم نے کہ نوح حرام ہے اور میت کے لیے رونا کچھ مضائقہ نہیں مگر صبر بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صابر لوگ اپنا اجر بے حساب حاصل کریں گے۔ رُوِیَ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّہُ قَالَ اَلنَّارُ لَیۡسَ وَہُنَّ حَوَامٌ مِّنۡ کِیۡسَمَہُمَا فَعَلِیْہُمۡ لَعْنَةُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیۡنَ۔ اور مروی ہے بھی معلوم ہے کہ ماتم کرنے والا اور جو اس کے گروہی اور جو اسکو سنتا ہے سب پر لعنت خدا اور ملائکہ اور انسان کی ہوتی ہے وکیف ان لَمَّا مَاتَ حَسَنُ ابْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَلٰی قَبْرِیۡہِ سَبۡتَہٗ وَاحِدَہٗ فَلَمَّا کَانَ رَاسُ الْحَوْلِ

رَفَعُوا النُّسْكَ طَفَسِعُوا صَوْتًا مِنْ جَانِبٍ هَلْ وَجَدُوا مَا فَتَدُّوا اور کہا جا تا ہے کہ جب  
استقال فرمایا حضرت امام حسن ابن علیؑ نے تب انکی بی بی نے اعتکاف کیا ان کی قبر پر ایک  
برس۔ جب برس پورا ہوا تب اُنھما بالوگون نے خیمہ توسنی ایک جانب سے یہ آواز کیا  
پایا تم نے جو کھو یا تھا۔ دُرُوْی عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّہُ لَمَّا مَاتَ ابْنُہُ اِبْرَہِیْمَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ  
عَلِیْہِ فَقَالَ لَہُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَلَسْتُ قَدْ نَفِیْتُہَا عَنْ الْبَکَاۃِ قَالَ عَلَیْہِ  
السَّلَامُ اِنَّمَا نَفِیْتُکُمْ عَنْ مَوْتِیْنِ فَاَجْرِبِیْنِ صَوْتِ التَّوْحِ وَصَوْتِ الْاِثْنِ وَخَشِی  
الْوَجْہِ وَشِی الْجَبِیْبِ وَلَکِنْ هَذِ الرَّحْمَۃُ جَعَلَهَا اللہُ فِی قُلُوْبِ الرَّحْمَۃِ ثُمَّ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ  
اَلْقَلْبُ یَحْزَنُ وَالْعَیْنُ تَدْمَعُ بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَہِیْمَ اور روایت ہے رسول خدا صلعم سے  
کہ جب بیٹے آپ کے ابراہیمؑ نے رحلت فرمائی تو آنسو دیدہ مبارک سے جاری ہوئے۔ طب  
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ نے ہم کو روکنے سے منع نہ کیا تھا آپ نے  
فرمایا ہاں دو آواز بد امتح سے ایک نوحے کی اور دوسری رگ کی۔ اور مجھ کو چنا اور گریان  
پھاڑنا۔ مگر یہ صرف رونا رحمت ہے کہ نازل کرتا ہے اسد تعالیٰ اُسکو دلیں رحیموں کے  
پھر آپ فرمانے لگے اے ابراہیم تیری جدائی میں میرا دل غلین اور میری آنکھوں سے  
آنسو جاری ہے۔ دُرُوْی عَنْ وَهْبٍ ابْنِ بَکِیْسَانَ عَنْ ابْنِ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَبَا حَفْصٍ  
عُمَرَ اَیْ اِمْرَاۃً بَنَیْکَ عَلٰی اَمِیَّتَہِ فَنَفَاہَا فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعْنِہَا یَا اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّ  
الْعَیْنَ بِاَکْبَیۃٍ وَالنَّفْسُ مُصَابَہٌ وَالْعَهْدُ جَدِیْدٌ روایت ہے وہب بن کیسان سے اور  
وہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ابو حفص عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو کسی میت پر روتے  
دیکھا اور اسے منع کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اے عمر جھوڑ دے اُس کو کیونکہ آنکھوں نے  
والی اور نفس مصیبت زدہ اور عہد بنیا ہونے والا ہے

## الباب الثانی عشر فی ذکر الصدر علی البیت

دُرُوْی عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّہُ قَالَ اَوَّلُ مَا کَتَبَ الْقَلَمُ فِی یَوْمِ الْاَمْحُوْظِ یَا مُرَادُوْ نَعَالِی

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ مُحَمَّدٍ وَرَسُولِهِ وَخَيْرِ مَا نَعْلَمُ مِنْ اَسْمَائِكَ وَمَقَامِكَ  
وَمَنْ لَمْ يَسْأَلْ بِقَصْدِيْ وَلَمْ يَصْنَعْ عَلَيَّ بَلَاءِيْ وَلَمْ يَشْكُرْ عَلَيَّ نِعْمَائِيْ خَلِّصْنِيْ مِنْ عَذَابِ  
مَعِيَ وَلِيُجَلِّبْ رِبِّيْ سَوَاسِيْ

بارِ صوانِ یابِ میت پر صیر کرنے کے ذکر میں

روایت کی گئی ہے بنی صلعم سے فرمایا آپ نے کہا جو لکھا قلم نے لوح محفوظ میں حکم سے  
اللہ تعالیٰ کے سویہ ہے کہ میں بے شک مجبور و برحق ہوں نہیں ہے کوئی مجبور و سوا سے میرے  
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا بندہ اور میرا رسول اور خلق سے بہتر ہے۔ جو شخص راضی ہو میری  
قضا پر اور صبر کیا میری بلا پر اور شکر کیا میری نعمتوں کا میں اسکو صدیق لکھو نگا اور  
اٹھاؤنگا اُسے صدیقون میں قیامت کے دن۔ اور جو شخص ناراض ہو میری قضا سے  
اور صبر نہ کرے میری بلا پر اور شکر نہ ہو میری نعمتوں کا اُس کو لازم ہے کہ میرے ایمان  
کے نتیجے سے نکلیجائے اور دوسرا رب اپنا میرے سوا بڑھونڈھونڈے و فی الخلق کاک  
الْفَقِيه الصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَذَكَرَ اللَّهُ مِنْهُ الْمَصَائِبِ مِمَّا يُوجِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ  
صَدَقَهُ لَا إِلَهَ إِذًا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كُلِّ مَكَانٍ وَرَضِيَ بِقَضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى تَرْغِيماً  
لِلشَّيْطَانِ لَكِنَّهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الصَّادِقِينَ اور خبر میں آیا ہے کہ کہا ہے فقیہ رہنے صبر  
بلا پر اور یاد کرنا اللہ کو وقت مصیبت کے واجب کرتا ہے انسان پر صدقہ اس لیے کہ جب  
اُس نے یاد کیا اللہ تعالیٰ کو ہر مکان میں اور راضی ہوا قضا سے الہی پر شیطان  
کے ملنے کو یعنی اُس کی مرضی کے خلاف تب لکھا اُس کو اللہ تعالیٰ نے صدیقون میں  
قَالَ عَلَىٰ كُلِّ مَكْرَمٍ أَنَّهُ وَجْهُهُ الصَّبْرُ عَلَىٰ قُلْتُمْ أَوْجْهُهُ صَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَلَى السَّعْيَةِ  
وَصَبْرٌ عَلَى الْمَصِيبَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ  
مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَسَابِينَ السَّمَاءِ وَلَا رَيْبَ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَعْصِيَةِ

اَعْطَا اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِتَّ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ  
وَالْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ اَعْطَاهُ اللهُ تَعَالَى تِسْعَ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ  
كَمَا بَيْنَ الثَّرَى وَالْثَرَى وَيُقَالُ مَا بَيْنَ الثَّرَى وَالْثَرَى مِائَتَيْنِ فَمَا احْضَرْتَ عَلَى كَرَمِ  
السَّوْجِ نَعْمَةً صَبْرَتَيْنِ هِيَ - اَلَيْكَ تَوَصُّر طَاعَتِ بِر - دَوْنِ اَصْبَرِ صَبْرَتِ بِر - تَبِصْرِ اَصْبَرِ صَبْرَتِ  
بِر - بِرِجْسِ نَعْمَةً صَبْرَتَيْنِ طَاعَتِ بِرِ نَعْمَةً كَا اَلْ كُو اَللهُ تَعَالَى تِنِ تَسْ دَرَجَةٍ قِيَامَتِ كِ  
دِنِ هَرِ دَرَجَةٍ كِ دَرِمَانِ اِنَا فَاصِلُهُ جَنَادِ مِيَانِ اِيْمَانِ اَوْرِزِمِنِ كِ هِيَ - اَوْرِجِسِ نَعْمَتِ بِرِ  
بَنِي كِيَا عَا كَرِجَا اَللهُ تَعَالَى اُسْ كُو قِيَامَتِ كِ دِنِ جِهَنَّمَ دَرَجَةٍ هَرِ دَرَجَةٍ مِثْنِ فَاصِلُهُ اَسْمَانِ  
اَوْرِزِمِنِ كَا - اَوْرِجِسِ نَعْمَتِ بِرِ صَبْرَتِ كِيَا عَنَانِيَّتِ فَرَاوَسِ كَا حَقِ تَعَالَى اُسْ كُو تَوَسُّعِ  
دَرَجَةٍ هَرِ دَرَجَةٍ مِثْنِ فَاصِلُهُ عَرَضِ اَوْرِخَاكِ كَا - اَوْرِجِسِ نَعْمَتِ بِرِ اُسْ كَا دَوْنَاهُ

### الباب الثالث عشر في ذكر خروج الروح من البدن

وَفِي الْخَبَرِ إِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِي النَّزْعِ وَحَلَسَ لِسَانُهُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَرْبَعُ مَلَائِكَةٍ يَقُولُ الْأَوَّلُ  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِأَرْزَاقِكَ طَلَبْتُ فِي الْأَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ مِنْ  
رِزْقِكَ لَقَمَةً فَدَخَلْتُ السَّاعَةَ ثُمَّ يَدْخُلُ الثَّانِي يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِشُرْبِكَ  
مِنَ الْمَاءِ وَغَيْرِهِ طَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ مِنْهُ شَيْئًا فَرَجَعْتُ السَّاعَةَ ثُمَّ يَدْخُلُ  
الثَّالِثُ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِإِفْصَاكِ طَلَبْتُ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ  
نَفْسًا وَاحِدَةً مِّنَ الْفَاسِكِ ثُمَّ يَدْخُلُ الرَّابِعُ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِإِمْلَاكِ  
وَأَعْمَالِكَ طَلَبْتُ فِي الْأَرْضِ شَرْقًا وَغَرْبًا فَمَا وَجَدْتُ لَكَ سَاعَةً ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَخْبَرُ الْكَلِمِ  
الْكَاتِبِينَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَنَا مُوَكَّلٌ بِشَانِكَ فَبَرِّجْ عَصِيْفَةَ سُودَاءٍ مِعْرُوضٍ عَلَيْهِ  
يَقُولُ الظُّرَابِيُّ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَسِيلُ عَرْقُهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَنَا وَشِمَالَنَا خَوْفًا مِّنْ قَرَارَةِ الْعَصِيْفَةِ  
فَيَعْمَدُ الْمَلَكُ فَيَسْتَحْضِئُهُ عَلَى الْوَسَادَةِ ثُمَّ يَعْبُدُ الْمَلِكُ فَيَدْخُلُ الْمَلِكُ الْمَوْتِ عَنْ يَمِينِهِ  
بِمَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَعَنْ يَسَارِهِ بِمَلَائِكَةِ الْعَذَابِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُجَدِّبُ الرُّوحَ جَذْبًا وَمِنْهُمْ



مَنْ يَزْعُمُ نَزْعًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْشُرُ لَشَطًا فَإِذَا بَلَغَ الْحُلُقُودَ تَحْمِلُنَّ ذِيَابَ أَخَذَهُ مَلَكَ الْمَوْتِ  
فَإِذَا كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ يُودَى إِلَى مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاةِ  
يُودَى إِلَى مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ فَيَأْخُذُ الْمَلَائِكَةُ الرُّوحَ فَيُخْرِجُ بِهَا وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الصَّعَادَةِ يَقُولُ اللَّهُ أَرْجِعُوا إِلَى بَلْعِهِ حَتَّى يَنْظُرَ مَا يَكُونُ مِنْ جَسَدِهِ ثُمَّ يَهْبِطُ الْمَلَائِكَةُ  
وَالرُّوحَ مَعَهُمْ فَيَضَعُونَهُ وَسَطَ الدَّارِ فَيَنْظُرُ مَنْ يَخْرُجُ عَلَيْهِ وَهُوَ حَاطِقُ الْكَلَامِ ثُمَّ  
تَسْتَعِمُّ الْجَنَّةُ إِلَى قَبْرِهِ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَازٍ بِأَرْوَاحِ إِلَى جَسَدِهِ وَخَلَفَ الدَّوَاءَ فِيهِ  
تیرھوان باب بدن سے روح نکلنے کے بیان میں

ضمین آیا ہے کہ جب کسی بندے پر حالت نزع کی طاری ہوتی ہے اور اُس کی زبان  
بند ہو جاتی ہے تب آتے ہیں اُس کے پاس چار فرشتے اولُن مین سے کتاب ہے  
السلام علیک مین متعین ہون تیری روزی پر مین نے مشرق سے مغرب تک تمام تلاش کیا پر  
تیری روزی کا ایک نواں بھی نہ ملا اب مین تیرے نزدیک آیا۔ دوسرا آتا ہے اور کتاب ہے  
السلام علیک مین متعین ہون تیرے پانی وغیرہ پر تمام دنیا مین ڈھونڈھا مگر ایک قطرہ بھی  
تیرے حصے کا نہ پایا اب مین پھر آیا۔ پھر تیسرا اگر بولتا ہے السلام علیک مین متعین  
ہون تیرے دم مین پر مین نے مشرق و مغرب تک تلاش کیا پر تیرے لیے ایک دم بھی پایا  
پھر چوتھا فرشتہ آتا ہے اور بولتا ہے مین متعین ہون تیری عمر اور تیرے اعمال پر مین نے  
سارے جہان مین پورب سے کچھ تک ڈھونڈھا لیکن ایک ساعت بھی نہ پائی۔ بعد ان  
چاروں کے ایک فرشتہ کراما کا بتیکن مین سے آتا ہے اور کتاب ہے السلام علیک ہم متعین  
ہیں تیرے افعال پہ پچھ نکالتا ہے ایک کالاصحیفہ اور سامنے رکھ کر بولتا ہے اسے دیکھ  
تب اُسوقت اُسکا پسینا بہنے لگتا ہے اور صحیفہ کے پڑھنے کے خوف سے وہ ہنسنے لگتا  
دیکھتا ہے پس وہ فرشتہ تکیہ لگا کر ٹٹھا دیتا ہے اور آپ دو چلا جاتا ہے۔ بعد اس کے  
حاضر ہوتا ہے ملک الموت اُسکے داہنے فرشتے رحمت کے اور بائیں فرشتے عذاب

کے بعضے انہیں سے برتری روح بیکتا ہے اور بعضے بزور اور بعضے بخوشی۔ پھر جب روح حلق  
 آتے ہیں پھر پختی بہ تب ملک الموت اسکو پکڑتا ہے۔ بعد اُس کے اگر وہ نیک بخت ہو تو بلائے  
 جاتے ہیں فرشتے رحمت کے۔ اور اگر بد بخت ہے تو پکارے جاتے ہیں فرشتے عذاب  
 کے پھر لیتے ہیں ملائکہ روح کو اور اُسے اوپر چڑھاتے ہیں۔ پس اگر وہ نیک بخت ہے تو  
 زمانا ہے حق سبحانہ تعالیٰ پھر دوسرے بدن کی طرف تاکر سب حال اپنے تن کا دیکھے بعد اُس کے  
 فرشتے روح کو ساتھ لیے ہوئے اُترتے ہیں اور زینح گھر میں رکھ دیتے ہیں تب اپنے  
 بیگانے کو دیکھتا ہے مگر طاقت بات کرنے کی نہیں رکھتا۔ پھر وہ فرشتے پیچھے پیچھے جنازے  
 کے قبر تک جاتے ہیں اور احد عزوجل پھر روح کو قالب میں ڈال دیتا ہے اور اختلاف  
 یکساں ہے راویوں نے اس میں فقال بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ الرُّوحُ فِي جَسَدٍ كَمَا كَانَ فِي  
 حَيَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَبَعْضُهُمْ يَكُونُ السُّؤَالُ لِلرُّوحِ دُونَ الْجَسَدِ وَ  
 قَالَ بَعْضُهُمْ يُدْخَلُ الرُّوحُ فِي جَسَدٍ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ الْآخَرُونَ يَكُونُ الرُّوحُ بَيْنَ  
 جَسَدَيْهِ وَكَفَنِهِ وَفِي كُلِّ ذَلِكَ قَدْ جَاءَتْ الْأَنْبَاءُ وَالشَّيْخُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ  
 الْقَبْدُ الْأَكْبَرُ فِي الْقَبْرِ وَلَا يَشْتَكِلُ بِكَيْفِيَّتِهِ بَعْضٌ نَعْلَمُ أَنَّهُ دَالٌ دَمِي جَاتِي بِهِ رُوحُ بَدَنِ  
 مَيِّتٍ بِدَسْتِ حَالَتِ حَيَاتِ كَيْفَ دُنْيَا مَيِّتٍ أَوْ بَطْحَايَا جَاتَا بِرُوحِ سَوَالٍ كَيْفَ جَاتَا بِهِ۔ اور  
 بعض نے کہا کہ سوال روح سے ہوتا ہے نہ بدن سے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسے گی  
 روح بدن میں سینے تک۔ اور دوسرے کہتے ہیں کہ رہتی ہے روح درمیان بدن اور کفن  
 کے۔ اور ہر ایک روایت پر احادیث وارد ہیں۔ مگر علما کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ بندہ عذاب  
 قبر کی تصدیق کرے اور اُس کی کیفیت کا خیال کرے قَالَ الْفَوْضِيُّ عَنْ أَرَادَ أَنْ  
 يَلْمُؤُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَعَلِيهِ أَنْ يَلْزِمَ بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ وَيُجْتَنَبُ عَنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ  
 أَمَّا الْأَرْبَعَةُ الَّتِي يَلْزِمُهَا فَحِفْظُ الصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةُ وَتُرُوعَةُ الْقُرْآنِ وَكَثْرَةُ السُّبُحِ  
 فَإِنَّ لَوْدَةَ الْأَشْيَاءِ قُفِّي فِي الْقَبْرِ وَتَوَسَّعَ حَامِلُ الْأَرْبَعَةِ الَّتِي يُجْتَنَبُ عَنْهَا الْكَلْبُ

دَٰخِيَانَةُ وَالتَّمِيمَةُ وَالْبَوْلُ کہلہ فیقہ نے جو شخص عذاب قبر سے بجات چاہے وہ چار چیزیں  
 کو اختیار کرے۔ اور چار سے پرہیز کرے۔ اول چار یہ ہیں کہ حفاظت نماز کی اور صدقہ اور  
 تلاوت کلام مجید کی اور کثرت تسبیح کی کیونکہ یہ چار چیزیں قبر کو روشن اور وسیع کرتی ہیں اور  
 دس چار کہ جن سے پرہیز لازم ہے جو ٹ اور تخیانت اور جلی اور پیشاب قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّيْكُمْ اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنْهُ ثُمَّ يَهْبِطُ الْمَلَائِكَةُ الْفَلِيظَانِ  
 يَخْرُجَانِ الْكَافِرَ بَيْنَهُمَا دَهْمًا مَثَرُ وَكَبِيرٌ يَقِفُ رَأًهُ فَيَقُولَانِ مَنْ ذَاكَ وَمَنْ لِيَاكَ  
 وَمَا دِيْنُكَ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَلِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّيْكُمْ وَدِيْنِي  
 الْإِسْلَامُ وَيَقْبَلِي الْكَعْبَةَ وَيَأْمُرِي الْقُرْآنَ فَيَقُولَانِ لَهُ كُفِّرْ الْغُرُوسَ وَيَفْتَحَا لَهُ  
 كُفَّةً عِنْدَ رَأْسِهِ يَنْفَخُ مِنْهَا رِيحًا مَزِيدًا وَمَقْرَرَةً فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُعْرَجَانِ مَعَهُ لَوْحٌ وَيُجْعَلُ  
 الْوُحُوشُ فِي قَنَادِيلٍ مَعْلُوقَةٍ بِالْعُرَشِ فَرَمَا بِنِي صَلَّيْكُمْ نے پاک صاف رہو بول سے کیونکہ سارا عذاب  
 قبر اسی سے ہے۔ پھر اترتے ہیں دو فرشتے فرما جو کھودتے ہیں زمین کو اپنے پنجوں سے  
 دونوں منکر و نکیر ہیں پس اُسے بیٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون اور تیرا نبی کون اور تیرا  
 دین کیا ہے اگر وہ نیک ہی تو جواب دیتا ہے اللہ تعالیٰ میرا رب اور محمد صلعم میرے نبی اور اسلام  
 میرا دین اور کعبہ میرا قبلہ اور قرآن شریف میرا ہام ہے۔ تب وہ دونوں اُس سے کہتے ہیں  
 کہ تو سورہ جس طرح سے دلن سوتی ہے اور کھول دیتے ہیں اُس کے سر کے پاس ایک  
 درجہ کہ اُس سے دیکھتا ہے اپنا مقام جنت میں۔ بعد اُس کے اوپر لیجاتے ہیں روح کو  
 اور رکھ دیتے ہیں قندیلوں میں جو ہلکتی ہیں عرش پر۔ دُرُوبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ تَأْتِي  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْكُمْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيَّ الْخُرُجُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مِنَ الدُّنْيَا وَآكَاءِ الْآرِيدِ  
 اعْمُرْهُ لَا أَقْبَضُ مِنْهُ سَيِّئَاتٍ عَمَلَهُ لِيُسْقِمَ فِي جَسَدِهِ أَوْضِئِي فِي مَبْعِثَتِهِ أَوْ لِيَا مَبْعِثَتِهِ  
 عَمَّ ذَرَانِ بَقِي عَلَيْكَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ شَيْءٌ شَدَدْتُ عَلَيْكَ عَذَابَ الْكُوفَةِ حَتَّىٰ يُلَاقِيَنِي وَلَا سَيِّئَةً  
 عَلَيْهِ وَعِزَّتِي وَجَلَّالِي لَا أُخْرِجُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مِنَ الدُّنْيَا وَآكَاءِ الْآرِيدِ أَنْ لَا أَعْمُرَ لَهُ

اَلَا وَفِيَّهِ لَیْسَ حَسَنَةً عَلَیْكَ یَعْقِدُ فِی جَسَدِهِ وَفَرَحٌ یُقَدِّمُكَ وَوَسْعَتُهُ فِی رِزْقِهِ فَلَا تَبْخُلْ  
 حَسَنَاتِهِ سَمِیًّا تَصَوَّنْتَ عَلَیْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ لِّیْلَتَانِی الْوَاحِسَةُ كَذَلِكَ رَوَايَتُ مِنْ ابْنِ سُرَیجٍ  
 سے کہا انہو نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ میں نہیں کا تا کسی چیز  
 کو اپنے بندوں میں سے دنیا سے در حالیکہ میں اُسے بخشا چاہتا ہوں مگر قبض کر تا ہوں اُسے  
 بڑے عملوں کو سبب بیماری بدن یا تنگی معاش یا پوچھے غم کے۔ اور اگر اُس کے  
 گناہوں سے کچھ باقی رہ جاتا ہے تو مرنے کے وقت اُس پر شدت ڈالتا ہوں یہاں تک کہ  
 گناہ سے پاک ہو کر میرے دیدار سے مستغنی ہو تا ہے۔ قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور جلال  
 کی کہ نہ نکالتا ہوں میں کسی بندے کو اپنے بندوں سے دنیا سے در حالیکہ میں ارادہ اُسے  
 بخشنے کا نہیں رکھتا مگر پورا کرتا ہوں مقابلہ میں ہر ایک عمل نیک اُس کی صحت بدن  
 میں اور فرحت طبیعت میں اور وسعت روزی میں پھر اگر اُس کی نیکیوں سے کچھ باقی  
 رہتا ہے تو آسان کر دیتا ہوں اُس کی موت کے وقت یہاں تک کہ بدون نیکی کے  
 میری ملاقات کرتا ہے قَالَ اَلَا سَوَدُ كُنَّا اَنَا وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اِذَا سَقَطَ فُطَاكُ  
 عَلَى اِنْسَانٍ اَفْضَلُ كَوْنِهَا لَكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْتٍ  
 يُشْتَكَ شَوْكُهُ اَوْ رَفَمَ رِجْلُهُ اِلَّا بِحَسَنَةٍ وَحُطَّ بِهَا سَيِّئَةٌ وَكَذَلِكَ اَلْخَيْرُ فِی الْبَدَنِ  
 لَا یُصِیْبُهُ الْمَرَضُ وَكَذَلِكَ مَا لَیْكَ اَلْیُسْبُیْءُ الْخَوَّارِ بِكَ كَمَا هُوَ اَبَدٌ اَوْ مَرْتَمٍ اَوْ مَرْتَمٍ  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے باپ کے کہ ناگاہ گر پڑا خیمہ کسی آدمی پر اور رب کے سبب  
 پڑے تب فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلعم سے کہ کوئی مومن ایسا  
 نہیں کہ گرے اُسے کاٹا مگر در حالیکہ اُسٹھا یا جاتا ہے اُس کی طرف ایک حسنہ اور گرا یا  
 ہے اُس سے ایک سیہ اور بھی کھا گیا ہے کہ نہیں خیر ہے اُس بدن میں جسکو مرض لاحق  
 نہ ہوا اور نہ اُس مال میں جسے حادثہ نہ پہونچا ہو۔ قَرِیْبُ الْخَمْرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَوْتِ  
 اِذَا كَانَ فِی اَفْطَاةٍ مِنَ الدُّنْیَا وَاقْبَالِهِ اِلَى الْآخِرَةِ یَنْزِلُ عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

تَبَيَّنَ الْوَجْهَ وَكَانَ وَجْهُهُمُ كَالشَّمْسِ وَمَعَهُ الْفَنَانُ مِنَ الْخَبَرِ وَفِيهِمْ عَمَلٌ  
 حَسْبُهَا خَيْرٌ فِيهِمْ سَوْنَهُ وَبُورِ سَوْنَهُ مَكِّي الْبَصَرِ قَمِيحِي مَلِكُ السُّوْمَةِ فِيهِمْ عَمَلٌ  
 رَاسِمٌ يَقُولُ أَهْرَجِي أَنْيَا النَّفْسُ الْمَطِينُ إِلَى سَفَرِهِ اللَّهُ تَعَالَى وَرِضْوَانُهُ فِيهِمْ عَمَلٌ  
 مِنْ نَفْسِهِ كَمَا يَسْتَلِ الْنَظَرُ مِنَ السَّمَاءِ يَا نِيَاخُذْ وَلِيَا وَلِيْعَمْرُونَ فِي أَيْدِيهِمْ وَيَدُ رَجْوَةٍ  
 فِي تِلْكَ الْأَكْفَانِ يَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيحُ كَالسَّيْلِ فَيَقُولُونَ هَذَا رُوحُ فَلَانٍ فَلَا يَدْرُونَ رَأَى  
 بِأَحْسَنِ أَسْمَاءِهِ الَّتِي كَانَ يُدْعَى بِهَا وَإِذَا انْتَهَوْا إِلَى السَّمَاءِ فَتَبَيَّنَ لَهُ الْأَبْوَابُ السَّمَاءِ  
 التَّابِعَةِ وَتَبَيَّنَتْ مَلَائِكَةُ مَنْ كُلِّ سَّمَاءٍ حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيُنَادِي  
 مُنَادٍ مِنَ الْعَرْشِ مَنْ قَبْلِي اللَّهُ تَعَالَى أَكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَرَدُّهُ إِلَى  
 الْأَرْضِ أَوْ خَيْرٍ مِنْ وَارِدِهِ بَنِي صَلِيمٍ سَبَّحَ هَلْ كُنْ مِنْ جِبْ دِنَا سَ الْكَ هُوَ كَر  
 آخِرَتِ كِي طَرَفِ مَتَوَجِّهٍ هُوَ تَابِ تَبِ اُتْرَ تَ هِن اُس كَ يَاسِ فَرِشَتَ آسَمَانِ سَ  
 كُورِ سَ جِهَرِ سَ وَاسِ هِن كَاجِهَرِ آفَتَابِ كِي طَرَحِ رُوشَنِ هَ - اُور اُن كَ سَاخِ كَفَنِ  
 هُوَ تَابِ لَفَنُونِ سَ جَنَّتِ كَ اُور خُشْبُونِي هُوتِي هَ خُشْبُونِ سَ سَهْتِ كِي -  
 پَسِ بَٹِيحَاتِ هِن اُس كُو اُور وَسْعَتِ دِيتِ هِن دِرَازِي گَاهِ كِي - بَعْدِ اُس كَ آتَا هَ  
 مَلِكِ الْمَوْتِ اُور اُس كَ قَبْرِ كَ نَزْدِيكِ بَٹِيحَا هَ اُور كِتَابِ هَ اِي نَفْسِ مَظْمُونِ اِلَهِ تَعَالَى  
 كِي مَغْفَرَتِ كِي طَرَفِ مَحَلِ - تَبِ وَهُ نَكَلَا هَ اُور پَانِي كَ قَطْرِ سَ كِي طَرَحِ بَهْتَا هَ - پِچَرِ كِرِ طَے  
 هِن اُس كُو اُور اُس كَ اُور اُس كَ لِكِرِ اُس كَفَنِ مِینِ لَپِٹِے هِن جِسِ سَ بُو شَكِ كِي آتی هَ -  
 اُور كَٹِے هِن يَہ فِلَاسِے كِي رُوحِ هَ اُور مِینِ يَادِ كَرِ تَے اُس كُو مَرِ سَاخِ بَهْتَرِ مِینِ اُسْ لَمِ  
 كَ كَ بَكَ رَا جَانَا سَاجَا دُنْيَا مِینِ - اُور جِبِ آسَمَانِ مِینِ پُورِ نِجَتِے هِن تَبِ كُورِے جَالِے  
 هِن دُرُوزِے بَا تُونِ آسَمَانِ كَ اُور ہر ايكِ آسَمَانِ كَ فَرِشَتَے اُس كَ پِچھے  
 چَلِے هِن يِهَانِ تَكُ كَ سَا تُونِ آسَمَانِ مِینِ پُورِ نِجَتِے هِن - تَبِ نَدَا كَرِ تَابِ هَ اِي كِ مَادِي  
 عَرْشِ سَ اِلَهِ تَعَالَى كِي جَانِبِ سَ كَ لَكُھُو اُس كِي كِتَابِ عِلْمِ مِینِ اُور پِچھِرِ دُورِ اُسَے مِینِ

مِنْ طَرَفٍ كَأَنَّ اللَّهَ سَبَّحَ عَنْهَا حُلَمًا لَهُ وَفِيهَا لَعِيدٌ لَهُ وَمِنْهَا لَحْرٌ حُلَمٌ تَارَةً أُخْرَى فَيُرَدُّونَ  
 رُوحَهُ إِلَى جَسَدِهِمْ فَيَأْتِيهِمْ مِنْكَانٌ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ إِلَى الْأَخِيرِ ثُمَّ يُسْأَلَانِهِمَا مَا تَقُولُ لِهَذَا  
 الرَّجُلِ الَّذِي يَنْتَبِهُ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ أَمْسَتْ بِهِ وَهَذِهِ  
 فَيُنَادِي مِنْ مَلَكٍ مِنَ السَّمَاءِ مَدَقَ عَبْدِي فَأَقْرُسُوا لَهُ كُرْسِيًا مِنَ الْجَنَّةِ وَاقْتَحُوا لَهُ بَابًا  
 مِنَ الْجَنَّةِ فَرَمَا يَأْتِيهِ حَقُّ سَجْدَةٍ تَقَالِي لَمْ تَكُنْ مِنْ سَعِيدِ أَكْبَابِهِمْ نَكَلُوا أَوْ سَجَرُوا أَوْ مَرَّ بِحَيْرٍ وَوَمَكَ  
 أَوْ بِحَيْرٍ دُوبَارَهُ أَوْ سَعِيدِ نَكَلُونُ كَالْإِسْطِ بِحَيْرٍ دَسِيَّتِهِمْ أَسْ كِي رُوحٌ كُوبِنُ كِي طَرَفٍ -  
 تَبِ آتَنِي هِنِ دُورِ شَيْئَةٍ أَوْ بِوَجْهِ هِنِ مِنْ رَبِّكَ آخِرُ تَكِ بِحَيْرٍ سَوَالِ كَرْتَنِي كِي تَحْفِضُ رُوحَهُ  
 مِينَ بَسُوثٍ هُوَ هِنِ أَسْ كِي شَانِ مِينَ تُو كِيَا كِتَابِهِ - وَهُ بُولَسَا هِنِ يَرْسُولُ خَدَاهِنِ قُرْآنِ حَمِيدِ  
 اِنِ بِرَأْتَرِ هِنِ هَمِ أَمِيرِ اِيَانِ لَانِي أَوْرَانِ كِي تَصْدِيقِ كِي - تَبِ اِيَكِ فَرَشَتِ السَّمَاءِ  
 كِيَا رَتَا هِنِ كِيَا هِنِ بِنْدِي نَبِي اس كِي لِي بِحَيْرٍ نَابِشَتِ كِيَا بِحَيْرٍ دُورِ دُورِ  
 جَنَّتِ كِيَا كِهُولِ دُورِ كَالِ الرَّأْوِي فَيَأْتِيهِمْ مِنْ رَحْمَتِهِمْ وَفِيهِمْ كِيَا كِيَا قِيَمَةُ مَدِي  
 لَعِيدِهِ ثُمَّ يَأْتِيهِمْ رَجُلٌ أَحْسَنُ الثِّيَابِ وَأَطْيَبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ لَهُ الْبَشِيرُ بِالَّذِي بَشَّرَكَ رَبُّكَ  
 يَقُولُ مَنْ أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ مَا كَرَأَيْتُ فِي الدُّنْيَا أَحْسَنَ مِنْكَ يَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ النَّصَائِرُ  
 فَإِنْ كَانَ الْكَافِرُ الْفَاجِرُ إِذَا احْتَضَرَ الْوَيْتَ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ  
 لِيَأْسَ الْعَذَابِ فَيَجْلِسُونَ بِعِيدًا مِنْهُ مَدَى بَصَرِهِ حَتَّى يَكُونَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَيَجْلِسُ  
 عِنْدَ رَأْسِهِ وَيَسْجُرُ رُوحَهُ مِنْ بَدَنِهِ كَمَا يَسْجُرُ النَّفْسُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُورِ  
 إِذَا خَرَجَ لَعَنَهُ كُلُّ شَيْءٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَسَمِعَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصْعَدُ  
 إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُعَلَّقُ فَيُنَادِي مِنْ قَبْلِ اللَّهِ تَعَالَى رُدُّوهُ إِلَى مَقْعَدِهِمْ فَيُرَدُّ إِلَى قَبْرِهِ  
 فَيَكْتَبُ مَسْكُورًا وَبِكَبِيرٍ يَأْهُولُ مَا يَكُونُ مِنَ الْأَهْوَالِ أَهْوَالُهُمَا كَالرَّعْدِ الْكَاسِفِ وَ  
 الْبَصَارِ هُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ ثُمَّ تَقَامُ الْأَرْضُ بِأَسْيَابِهِمَا فَيَجْلِسَانِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ  
 يَقُولُ لَا أَدْرِي فَيُنَادِي مِنَ هَلْوَ الْفَرَانِ لِيَقْرَأَ بِأَلْفِ مَقْعَةٍ مِنَ الْحَدِيدِ

لَوْ أَجَلْتُمْ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا لَمْ يَمُتُوا هَاسِتُغْلُ لَهَا قِيَرُ فَيُخَيِّفُهُ حَتَّى يَخْتَلِفَ أَصْلُهَا  
 ثُمَّ يَأْتِيهِ رَجُلٌ فِيهِمُ الْوَجْهَ مَبْنُوعٍ الرَّحْمَةُ يَقُولُ جِزَاكَ اللَّهُ شَرُّهُ لَكُمْ مَا عَمِلْتُمْ لَكُمْ  
 بَطِيئًا عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ سَرِيعًا فِي مَعْصِيَتِهِ يَقُولُ مَنْ أَنْتَ مَا أَنْتَ فِي الدُّنْيَا أَتَسْكُو  
 مِنْكَ يَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْحَبِيبُ ثُمَّ يَقَعُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَى مَقْعَدٍ وَمِنْ النَّارِ  
 فَكَارِئًا لَدَيْكَ حَتَّى يَمُوتَ السَّاعَةَ كَمَا هِيَ رَاوِي نَعَمْ جَنَّتْ كِي آتِي لَكُنِّي هِيَ هِيَ  
 خوشبو اور ایک دروازہ اُس کی قبر سے مد نظر تک کھل جاتا ہے پھر آتا ہے اُس کے پاس  
 شخص لطیف کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور کہتا ہوں کہ خوش ہو خوشخبری دی تجھ پر  
 رب نے۔ پس وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے رحم کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ میں نے دنیا  
 میں تجھ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہ دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میں تیرا اہل نیک  
 ہوں۔ اور کا فر بدکار ہو تو جب اُس کی موت آتی ہے تب ترے ہیں فرشتے عذاب کے  
 آسمان سے لباس عذاب کا اپنے ساتھ لے ہوئے اور اُس سے دور بیٹھے ہیں پھر آتا ہے  
 ملک الموت اور اُس کے سر پر بٹھے اور اُس کی روح بدن سے نکالتا ہے جیسا  
 کہ دھندیا دھننے ہوئے لپٹم سے ریشہ نکالتا ہے۔ اور جب نکلتی ہے روح جب اُس کو لٹکت  
 کرتی ہے جتنی حیرت کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور سواجن دانش کے سب  
 اُس کو سنتے ہیں۔ بعد اُس کے چڑھتی ہے وہ روح فلک اول پر اور وہ بت کیا جاتا ہے  
 اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا آتی ہے کہ بھیر دوا سے اُس کی قبر کی طرف۔ یہ بھیڑی  
 جاتی ہے۔ پھر آتے ہیں بنکروں کی بڑی ٹہیب صورت کے ساتھ آواز اُن دونوں کی مثل  
 رعد کی اور آنکھیں اُن کی بجلی کی طرح کھولتے ہیں زمین کو اپنے دانتوں سے بیٹھتے ہیں  
 اُس کے پاس اور پوچھتے ہیں کون ہے رب تیرا وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا شب قبر کی طرف  
 سے ندا آتی ہے کہ مارین اُس کو لوہے کے گدر سے کہ اگر تمام خلق جمع ہو سرکانہ کے اُس کو  
 اور شعلہ نکالتا ہے اُس کی قبر سے اور گور اُس کی تنگ ہوتی ہے کہ پسلیان اُس کی رادھر کی



اور ہر اور آدمی کی ادھر گس جاتی ہیں۔ بعد اسکے آتا ہے ایک شخص بے صورت بد بو اور کتا ہے  
جزا دے تجھے اسد تعالیٰ بڑی۔ قسم خدا کی تو نے کوئی عمل نہ کیا مگر یہی کہ طاعت میں دیری  
اور گناہ میں جلدی کی۔ تب پوچھتا ہے تو کون ہے تجھ اب صورت میں کے دنیا میں  
کسی کو نہ دیکھا وہ کتاب ہے کہ میں میرا عمل بدیوں پھر کھولتا ہے اس کے لیے دروازہ جہنم  
کا اور وہ دیکھتا ہے اپنا مقام نار میں ہمیشہ قیامت تک اسی حالت میں رہتا ہے  
وَفِي الشَّجَرِ يَجْلسُ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهٖ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالْكَافِرُ اَرْبَعِينَ يَوْمًا قَالَ النَّبِيُّ صَلِّمْ  
مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْحُجَّةِ اَوْ يَوْمِ الْاَضْحَا اِنَّهُ لَتَعَالَى مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اور خبر میں آیا ہے  
کہ بیستہ ماہ مؤمن اپنی قبر میں سات روز اور کافر چالیس روز۔ اور فرمایا ہے نبی صلعم نے  
کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو مرے اسکو عذاب قبر سے نجات دیتا ہر  
وَعَنْ أَبِي اسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اِذَا تَوَفَّى الرَّجُلُ وَوَضَعُوْهُ فِي قَبْرِهٖ رَجَعَتْ مَلَائِكَةُ  
عِنْدَ رَاسِهِ وَعَنْ يَدَيْهِ وَوَضَعُوْهُ صَرِيحًا وَاحِدَةً يَدُهَا فَوْقَ رَاسِهِ وَتُحِيطُ بِرُءُوسِهِ وَتُحِيطُ بِرُءُوسِهِ  
وَالْأُخْرَى الرُّكْبَانِ اِنَّهُ يَدْعُوْهُمَا قَالَا مَسْتَوِيَا فَصَلِّ صَلَاةَ صَبِيٍّ  
مَّا بَيْنَ الْحَاظَيْنِ اِلَّا اَنْ يَنْتَبِهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ لَمْ تَعْلَمُوْا اَنْ هَلَاوْكُمْ تَعَذُّبُنِي اَنَا  
اَقِمُّ الصَّلَاةَ وَادْفِنِي الرُّكْبَانِ وَاصْبِرْ بِشَهْرِ رَمَضَانَ كُنَّا وَكُنَّا فَقَالَ اَعَزَّ بِكَ  
يَا نَارُ مَرَرْتُ يَوْمًا بِمَطْلُوْرٍ وَهُوَ يُسَيِّغُ فِيكَ كُلَّ نَعْتَةٍ وَصَلَّيْتُ يَوْمًا وَكُلَّمَا  
مَسَّنِيْهُ مِنْ بَوْلِكَ فَبَاكَ بِهَذَا الْخَبَرِ اَنَّ نَصْرَةَ الْمَطْلُوْرِ وَاجِبٌ اور روایت ہے  
ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے کہ جب مرے کوئی آدمی اور رکھا جاتا ہے اپنی قبر میں تب  
آتا ہے ایک فرشتہ اور بیٹھتا ہے اس کے سر کے پاس۔ اور عذاب کرتا ہے اس کو اور  
ماتا ہے ہتھوڑے سے کہ تمام بدن اسکا جو رہو جاتا ہے۔ اور قبر سے آگ بھڑکنی ہو پھر کہا جاتا  
ہے اس کو اٹھ حکم سے خدا کے پس جب وہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے تو ایسا نعل بجاتا ہے کہ سوجھن  
دس ساری خلقت مشرق و مغرب کی سنتی ہے۔ پھر کتاب ہے تو میرے ساتھ یہ فعل



خیزد الکتبہ مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا اٹھو نہ کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس وقت رکھی جاتی ہے میت قبر میں اور ڈالی جاتی ہے اس پر خاک تو اس کے اہل اور اولاد اکتی ہے ہاتے میرے والدہ ہاتے میرے سید۔ ہاتے میرے شریف۔ پس کتاب ہے ملک الموت آیا تو سننا ہے یہ کیا کہتے ہیں وہ بولتا ہے ہاں۔ تب پوچھتا ہے کیا تو سید تھا تو شریف تھا۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایک بندہ ہوں لیکن یہ لوگ ایسا کہتے ہیں۔ پھر کہتا ہے کاش میں سید اور شریف نہ ہوتا۔ اور جب سب چپ ہوتے ہیں تب قبر تنگ ہوتی ہے یہاں تک کہ پسلیاں اس کی ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پس وہ میت قبر میں پکارتی ہی ہاتے میری ہڈیوں کا ٹوٹنا۔ ہاتے میری خواری کا ہونا۔ ہاتے میری ندرت کا آنا۔ ہاتے سوال کا سخت ہونا۔ یہاں تک کہ آتی ہے رات جمعے کی اس رات رجب کے مہینے سے تب فرماتا کہ حق تعالیٰ اسے میرے ملائکہ تم گواہ رہو میں نے اس بندے کے گناہوں کو بخش دیا اور اس کی خطاؤں کو مٹا دیا کیونکہ اسے شب جمعہ کو سیدارمی کی ہے

**الباب الرابع عشر فی ذکر ملائکہ فی القبر قبل منکر و نکیر**  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوَّلِ مَا يَكُونُ فِي الْقَبْرِ عَلَى النَّفْسِ قَبْلَ الْمُنْكَرِ وَالنَّكِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ الْإِسْلَامِ يَكُونُ مَعَكَ عَلَيْهِ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ وَنَكِيرٌ تَلَاكُ وَجْهَهُ كَالشَّمْسِ إِسْمُهُ رُفَّاءٌ يَدْخُلُ فَيَقْبِضُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ اكْتُبْ فَاكْتُبْتَ مِنْ حَسَنَةٍ وَمِنْ سَيِّئَةٍ فَيَقْبُولُ أَيْنَ قُلُوبُ قُلُوبِ أَيْنَ قُلُوبُ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوبُكَ تَكُونُ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ وَنَكِيرٌ تَلَاكُ وَجْهَهُ كَالشَّمْسِ إِسْمُهُ رُفَّاءٌ يَدْخُلُ فَيَقْبِضُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ اكْتُبْ فَاكْتُبْتَ مِنْ حَسَنَةٍ وَمِنْ سَيِّئَةٍ فَيَقْبُولُ أَيْنَ قُلُوبُ قُلُوبِ أَيْنَ قُلُوبُ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوبُكَ تَكُونُ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ وَنَكِيرٌ تَلَاكُ وَجْهَهُ كَالشَّمْسِ إِسْمُهُ رُفَّاءٌ يَدْخُلُ فَيَقْبِضُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ اكْتُبْ فَاكْتُبْتَ مِنْ حَسَنَةٍ وَمِنْ سَيِّئَةٍ فَيَقْبُولُ أَيْنَ قُلُوبُ قُلُوبِ أَيْنَ قُلُوبُ

مَا اسْتَجِيبَتْ مِنْ خَالِفِكَ فِي الدُّنْيَا وَتَسْلِيحِي الْوَجْهِي ثُمَّ مَرَّ بِالْعَمُودِ وَخَصَرَهُ فَيَقُولُ  
الْعَبْدُ اِنْ فَعَلْتُ مَا عَنِي حَتَّى الْبُيُوتِ فَيَكْتَبُ جَمِيعَ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ ثُمَّ يَأْمُرُ أَنْ يُطَوَّيَهُ وَيَكْتُمَهُ  
فَيُطَوَّى فَيَقُولُ يَا سَيِّدِي اخْتِمْهُ وَكُنْ بِمَعْنَى خَاتَمِهِ فَيَقُولُ الْمَلَكُ اخْتُمُوهُ بِطَبَقِ

وَيَعْلَمُ فِي عُنُقِهِ إِلَى يَوْمِ الْحِسَابِ

چودھوان باب ذکر سن اس فرشتے کے جو قبل منکر نکیر کے قبر میں آتا ہے

روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون فرشتہ  
قبل منکر نکیر کے میت کے پاس گور میں آتا ہے۔ آپ نے فرمایا رمان نام ایک فرشتہ جس کا چہرہ  
آفتاب کا ساروشن ہے وہ قبر میں آتا ہے اور میت کو بٹھا کر کتاب ہے لکھ اپنے اعمال نیک و بد۔  
تب دو کتاب ہے کس سے لکھوں کمان میرا قلم کمان کاغذ کمان میری دوات اور کمان سیاہی۔  
پھر وہ فرشتہ بولتا ہے تجھ کو تیرا سیاہی ہے اور انکلیان تیری قلم ہیں تب بت کہتی ہے کس  
میں لکھوں کاغذ کمان۔ تب وہ اس کے کفن سے ایک ٹکڑا لکڑا اچھا لڑکھو دیتا ہے کہ یہی کاغذ  
تیرا ہے اسی پر اپنے اعمال نیک و بد دنیا میں تو نے کیا ہے لکھ۔ تب لکھتا ہے پھر جب  
برائیوں کے پاس پہنچتا ہے تب شرماتا ہے۔ پس فرشتہ پوچھتا ہے کیوں نہیں لکھتا ہے  
کتاب ہے مجھے شرم آتی ہے۔ بولتا ہے فرشتہ اے خطا کار دنیا میں اپنے خالق سے شرم  
نہ کی اب ہے شرم کرتا ہے۔ یہ لکھ کر گڑا اٹھاتا ہے اور اس کو مارتا ہے تب کتاب ہے  
وہ بندہ گڑا اٹھائے تو میں لکھوں پس لکھتا ہے سب نیک و بد۔ پھر حکم کرتا ہے فرشتہ  
کہ اسے لپیٹ کر مہر کر دے وہ لپیٹ کر پوچھتا ہے کس چیز سے مہر کروں میرے پاس نہیں  
ہے تب وہ کتاب ہے اپنے ناخن سے مہر کر بعد اس کے وہ جھینٹہ اعمال اس کی گردن میں  
باندھ دیتا ہے۔ لَمَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَكُلُّ الْإِنْسَانِ لِرَبِّهِ طَائِرَةٌ فِي عُنُقِهِ ثُمَّ يَسْتَلِ  
بِعَدَدِ الْمَلِكِ مُنْكَرٌ وَكَلِيمٌ فَكَذَلِكَ أَرَادَ الْعَاقِبِي كِتَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمْرُهُ أَمْرُهُ بَشَرًا  
بِالْقُرْآنِ فَيَقْرَأُ حَسْبَكَ وَرَادَّ أَبْكَمَ سَيِّئَاتِهِ سَلَّتْ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَا تَقْرَأُ تَعْبُورُ

سَمِيعٍ مُنِمْ يَا رَبِّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَا اسْتَحْيَيْتَ مَتَى فِي الدُّنْيَا وَالْآلَانِ سَمِيعٍ مُنِمْ  
الْعَبْدُ وَكَمْ يَنْتَعِ الذَّكَرُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى خُذْهُ وَفَعَلُوا كَمَا احْبَبْتُمْ صَلَوَاتُ الْاَلَايَةِ

چنانچه فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ جسے ہر شخص کے پرندے یعنی صحیفہ اعمال کو اس کی گردن  
میں لازم کر دیا ہے۔ پھر بعد اسکے آتے ہیں منکر و نکیر۔ اور جب دیکھیں گانہ گار اپنے لکھے کوئی  
کہ دن اور اسد تعالیٰ اس کے پرستے کا حکم کرے گا تب حسات کو تو پڑے گا لیکن سیات کے  
نزدیک جب پہنچے گا تب چپ ہو جائیگا۔ تو اسد پاک سبحانہ فرمے گا پڑھنا کیون نہیں۔

کے کا میرے رب میں تجھ سے غرمانا ہوں۔ پھر فرماوے گا دنیا میں مجھ سے شرم نہ کی تھی اب  
حیا کرتا ہے تب وہ بندہ نادم ہوگا اور وندامت کچھ مفید نہ ہوگی۔ پس فرماوے گا جل جلالہ  
رجل شانہ بکبر و اسے اور طوق پہناؤ بعد اس کے جہنم میں داخل کر دو آخر آیت تک

الباب الخامس فی ذکر جواب سوال منکر و نکیر فی القدر

وَفِي الْخُبْرَةِ رَدًّا وَضِيعَ الْقِيَمِ فِي الْقَدْرِ اَنَّا كُنَّا مَلَائِكَةً اَسْوَدَانِ اَزْزَقَانِ مَضَوْنَا نَهْمًا

كَانَ عِلْمُ الْفَاصِيفِ وَالْبَصَارِ هَمَّا كَالْيَدِ فِي الْخَالِفِ يُحَرِّقَانِ الْكَرْمَ يَأْتِيَا بِهِمَا

فِي آتِيَانِ مِنْ قَبْلِ نَرَسَهُمْ يَقُولُ صَلَواتُهُ لَا تَأْتِيَانِ مِنْ قَبْلِي وَكَانَتْ رَبِّ صَلَوةٌ صَلَّى

فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَذَرًا مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ تَدْرِيَانِ مِنْ قَبْلِ رَجُلِهِمْ يَقُولَانِ لَا تَأْتِيَانِ

مِنْ قَبْلِي فَقَدْ كَانَ يُشْغَى إِلَى الْجَمَاسَةِ حَذَرًا مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَيَأْتِيَانِ مِنْ قَبْلِ يَمِينِهِ

مَقُولُ الصَّدَقَةُ لَا تَأْتِيَانِ مِنْ قَبْلِي فَقَدْ كَانَ يَقْصِدُ حَذَرًا مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ

فَيَأْتِيَانِ مِنْ قَبْلِ يَسَارِهِ يَقُولُ صَوْمُهُ لَا تَأْتِيَانِ مِنْ قَبْلِي فَقَدْ كَانَ يَصُومُ وَ

يَجُوعُ وَيَعْطَشُ حَذَرًا مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَيَقُولُ كَلْنَا كَلْمًا يَقُولَانِ مَا يَقُولُ فِي هَذِهِ صَلَوةٌ

يَقُولُ اَسْمَدُ اَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولَانِ حَسْبَتْ مُؤْمِنًا وَمَتَّ مُؤْمِنًا كَمَا احْكَمَتْ فِي

سَوَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمَّا طَعْنَتْ فِي اَدَمَ حَيْثُ قَالُوا اجْعَلْ فِيهَا مِنْ

نَفْسٍ فِيهَا الْاَيَةُ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اِنِّي اَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ فَبَعَثَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ

إِلَى أَقْبَرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلْيَسْلَامُ عَلَيْهِمْ فَيَا مَرْهُمًا اللَّهُ أَنْ يَشْهَدَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَلَائِكَةِ بِمَا سَبَّحُوا  
مِنْ عِبَادِهِ لَا تَأْكُلُ الشُّهُورَ اثْنَانِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَظًا يَا مَلَكُ عَلَيَّ أَخَذْتُ رُوحَهُ  
وَتَرَكْتُ مَالَهُ فِي يَدِ غَيْرِهِ وَرُوحَهُ فِي جَحْرِ غَيْرِهِ وَجَارِيَتَهُ فِي مِلْكِ غَيْرِهِ وَمَتَاعَهُ  
لِغَيْرِهِ فَيُسَالُ فِي بَطْنِ الْأَرْضِ فَلَمْ يَجِبْ عَنْ أَحَدٍ إِلَّا حَتَّى يَقُولَ اللَّهُ رَبِّي وَفَحَمْدُ

نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دُرِّي

پندرہ صوال پاپ جو اب میں منکر و نکیر کے قبر میں

خبر میں آیا ہے کہ جب میت قبر میں رکھی جاتی ہے تب آتے ہیں دو فرشتے کالے نیلی  
آنکھوں والے آذان کی رعہ کی طرح آنکھیں انکی برق کی سی کھودتے زمین اپنے  
دانتوں سے پہلے وہ دونوں اسکے سر کی طرف آتے ہیں تب نماز کشتی ہی سہی ہر دست  
آؤ کیونکہ اس شخص نے بہت سی نمازیں رات و دن کی اس مقام کے ڈر سے پڑھی ہیں۔  
تب آتے ہیں دونوں پائون کی جانب۔ وہ کہتے ہیں۔ ادھر مت آؤ یہ شخص اسی مقام  
کے ڈر سے مجھے اور جماعت میں حاضر ہوا ہے۔ پھر آتے ہیں دانتے ہاتھ کی طرف۔ تب  
صدقہ بولتا ہے مت آؤ اسنے بہت سی خیر کی ہے۔ آخر بائیں ہاتھ کی جانب گزرتے ہیں  
تب روزہ اگر مانع ہوتا ہے کہ اُس نے بہت صوم کیے ہیں بھوکا پیاسا رہا ہے اسی مقام  
کے خوف سے۔ بعد اُس کے میت کو جگاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو محمد صلعم کے حق میں  
کیا کہتا ہے وہ بولتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ بیشک رسول خدا کے ہیں تب وہ کہتے  
ہیں تو جیسا مومن اور مرآتوسن۔ اور حکمت اُس سوال میں یہ ہے کہ جب فرشتوں نے آدم  
کی شان میں طعن کیا تھا کہ یا امد تو ایسا شخص پیدا کرے گا جو دنیا میں فساد کرے تب اس  
تعالیٰ نے اُنکے قول کو رد کیا اور فرمایا ہم خوب جانتے ہیں جو تم نہیں جانتے ہو اسی سبب  
بھیجتا ہے امد تعالیٰ دو فرشتوں کو قبر میں تاکہ وہ پوچھیں بعد اسکے حکم دیتا ہے اُنکو کہ فرشتوں  
کے نزدیک گواہی دین جو یہاں قبر میں میت سے سنیں کیونکہ کم گواہوں کے (میں)

بچہ کے کا حق بجاہ تعالیٰ اسے میرے ملائکہ میں نے اسکی مرض کو کیا اور اسکی مال کو غیر کے لیے  
اور اسکی جو رو کو دوسرے کی گود میں اور اس کی لونڈی کو غیر کی ملک میں اور اسکی شاع کو  
دوسرے کے ہاتھ میں چھوڑ دیا سوال کیا جاتا ہے زمین میں تو نہیں جواب دیتا مگر مجھ سے  
پس کتاب ہے اور رب میرا اور محمد نبی میرا سلام دین میرا ہے

## الباب السادس عشر فی ذکر کراماتہ کا تبیین

رَوَى أَنَّ كُلَّ إِنْسَانٍ مَعَهُ مَكَانٌ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ يَكْتُبُ الْحَسَنَاتِ مِنْ  
غَيْرِ شَهَادَةٍ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ يَكْتُبُ السَّيِّئَاتِ وَلَا يَكْتَبُهَا إِلَّا إِشْمَاكًا مَسَاجِيرَ وَ  
لَا تَفْعَلُ فَاحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ وَإِنْ مَتَى فَاحَدُهُمَا عَنْ  
خَلْفِهِ وَالْآخَرُ عَنْ أَمَامِهِ وَإِنْ نَامَ فَاحَدُهُمَا خَلْفَ رَأْسِهِ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِهِ وَ  
فِي رِجْلَيْهِ خَمْسَةُ أَمْلاَحٍ مَكَانَ الْيَمِينِ وَمَكَانَ الشَّامِ وَمَكَانَ الْيُسَارِ قَدْ فِي  
وَقْتُ مِنَ الْأَوْقَاتِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ  
يَحْفَظُونَهُ مِنَ الْأَمْرِ وَالْإِنْسِ وَالشَّيَاطِينِ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى الْأَمْلاَحُ بِالْمُعَقِّبَاتِ  
مِثْلُكُمُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَيُقَالُ مَكَانَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَكْتَبَانِ الْأَعْمَالُ مِنَ حَيْرٍ وَشَرٍّ  
فَأَمَّا أَيْسَانُهُ وَدَوَانُهُمَا حَلَقَةٌ وَمِثْلُهَا رَقِيقَةٌ وَعَمِيَّتُهُمَا فَوَادَةٌ يَكْتَبَانِ

أَعْمَالَهُ الْإِسْلَامِيَّةَ

## سولہواں باب ذکر میں کراماتہ کا تبیین کے

مروی ہے کہ ہر ایک انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک داہنی طرف اور دوسری  
نیکیاں اسکی بدوں گواہی کے اور دوسرا بائیں جانب کو وہ لکھتا ہے برائیاں اپنے اسکی  
کی گواہی سے۔ اور بیٹھنے کے وقت ایک داہنے دوسرا بائیں اور چلنے کے وقت  
ایک آگے دوسرا پیچھے۔ اور سونے کے وقت ایک سر کے نزدیک دوسرا پاؤں کے پاس  
رہتا ہے۔ اور دوسری روایت میں پانچ فرشتے دو رات کے لیے اور دو دن کے واسطے اور



ایک کوئی وقت اس سے الگ نہیں ہو سکتا۔ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ واسطے بندے کے فرشتے  
 آگے اور پیچھے تین تین کہ حکم سے ہر ایک سجاد کے نگہبانی کرتے ہیں اس کی جن انسان  
 اور شیطانوں سے مراد فرشتوں سے فرشتے شب و روز کے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فرشتے  
 دونوں شانوں کے درمیان ہیں کہ وہ اعمال نیک اور بد سے لکھتے ہیں قلم انھما کی  
 زبان اور دو انتہاؤں کی اس کے حلق اور سیاہی ان کی اس کا حق اور کا غدا ان کے اول اس کا  
 لکھتے ہیں اعمال اس کا موت تک رُوحی عن شہی صمد ان صاحب الیمین امیر علیہ السلام  
 الشَّامِلُ فَإِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً وَارَادَ صَاحِبُهُ أَنْ يَكْتُبَهَا قَالَهُ صَاحِبُ الْيَمِينِ أَمْسَلْتُ  
 قَلَمَكَ سَلِمَ سَاعَتِ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَكَ يَكْتُبُ عَلَيْهِ سَيِّئًا وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرْ اللَّهُ لَكَ  
 سَيِّئَةً وَاحِدَةً وَإِذَا قُضِيَ رُوحُ الْعَبْدِ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ يَارَبِّ وَكَلَّمْنَا بِعَبْدِكَ  
 لِيَكْتُبَ عَلَيْهِ وَقَدْ خُصَّتْ رُوحُ عَبْدِكَ فَأَذِنَ لَكَ أَنْ تَصْعَدَ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى  
 لَهَا السَّمَاءُ مَمْلُوءَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِيَسْمَعُنَّ وَيَهْلِلُوا نَحْنُ لَمْ يَقُولِ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بَعِثْنِي وَ  
 جَلَّالِي قَوْمًا فَسَجَّأَ عَلَى قَبْرِ عَبْدِي وَكَبَّرَ وَهَلَّلَا وَاسْتَبَاحَا ذَلِكَ الثَّوَابُ لِعَبْدِي حَتَّى  
 الْبُحْتُ مِنْ قَبْرِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَرَامًا كَاتِبِينَ يَكْتُبُونَ سَبَّاحَهُ كَرَامًا كَاتِبِينَ  
 لَا تَهْمُ أَذَلُّوْا حَسَنَةً يَصْعَدُونَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ وَيُسَلِّمُونَ  
 عَلَى ذَلِكَ وَيَقُولُونَ إِنَّ عَبْدَكَ فَلَكَ عَمَلٌ لَكَ حَسَنَةٌ لَكَ كَذَا وَإِذَا الْكُفُورُ  
 مِنْ عَبْدٍ سَيِّئَةً يَصْعَدُونَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ مَعَ النِّعَمِ وَالْحَرَمِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا كَرَامًا  
 كَاتِبِينَ مَا قَعَلَ عَبْدِي فَيَكْتُبَانِ حَتَّى يَسْأَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَالِيَا فَيَقُولُونَ إِلَهِي أَنْتَ  
 سَأَلْنَا أَمْرًا عِبَادَكَ أَنْ نُسَلِّمَ وَأَعْيُوهُمْ فَانْهَمُ يَقُولُونَ كُلُّ يَوْمٍ كَيْفَاكَ وَنَحْمَدُكَ  
 لِعَبْدِكَ أَسْمِعْهُمْ قَانَتْ عَلَامَةُ الْغُيُوبِ فَلِهَذَا يُسَمُّونَ كَرَامًا كَاتِبِينَ رُوِيَ  
 کی گئی ہے بنی صلم سے کہ داہنے طرف کا فرشتہ حاکم ہے بائیں جانب والے پر پس جب بندہ  
 کوئی عمل بد کرتا ہے اور بائیں طرف والا چاہتا ہے کہ اسے لکھے تب داہنی طرف والا اس کو

کتاب ہے کہ روک لے اپنا قلم سات ساعت کے لیے پھر اگر اس نے توبہ کی تو نہ لکھا کچھ اور اگر توبہ نہ کی تو وہ ایک برائی لکھ لی اور جب روح اُس کی قبض کی گئی اور قبر میں رکھا گیا تب کہتے ہیں دونوں فرشتے اسے رب تو نے ہم کو اپنے بندے کا عمل لکھنے کے لیے وکیل گردانا اور اُس کی روح تو نے قبض کی اب حکم دے کہ اوپر لیجاوین اُسے آسمان تک۔ تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے فرشتوں سے کہ سب کے سب میری تسبیح اور تہلیل کرتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے تم ہے بزرگی کی میری اور جلال میرے کی کہ تم دونوں کھڑے ہو اور تسبیح کرو میرے بندے کی قبر پر اور تکبیر پڑھو اور لا الہ الا اللہ پڑھو تم دونوں اور اُس کا ثواب میرے بندے کے حق میں لکھو جب تک میں اُسے قبر سے اٹھاؤں۔ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ کراما کا تبیین جانتے ہیں انکو کراما کا تبیین اس لیے کہتے ہیں کہ جب یہ کسی بندے کی نیکی لکھ کر آسمان میں لیجاتے ہیں۔ تب جناب باری میں پیش کرتے ہیں اور آپ اُس پر گو اہی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یا اللہ تیرے فلا نے بندے نے ایسے ایسے عمل کیے ہیں۔ اور جب کسی کی بُرائی لکھ کر لیجاتے ہیں ساتھ غم و اندوہ کے تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کراما کا تبیین میرے بندے نے کیا کیا تب یہ چپ رہ جاتے ہیں یہاں تک کہ حق سبحانہ جل شانہ دوسری تیسری بار پوچھتا ہے۔ پھر کہتے ہیں یا اللہ تو ستا رہے اور اپنے بندوں کو عیب چھپانے کے لیے حکم کیا ہے وہ پڑھتے ہیں تیری کتاب ہے ہر روز اور ہمیشہ تیری حمد کرتے ہیں اب تو اُن کے عیبوں کو چھپا اس لیے کہ تو خیب دان ہے پس اسی سبب سے اُن کا نام کراما کا تبیین ہوا ہے۔

البَابُ السَّابِعُ عَشْرُ فِي ذِكْرِ الرُّوحِ بَعْدَ خُرُوجِ كَيْفِيَّاتِي إِلَى الْقَبْرِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ الرُّوحُ مِنْ جَسَدِي بَيْنِي أَدَمٌ وَمَضَتْ تِلْكَ أَهْلِي يَقُولُ الرُّوحُ  
يَا رَبِّ ائْتِنِي حَتَّى أَقْضِيَ وَالنَّظَرَ إِلَى جَسَدِي الَّذِي كُنْتُ مَعَهَا مَا خَذَ اللَّهُ تَعَالَى  
لَهُ أَنْ يَجِيءَ إِلَى قَبْرِهِ وَيَنْظُرَ مِنْ بَيْتٍ وَقَدْ سَالَ الْمَاءُ مِنْ مَخْرَجِهِ وَمِنْ فِيهِ

رَبِّیْکَ بِکَآءُ طَوَّیْلًا یَقُوْلُ یَا جَسَدِ الْمَسْکِیْنِ یَقُوْلُ یَا حَبِیْبِیْ هَلْ تَذْکُرُ اَبَکَ  
حَیَاتِکَ فِیْ هَذَا الْمَنْزِلِ وَمَعَاةُ الْوَحْشَةِ وَالْمَلَکَةِ وَالنَّعْمَةِ وَالْکَرَمَةِ وَالْحَرَمِ وَالْمَدَنِ  
تَدْرِیْ فِیْ مَاذَا اَمَدَتْ خَمْسَةُ اَیَّامٍ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اَتَدْنِیْ یَا لِنَظَرِ اِلَیْ جَسَدِیْ فِیْ اَمَدِ  
اللّٰهِ فِیْ اَمَلِیْ اِلَیْ قَدْرِیْ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعْدِیْ وَقَدْ سَالَ الدَّمُ مِنْ مَخْرَجِیْ وَفِیْهِ وَجَرِیْ  
مِنْ اَذَنِیْهِ جَدِیْدٌ وَفِیْهِ فِیْکَیْ بِکَآءُ طَوَّیْلًا وَیَقُوْلُ یَا جَسَدِ الْمَسْکِیْنِ اَتَذْکُرُ اَبَکَ  
حَیَاتِکَ فِیْ هَذَا الْمَنْزِلِ النِّعَمَ وَالْکَرَمَ وَالْبَهْمَةَ وَالْزَّیْلَ نَا وَالتَّحَارِبَ الْکَلْبَ الْبَدِیْنَ  
کُوهَکَ وَمَرَقَتْ جَسَدُکَ وَاَعْصَاءُکَ تَدْرِیْ فِیْ مَاذَا کَانَتْ سَبْعَةُ اَیَّامٍ یَقُوْلُ یَا رَبِّ  
اَتَدْنِیْ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْ جَسَدِیْ فِیْ مَاذَا اَتَدْنِیْ اِلَیْ قَدْرِیْ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعْدِیْ  
وَقَدْ رَفَعَ فِیْهِ دُودُ فِیْکَیْ بِکَآءُ شَدِیْدًا وَیَقُوْلُ اَتَذْکُرُ اَبَکَ حَیَاتِکَ اَیْنَ اَوَّلُکَ  
وَایْنَ اَقْدَبُکَ وَعَشِیْرُکَ وَدَارُکَ وَعِفَارُکَ وَایْنَ اِخْوَانُکَ وَاصِدْقَاؤُکَ  
وَرَفَقَاؤُکَ وَجَارُکَ الَّذِیْ کَانُوْا یَحْمِلُوْنَکَ فِیْ حَارِکَ اَیُّوْمَ یَبْکُوْنَ عَلَیْکَ  
سترھوان باب ذکر میں روح کے بعد نکلنے کے کہ کیونکر آتی ہے قبر میں  
فرمایا ہے بنی سلم نے کہ جب نکلی روح تن سے بنی آدم کی اور گزرتے ہیں تین دن تو کہتی ہے  
ارواح اسے رب میرے حکم دے ہم کو کہ جلیں اور جس بدن میں ہم تھے اسے وہیں تب  
حکم دیتا ہے اسد تعالیٰ اور وہ آتی ہے اپنی قبر میں اور دور سے دیکھتی ہے کہ وہ دونوں بخشوں  
اور سینہ سے پانی بہ رہا ہے تب چلا کر روتی ہے اور کہتی ہے اسے میرے مسکین بدن آگے  
اے میرے پیارے اس منزل اور مقام وحشت اور بلا اور غم اور سختی اور حزن اور ندامت میں  
زندگی کے ایام بھی یاد ہیں یا نہیں یہ لکھ چلی جاتی رہے۔ پھر جب پانچ روز گزرتے ہیں  
تب کہتی ہے اے رب اجازت دے تاکہ اپنے جسم کو جا کر دیکھوں پھر اجازت لیکر آتی  
ہے اور دور سے دیکھتی ہے کہ اس کے تختوں اور منہ سے خون اور کان سے زرد پانی اور  
پسپ بہہ رہی ہے تب ڈاڑھ مار کر روتی ہے۔ اور کہتی ہے اسے میرے جسم مسکین ایام حیات

کے اس تمام غم و رنج اور کیر و ون اور سانپ بچوؤں میں کچھ یاد ہے یا نہیں۔ کیڑے تیرا گھومتے  
 کھا گئے اور حیرت اور سارے بدن چھٹ کر جدا جدا ہو گیا۔ یہ کمار چلی جاتی ہے۔ پھر جب  
 سات دن گزرتے ہیں تو کہتی ہے اسے میرے رب اذن دے مجھ کو کہ میں اپنا بدلہ لیوں  
 تب اذن ہوتا ہے اور اگر دور سے اپنی گور کو دیکھتی ہے کہ تمام تر میں کیڑے بڑ گئے ہیں  
 تب بہت روتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ میں میرے پیارے جسم زندگی کے دن بھی کچھ یاد نہیں  
 کہان تیری اولاد کہان تیرے اقربا اور خویشاوند کہان مگر کہان زمین و زراعت  
 کہان بھائی کہان دوست اور رفیق اور مہمایہ آج روتے ہیں تجھ پر و روتی عنی بی ہمدرد  
 رَضِ رَحْمَاتِ السُّورِ بِكَ وَرَدُّوْا رُوحَهُ حَوْلَ دَارِ مَمْنُوْرٍ فَيَنْطَرُوْنَ مَا خَلَقَهُ مِنْ  
 مَّالٍ كَيْفَ يَفْقَهُمْ وَكَيْفَ يَكُوْنُ دُكُوْدُهُ فَاِذَا قُمْتُ شَرُّ رَدَّ اِلَى حَقِيْقَتِهِ فَيَدُوْرُ حَوْلَ  
 قَابِ حَوْكٍ وَيَنْطَرُ مِنْ يَدِ عُوْكِهِ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ وَاِذَا تَلَّتْ سَنَّهُ رَفَعَتْ رُوحَهُ اِلَى حَيْثُ يُمْكِنُ  
 اَلَا رَوَّاحُ اِلَى يَوْمِ نَفْسٍ فِي الصُّوْرِ فَكَانَ اللّٰهُ تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوْحُ الْاَبِيْهُ يَقْبَلُ الرُّوْحَ  
 فِيْهَا الرَّحْمَةُ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا قُرِئَ الرُّوْحُ بِالْفَتْحِ وَالْقَمَمُ مَعَالَا تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ  
 وَهُمْ الرُّوْحُ وَالرَّيْحَانُ اور روایت کی گئی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جس وقت مرتا ہے کوئی  
 مومن تو گھومتی ہے روح اُس کے گرد مکان کے ایک مینے تک پھر دیکھتی ہے اپنے مال متروکہ کو کہ  
 کس طرح دارنوں میں بٹتا ہے اور کہ پھر اس کے دین ادا کیے جاتے ہیں۔ جب مینا پورا ہوا  
 تو پھر آتی ہے گور کی طرف اور گرد گھومتی ہے ایک برس تک در دیکھا کرتی ہے تو نگو  
 دعا کرتا ہے اور کون اُس پر غم کھاتا ہے۔ اور برس تمام ہونے کے بعد اُٹھائی جاتی ہے وہ روح  
 وہاں جہاں سب ارواح مجتمع رہتی ہیں صور جھکنے کے دن تک فرمایا ہے حق سبحانہ جل جلالہ  
 کہ اُترتے ہیں فرشتے اور روح کہتے ہیں کہ مراد روح سے اس آیت میں رحمت ہے  
 مومنوں پر چنانچہ یہ لفظ بالفتح اور بالضم دونوں پڑھا گیا ہے معنی یہ ہے کہ اُترتے ہیں ملائکہ  
 در حالیکہ ساتھ اُن کے روح و ریحان ہے۔ وَ يَقَالُ الرُّوْحُ مَلَكٌ عَظِيْمٌ تَنْزِلُ تَحْتَ سَاقِ

الْمَوْتِينَ كَمَا هَال فِيهِ وَقَبْلِ الرُّوحِ يَحِلُّ فِي جَمِيعِ الْمَيِّتَانِ لَا تَأْتِي أَمْوَاتٍ فِي جَمِيعِ الْمَيِّتِينَ  
 يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى قَدْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ أَوَّلِ مَرَّةٍ اور بعضے کہتے ہیں روح ایک  
 فرشتہ عظیم ہے کہ اترتا ہے ہونٹوں کی حرمت کے لیے گویا اس میں جلوں کر گیا ہے۔ اور  
 بھی کہتے ہیں کہ روح سرایت کرتی ہے سارے بدن میں کیونکہ موت حلول کرتی ہے تمام  
 جسم میں چنانچہ قول آئی اس پر دال ہے تو کہہ دے اور جتا دے اسے محمد رسول صغیر ان مکرر  
 کو بلا دے گا ان سری ہریوں کو وہی قادر حکیم جس نے انہیں پہلے عدم سے عالم وجود میں بوجہ  
 کیا فَإِنَّ قَوْلَ مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالرُّوَانِ كُنَّا هُمَا وَاحِدًا لَكِنَّ الرُّوحَ يَذْهَبُ وَرُوحِي  
 وَالْبَدَنُ لَا يَذْهَبُ كَذَا الرُّوَانُ يَذْهَبُ وَرُوحِي وَالرُّوحُ لَا يَذْهَبُ ثُمَّ مَوْقِفُ الرُّوحِ فِي الْجَسَدِ  
 عِلْمٌ مُعَيَّنٌ وَمَوْضِعُ الرُّوَانِ بَيْنَ الْحَاجِبِينَ فَإِذَا زَالَ الرُّوحُ كَاتَ الْعَبْدُ كَاتُهَا وَ  
 إِذَا زَالَ الرُّوَانُ نِيَامٌ وَكَمَا أَنَّ الْمَاءَ إِذَا صَبَّ فِي الْقُصْعَةِ وَوُضِعَ فِي الْبَيْتِ وَوُضِعَ  
 النَّفْسُ عَلَيْهِمَا دَسَّعَا عَنْهَا فِي السَّفْهِ يَذْهَبُ وَلَمْ يَذْهَبْ الْقُصْعَةُ مِنْ مَوْضِعِهَا كَذَلِكَ  
 الرُّوحُ مُسَكَّنَةٌ فِي الْبَدَنِ دَسَّعَا عَنْهَا فِي الْعَرْشِ وَهُوَ الرُّوَانُ فَيَرِيهِ الرَّؤْيَا فِي الْمَلَائِكَةِ  
 ثُمَّ إِذَا نَامَ الْعَبْدُ خَرَجَ الرُّوحُ مِنْ أَنْفِهِ وَصَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَيُؤَبِّدُ بِنَاكَةِ النَّفْسِ  
 فِيهِ مُنَادِمَةٌ بِهَرَا كَمَا جَاءَ كَيْفَ هِيَ رُوحٌ اور روان میں تو ہم کہیں گے دونوں ایک  
 ہی ہیں لیکن روح جاتی اور آتی ہے اور بدن نہیں ہوتا اسی طرح روان جاتا اور  
 آتا ہے اور روح نہیں ہوتی ہے بعد اس کے مقام روح کا بدن میں غیر معین ہے اور مقام روان  
 کا دونوں ابرو میں ہے۔ پس جب زائل ہوتی ہے روح تو مر جاتا ہے بندہ بیشک۔ اور  
 جب زائل ہو جاتا ہے روان تب سو جاتا ہے جس طرح سے ڈھال جاوے پانی پیاسے زمین  
 اور رکھا جاوے وہ پیالہ مکان کے اندر اور آفتاب اُس پر پڑے اور شمع اُس کی چھیت  
 میں ہتی ہے مگر یہ کہ اپنے مقام سے نہیں ہلتا اس طرح مسکن روح کا بدن میں اور شمع  
 اُس کی عرش میں ہے اور وہی روان ہے پس دیکھتا ہے خواب عالم ملکوت میں۔ پھر جب بوتا

ہے بندہ مت نکلتی ہے روح اُس کی تاک سے اور جاتی ہے آسمان میں اور ناسی نفس کی  
 ہوتی ہے خدمت میں فَإِنْ قَبِلَ لَوْ كَانَ رُوحُ الْمُرِّ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَتَوَبُّ نِبَاةً  
 النَّفْسِ فِي الْحَيَاةِ قَدْ رُوحُ الْكَافِرِ أَيْنَ يَكُونُ قِيلَ رُوحُ الْكَافِرِ أَيْنَ يَصْعَدُ إِلَّا أَنَّهُ يَلْقَاهُ  
 الشَّيَاطِينُ فَيَكُونُ مَعَ الشَّيَاطِينِ بِحَرِّ الْكَوْثَى كَمَا أَنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ كَمَا أَنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ كَمَا أَنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ  
 ناسی نفس کی ہوتی ہے خدمت میں تو روح کافر کی کہاں رہتی ہے تو کہا جائیگا کہ روح کافر  
 کی بھی جاتی ہے آسمان میں مگر لعنت کرے اللہ علیہا شیاطین اور وہ رہتی ہے شیطانوں میں  
 فَإِنْ قِيلَ لَوْ دَخَلَ الرُّوحُ كَانَ يَنْتَفِي أَنْ لَا يَنْفَسَ قِيلَ مِنْ وَجْهِ أَحَدِهِمَا قَالُوا أَيْ  
 الرُّوحُ مِنْهُ وَلَكِنَّهُ يَنْتَفِي فِيهِ الْحَيَوَةُ وَالنَّفْسُ لَا تَهْمَا لَيْسَ بِرُوحٍ إِلَّا تَرَى مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ  
 إِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الرُّوحُ أَرْبَعَةٌ لِلْإِنْسَانِ وَالْجَنِّ وَالْمَلَائِكَةِ وَالشَّيَاطِينِ وَلِلسَّامِوِيِّينَ  
 نَفْسٌ وَحَيَوَةٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ التَّيْمِزِيِّ الرُّوحُ رُوحَانِ رُوحٌ بِهِ الْحَيَوَةُ وَالنَّفْسُ وَرُوحٌ  
 بِهِ الْحَرَكَةُ فَإِذَا نَامَ الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الرُّوحُ الَّذِي بِهِ الْحَرَكَةُ وَلَكِنْ كَيْفَ يَخْرُجُ  
 الرُّوحُ الَّذِي بِهِ الْحَيَوَةُ وَالنَّفْسُ وَأَمَّا مَسْكُنُ الرُّوحِ بَعْدَ الْقَبْضِ فَقَدْ قِيلَ مَسْكُنُهُ  
 الصُّورُ فِيهِ تَقْبَلُ بِكُلِّ حَيَوَانٍ يَخْلُقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ فَهَذَا  
 مُتَعَمِّدًا وَإِنْ كَانَ مُتَعَمِّدًا بِأَفْهَمَكَ مُتَعَمِّدًا بِأَفْهَمَكَ مُتَعَمِّدًا بِأَفْهَمَكَ مُتَعَمِّدًا بِأَفْهَمَكَ  
 لازم ہے کہ انسان تنفس نہ کرے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہی وجہوں سے۔ ایک یہ کہ کہا ہی  
 راویوں نے روح جاتی ہے لیکن نفس اور حیات باقی رہتی ہے کیونکہ یہ دونوں روح  
 نہیں ہیں۔ آیا نہیں دیکھتا ہے کہ روہیت کی ہے عبد اسد بن عباس نے کہ روح چار  
 ہیں انسان اور جن اور ملائک اور شیاطین کے لیے اور سب کے لیے نفس اور حیات  
 اور کہا ہے محمد بن ترمذی نے کہ روح دو ہیں۔ ایک روح ایسی ہے کہ اس کے  
 نفس اور حیات ہے اور دوسری روح ایسی ہے کہ اس کے سبب سے حرکت ہے پھر جب  
 سوتا ہے انسان تو نکلتی ہے اُس سے وہ روح جس سے حرکت ہے نہ وہ روح جس سے

حیات اور نش ہے۔ لیکن مسکن روح کا بعد قبض کے بعضوں نے کہا اور ہے جس میں  
سورج ہیں ساتھ شمار کل حیوان کے جو پیدا ہونگے قیامت تک اگر اسالیس بیان  
ہے تو دہائی اسالیس ہے اور اگر بیان سختی ہے تو دہائی بھی سختی دیکھا اِنَّ اَرْوَاحَ  
الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ حَوَاصِلِ طَيْرٍ اخْضَرٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَرْوَاحُ الْكَافِرِيْنَ فِيْ حَوَاصِلِ طَيْرٍ اَسْوَدٍ  
فِي النَّارِ اور بعض کہتے ہیں کہ ارواح مومنوں کی سبز چڑیوں کے پوٹے ہیں مہرگی  
بہشت میں۔ اور ارواح کافروں کی سیاہ چڑیوں کے پوٹے ہیں زمین کے نار میں  
وَيُقَالُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْهَا مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ  
يَا اَعْزَازُ وَاَلَا كُورًا كَيْتَا دِيْمَا دِيْمًا مِنْ قَبْلِ اللَّهِ تَعَالَى الْكَبِيرِ هَا فِي عَلَيَيْنِ شَمْسٌ  
وَدُفُوعًا اِلَى الْاَرْضِ فَيُرَدُّ رُوحُهُ فِيْ جَسَدٍ وَفِيْهِ لَهْ دَابَّ الْحَيَّةِ فَيَنْظُرُ اِلَى مَوْضِعِهِ  
مِنْهَا حَتَّى يَقُومَ السَّاعَةُ وَاِنَّ اَرْوَاحَ الْكَافِرِيْنَ اِذَا قُبِضَتْ رَفَعَتْهَا مَلَائِكَةُ  
الْعَذَابِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُعَلِّقُ اَبْوَابُهَا وَيُؤَمَّرُ رُوحَهَا اِلَى مَشْبَعٍ زَيْجِقُ قَهْرُهُ  
يَعْمَلُ لَهْ دَابَّ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَى مَقْعَدِهِ مِنْهَا حَتَّى يَقُومَ السَّاعَةُ وَهَذَا اَبْيَلُ قَوْلِهِ  
صَلِّعَلِمْ اَللّٰهُمَّ يَسْمَعُونَ قَرْعَ بَعَا لَكُمْ وَاِنَّهَا مِتْعَةٌ مِنْ كَلَامِ اَوَّلِ بَعْضِ اَرْوَاحِ  
مؤمنوں کی جس وقت قبض کیجاتی ہیں تو ملائکہ رحمت کے آسمان اُٹھائے جاتے ہیں جو آسمان  
آسمان پر ساتھ اعزاز و اکرام کے۔ پس وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تراہتی ہے کہ لکھو اسکو  
علین بن بھر پیر و زمین میں تب روح آتی ہے تن میں۔ اور طہور ہوتا ہے اس کے لیے  
رد و ازہ جنت کا اسی سے اپنے مقام کو بہشت میں دیکھا کرتی ہے جب تک قیامت قائم ہو۔ اور  
بح کافروں کی جب قبض کیجاتی ہے اُٹھائے جاتے ہیں ملائکہ عذاب کے پہلے آسمان پر  
رد و ازہ بند کرتے ہیں اور اس کو گور کی جانب پھیر دیتے ہیں اور اس کی قبر تیار کر دیتے  
ہیں اور رد و ازہ جہنم کا اس کے لیے کھولتے ہیں جب تک قیامت قائم ہو اس پر مسکن کو  
نہ میں دیکھا کرے اور اسی پر دال ہے قول نبی علیہ السلام کا کہ وہ سننے میں آواز نہ دے گی

جو یوں کی گریبان میں کئی سئل عن بعض العلماء عن معادن الارواح بعد الموت  
 قال ان ارواح الانبياء عليهم السلام في حبة عدس تكون في الكبد مؤنساً ونباتاً  
 حامدة ساجدة لربہ وارواح الشهداء في الفردوس الاعلى في وسط الجنة في  
 حواصل طير اخضر يطير في الجنة دياكل حيث يشاء ثم ياولى الى تناديل معلقة بالعرش  
 وارواح اعداء المسلمين في حواصل عصافير الجنة عند جبال البستان الى يوم القيام  
 وارواح اعداء الكافرين والشركين يدور في الجنة ليس لهم ما وى الى يوم القيام  
 ثم يجند موت المؤمنين وارواح المؤمنين الذين عليهم ديون ومطالمة معلقة  
 بالهواء كما يذهب الى الجنة ولا الى السماء حتى يودي عنه الدين والمظالم و  
 ارواح الفساق من المسلمين المصيرين بعد رب في القبر ثم الجسد وارواح الكافرين  
 والمنافقين في سبعين ذارجهم اور جب پوچھا گیا بعض علماء سے حال معادن الارواح کا تو  
 انھوں نے کہا کہ ارواح انبیاء علیہم السلام کی جات عدن میں رہیں گی اور لجر سے اُنس رکھیں گی  
 اور احیام ان کے اپنے رب کو سجدہ اور حمد کریں گے۔ اور ارواح شہیدوں کی فردوس علی بن  
 درمیان بہشت کے سبز چریوں کے پیٹ میں رہیں گی اور جنت میں اُرتی پھرین گی اور  
 جہان جانیگی چرے گی پھر پناہ لے گی قدیلوں میں جو لنگتی ہیں بہشت میں اور ارواح اولاد  
 مسلمین کی پیٹ میں کج شک جنت کے نزدیک پہاڑ مشک کے روز قیامت تک رہیں گی اور  
 ارواح اولاد کافروں کی اور مشرکوں کی گھومتی پھرے گی جنت میں اور نہ ہوگا ان کے لیے  
 کہیں شکا ناروز قیامت تک پھر وہ خدمت کریں گی مومنین کی۔ اور ارواح ان بھولوں  
 کی جنہر کسی کا دین یا حق ہے لنگتی رہیں گی ہرین نہ جنت میں جا سکے گی نہ بہمان میں  
 حبیب تک وہ دین اور وہ حق ادا نہو۔ اور ارواح فاسق مسلمانوں کی عذاب کی جائیں گی نہ  
 میں ساتھ جسم کے اور ارواح کافروں اور منافقوں کی بحین میں رہیں گی قیل ان الارواح  
 یسئلونہم واثمہم لیسئلوا ولذلک لا یقال اللہ تعالیٰ دوزخ لانه یتجنبن ان یكون



اَلْاِنْسَانِ وَقِيلَ اِنَّ الرُّوحَ مُرْسَلٌ وَقِيلَ اِنَّمَا يَنْشِقُّ مِنَ الْهَوَىٰ وَهَٰذَا الَّذِي فُتِنَ  
 عَلٰی مِنَ الْاَنْكَرِ عَذَابٌ اَلْبَعْدِ اور کہا گیا ہے کہ روح جسم لطیف مخلوق ہے اور اسی واسطے  
 اللہ تعالیٰ کو صاحب روح نہیں کہتے ہیں کیونکہ اس کا محل اجسام ہونا محال ہے۔ اور بعضوں  
 نے کہا عرض ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہوا سے بھٹ کر نکلتی ہے اور یہ دونوں قول  
 منکرین عذاب قبر کے ہیں رُوِيَ اَنْ يَنْفُودِيَا اِنِّي اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّوْا عَلَیْہِ وَسَلَامُ عَنْ الرُّوحِ  
 وَمِنْ اَصْحَابِ الرَّقِیْمِ وَعَنْ ذِي الْقَدَرَيْنِ فَتَرٰکَ فِی سَانَہُمْ سُوْرَةُ الْاَلْفِیْفِ وَمَرٰکَ  
 فِی الرُّوحِ وَیَسْأَلُوْنَا عَنْ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ قَتِلَ مَثَکَا مِنْ یَنْتَلِیْ رَبِّیْ  
 وَکَا شَہِدَ اِلٰی یَہُودَیْہِمْ کہ یہود آئے حضور میں جناب سالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 اور پوچھا حال روح اور اصحاب کفہ اور ذی القدرین کا۔ پس نازل ہوئی اُن کی شان میں  
 سورہ کہف۔ اور نازل ہوا حق میں روح کے اسے محمد صلعم پوچھتے ہیں یہود تجھ سے جان  
 روح کا کہہ دے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے یعنی میرے رب کے حکم سے اور مجھے اسکا  
 علم کچھ نہیں ہے وَقِيلَ اِنَّ الرُّوحَ لَیْسَ بِمَخْلُوْقٍ لَا تَہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ تَسْکَا وَاَمْرُ اللّٰهِ تَسْکَا  
 وَقِيلَ لَمَّا هُوَ مِنْ تَلٰوِیْنِ رَبِّیْ یُکَلِّمُہُ کُنْ فِیْکُنْ وَلَا تَمْرُؤْ بِاَنْ اَمْرُ الزَّامِہِ اَمْرِہِ  
 بِالْعِبَادَاتِ وَاَمْرُ تَلٰوِیْنِ کَقَوْلِہُ لَعَالِیْ قُلْ کُوْنُوْا حِجَابًا اَوْ حِجَابًا اَوْ خَلْفًا وَکَقَوْلِہِ  
 لَعَالِیْ اِنَّمَا اَمْرُہِ اِذَا کَانَ دَسِیْبًا اَنْ یَقُوْلَ لَہُ کُنْ فِیْکُنْ اور بعضوں نے کہا ہے کہ روح  
 مخلوق نہیں ہے کیونکہ وہ امر الہی سے ہے اور امر اللہ کا کلام ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے  
 کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہے ساتھ کلمہ کن فیکون کے۔ اور امر دو قسم پر ہے ایک  
 امر الزامی جیسے امر عبادت کا۔ اور دوسرا امر تکوینی جیسا قول سبحانہ تعالیٰ کا کہ اسے محمد صلعم  
 یہ جانتے تھے کہ یہاں پر ہوا مخلوق ہے اور جیسا قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ نہیں ہے امر الہی گر بھی ہے  
 کہ جب ارادہ کرتا ہے کسی شے کے موجود ہونے کا تو کہتا ہے اُن کو موجود ہو جائیں وہ  
 شے موجود ہو جاتی ہے۔ وَاَمَّا قَوْلُہُ لَعَالِیْ تَرٰکَ بِہِ الرُّوحِ اَلَا مِیْنُ عَلٰی قَلْبِکَ لَیْکُنْ

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُصَوَّرًا جِبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰی الْيَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ  
 صَفًّا فَقَدْ قِيلَ مَعْنَاهُ يَوْمَ اَدَمَ وَقِيلَ مَعْنَاهُ عَظِيْمُهُ يَقُوْمُ وَحْدَهُ صَفًّا لٰكِنْ قَوْلُ اسدِ  
 پاك كَا نَزَلَ هُوَ رُوحُ الْاَمِيْنِ تَبَرُّعَ دَلِّ بِرَتَا كِهْ تُو هُوَ سَ دُرَانِے وَالْوَن سَے۔ بِيَانِ  
 رُوحِ سَے جِبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَادُ هِيْنَ۔ اُو رُكْلَامِ ذَاتِ بَارِي كِي كَا جِس رُو ز كُرْ هِيْ هُوَ كِي رُوحِ اُو  
 مَلَاكِهْ صَفِّ بَانْدِهْ كَر۔ بَعْضُوْنَ نَے كِهَا رُوحِ سَے غُرُضِ بَنِيْ اَدَمِ هِيْنَ اُو رُ بَعْضُوْنَ نَے كِهَا اِيَكِ  
 بَرَا فَرَسْتِهْ كُرْ اِهُو كَا اِيَكِ صَفِّ بَانْدِهْ كَر وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰی فَاِذَا اسْتَوٰى وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ  
 وَبَعَثُوْا لَهٗ مَسٰجِدِيْنَ فَمَعْنَاهُ اِذَا اسْتَوٰى خَلَقَ اَدَمَ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَهٰذَا اِضَافَةٌ  
 خَلْقٍ وَقِيلَ اِضَافَةٌ تَكْرِيْمٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَافِثَةُ اللّٰهُ دَبِيْتُ اللّٰهُ وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰی  
 فَخَلَقْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا فَيَقِيْلُ يَعْنِيْ بِهٖ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ لِاَنَّهُ خَلَقَ مِنْ  
 نَفْسَةِ جِبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقِيلَ يَعْنِيْ بِهٖ الرَّحْمَةُ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى اَيَّدْتُهُ بِرُوحِ  
 مِّنْهُ اَيَّ بِرَحْمَتِهِ مِّنْهُ مَكْرُ كَلَامِ جَابِ اَقْرَسِ اَلٰى كِهْ جَبِ دَرَسْتِ كِيَا هِيْے اَدَمِ كُو اُو رُ بَحُوْنَكِيْ  
 اَمِيْنِ اِبْنِيْ رُوحِ تَبِ سَبِ فَرَسْتِهْ اُسْ كَے سَحُوْے كَے لِيْے كُورْ طَے۔ پَسِ مَعْنٰی۔ اِسْ اِيْتِ  
 كَے يِهْ هَے كَرْجِ تِيَا رُو بُو جُو دُو كِيْ خَلْقَتِ اَدَمِ كِيْ اُو رُ بَحُوْنَكِيْ مِيْنِ نَے اُسْ مِيْنِ اِبْنِيْ رُوحِ  
 يِهْ اِضَافَتِ تَخْلِيْقِ كِيْ هَے اُو رُ بَعْضُوْنَ نَے كِهَا اِضَافَتِ تَكْرِيْمِ كِيْ هَے جِسْ طَرَفِ سَے  
 نَافِثَةُ اللّٰهُ وَبِيْتِ اسدِ يَعْنِيْ اَوْثَقِيْ خُدَا كِيْ اُو رُ كُرْ خُدَا كَا۔ لٰكِنْ قَوْلُ حِن تُو اَلٰى كِهْ پَرِ بَحُوْنَكِيْ  
 سَے اُسْ مِيْنِ اِبْنِيْ رُوحِ۔ بَعْضُوْنَ نَے كِهَا اُسْ سَے عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَادُ هِيْنَ كِيُو عَجْمِ وَهْ  
 بَحُوْنَكِ سَے جِبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِيْ پِيْدَا كِيْے كُئِے هِيْنَ اُو رُ رُوحِ اسدِ كِهَلَا تَے هِيْنَ۔ اُو رُ  
 بَعْضُوْنَ نَے كِهَا رُوحِ سَے رَحْمَتِ اسدِ كِيْ مَرَادُ هَے چَا نَجْمِ قَوْلِ اسدِ پَاكِ كَا كَر تَايِيْدِ كِيْ

اسد نے اُن کی اپنی روح سے لینے رحمت سے

البَابُ الثَّامِنُ عَشْرُ فِي ذِكْرِ الصُّوَرِ وَالْبَعَثِ

اَعْلَمَنَّ اِنَّ اِسْرَافِيْلَ صَاحِبَ الْقُرْنِ وَهُوَ الصُّوْرُ وَخَلَقَ اللّٰهُ الْاَلْوَحَ الْمَحْضُوْطَ مِنْ دُرِّ

بِضَاءِ صَوْنِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَعِلْقَتُهُ بِالْعَرْشِ وَمَكْتُوبٌ فِيهَا مَا سَوَّاهُ  
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا سِرَافِيلَ الرَّابِعَةُ أَجْمَعَةُ جَنَاحُهَا بِالشَّرْقِ وَجَنَاحُهَا بِالمَغْرِبِ رَجَاءُ  
 لِيَسْتَقِرَّ عَلَيْهِ وَجَنَاحُهَا يُعْطِي بِهِ رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَائِبًا فَلَا لِيَكْشِفَ بِهِ  
 تَحْتَ الْعَرْشِ وَاحْدَقُوا لَكُمْ الْعَرْشَ عَلَى كَاهِلِهِ حَتَّى يَجْعَلَ الْعَرْشَ بِقَدَرَتِهِ وَ  
 وَأَنَّهُ يُصْعَقُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ مِثْلَ الْعَصْفُورِ حِينَئِذٍ أَقْبَضَى اللَّهُ تَعَالَى نَا الْوَحْشَ فَيَكْشِفُ  
 الْغِطَاءَ عَنْ وَجْهِهِ فَيَنْظُرُ إِلَى مَا قَضَى اللَّهُ مِنْ حُكْمٍ وَأَمْرٍ وَلَيْسَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ  
 أَقْرَبُ مَكَانًا إِلَى الْعَرْشِ مِنْ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَهُ وَالْعَرْشَ سَبْعُ حِجَابٍ  
 وَمِنْ الْحِجَابِ إِلَى الْحِجَابِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَبَيْنَ جِبْرِئِيلَ وَإِسْرَافِيلَ سَبْعُونَ  
 حِجَابًا فَإِنَّهُ قَدْ وَضَعَ الصُّورَ عَلَى قَعْدِهِ الْأَيْمَنِ وَرَأْسَ الصُّورِ عَلَى فِيهِ يَتَخَلَّلُ مِنَ اللَّهِ  
 تَعَالَى حَتَّى يَقُومَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْفِخُ فِيهِ حَازِ الْفَقْرَتِ مَدَّةَ الدُّنْيَا بَارَ الصُّورِ  
 إِلَى جِبْهَةِ إِسْرَافِيلَ فَيُصْعَقُ إِسْرَافِيلُ الْأَجْمَعَةُ الرَّابِعَةُ ثُمَّ يَنْفِخُ الصُّورَ وَيَجْعَلُ  
 مَلَكُ الْمَوْتِ إِحْدَى كَفَيْهِ تَحْتَ الْأَرْضِ السَّالِعَةِ فَيَاخُذُ رُوحَ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ  
 وَأَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ إِلَّا ابْلِيسُ وَحَلَكَةُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَفِي السَّمَاءِ جِبْرِئِيلُ  
 وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَعِزْرَائِيلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهُمْ الَّذِينَ اسْتَنَاهَمُ اللَّهُ تَعَالَى  
 يَقُولُهُ وَلَقَدْ فِي الصُّورِ فَصَحْنٌ مِنَ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْإِمَامُ سَاءَ اللَّهُ  
 اسْمُهُ رَحْمَانُ بَابُ بَيَانِ مِنْ صُورٍ أَوْ رَعِيَّتُكَ

معلوم کیا جا چکے کہ حضرت اسرائیل صاحب صور ہیں۔ اور پیدا کیا ہے حق تعالیٰ سننے  
 لوح محفوظ کو ایک مروارید شفاف جس کی لبنانی آسمان سے سات طبق زمین تک  
 ہے اور اسکو غرق پر رکھا دیا اور قیامت تک جتنی باتیں وقوع میں آئیں گی ہیں سب اس  
 لوح میں مکتوب ہیں۔ اور اسرائیل کے چار بازو ہیں ایک مشرق میں۔ دوسرا مغرب میں  
 تیسرے پر غروب میں ہیں۔ اور چوتھے سے مارنے خوف خدا کے اپنا سر اور چہرہ دھانپتے ہیں

نیچے کے رہتے ہیں عرش کی طرف سر نہیں اٹھاتے۔ اور اپنے کاندر سے چرخ کے چاروں  
 پاس کے اپنی قوت سے پکڑے اور اٹھائے ہیں اور خوف الہی سے جڑیا کی طرح چھوڑے  
 بن رہے ہیں۔ پھر جب قضا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی امر کو تب لوحِ حق کے نزدیک لائی  
 ہے اور وہ چہرے پر سے پردہ اٹھا کر اس حکم اور امر کو دیکھتے ہیں۔ اور ان سے زیادہ  
 نزدیک عرش کی طرف کوئی فرشتہ نہیں ہے ان کے اور عرش کے درمیان سات پردے  
 ہیں اور ایک پردے کے دوسرے پردے تک پانچ برس کی مسافت ہے۔ اور جبریل  
 و اسرافیل کے بیچ مین ستر پردے ہیں اور حضرت اسرافیل صور کو دہاتی راہ پر اور  
 اسکا سر اپنے منہ میں لیے ہوئے انتظار میں حکم الہی کے کھڑے ہیں قیامت کے دن حکم  
 ہوگا تب صور پھونکیں گے پھر جب امت دنیا تمام ہو جائیگی تب صور اسرافیل کی پیشانی  
 کی جانب کو گھوم جائیگا اور وہ اپنے چاروں بازو کو سمیٹ کر صور پھونکیں گے۔ اور ٹھیکہ  
 ملک الموت اپنا ہاتھ ساون طبق زمین کے نیچے اور پکڑے گا اور آسمانوں اور زمینوں  
 کی اور زمین باقی رہے گا زمین پر کوئی شخص سوا ابلیس ملعون کے اور آسمان پر سوا جبریل  
 اور میکائیل و اسرافیل و عزرائیل کے اور یہ چاروں وہی ہیں جن کو استغنا کیا اللہ تعالیٰ  
 نے اپنے قول میں کہ اور پھونکا جائیگا صوبت بیہوش ہو جائیں گے وہ جو آسمان پر  
 اور زمین پر ہیں مگر جسے حق سبحانہ تعالیٰ چاہے یعنی ابی ہریرۃؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّعَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الصُّورَ وَلَهُ أَرْبَعَةُ شُعَبٍ شُعْبَةٌ مِثْلُ شُعْبَةِ الْمَرْبِ وَشُعْبَةٌ  
 مِثْلُ الشَّمْسِ وَشُعْبَةٌ مِثْلُ الشَّمْسِ وَشُعْبَةٌ مِثْلُ الشَّمْسِ وَشُعْبَةٌ مِثْلُ الشَّمْسِ  
 السَّائِغَةِ وَفِي الصُّورِ أَرْبَعُ بَوَابٍ يَدْخُلُ مِنْهَا رُوحُ فِي وَاحِدٍ مِنْهَا أَرْوَاحُ الْعَالَمِينَ وَفِي  
 وَاحِدٍ أَرْوَاحُ الْحَيِّ وَفِي وَاحِدٍ مِنْهَا أَرْوَاحُ الْإِنْسِ وَفِي وَاحِدٍ أَرْوَاحُ النَّبَاتِ  
 وَفِي وَاحِدٍ مِنْهَا أَرْوَاحُ الْحَيَاةِ وَالْبَقِ إِلَى سَائِرِينَ مِثْلًا وَأَعْطَاهُ كَلِمَةً  
 وَهُوَ دَانَهُ فِي قَلْبِهِ يَنْشُطُ حَتَّى يُؤْمَرُ فَيَقُومُ فِيهِ ثَلَاثَةُ لَحَاقَاتٍ لَفْظُهُ النَّصْرُ

[illegible]

الباب التاسع عشر في ذكر نفي الضرر والضرر

ثُمَّ يَنْشِئُ فِي الصُّورِ فَيُبَلِّغُ قُرْعَتُهُ أَفْضَلَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْإِمَامَ سَاعَةَ اللَّهِ وَتَسِيرُ  
الْجِبَالُ سَيْرًا وَتَمُوتُ السَّمَاءُ مَوْتًا وَتَرْجِفُ الْأَرْضُ رَجْفًا مِثْلَ السَّفِينَةِ فِي الْمَاءِ  
وَتَضَعُ حَوَائِلُهَا وَتَرْتَقِلُ الْمَوَاضِعُ وَتَصِيرُ الْأُولَى سَيِّئًا وَتَصِيرُ السَّيِّئَةُ هَارِدَةً  
قَدْ تَأَثَّرَتْ النُّجُومُ وَكُشِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَكُشِفَتْ مَقَاتِلُ السَّمَاءِ وَالْأَمْوَاتُ  
مِنْ حُلَاكِ فِي نِطَاءٍ وَذَلِكَ قَوْلُهُ لَعَالَى إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ لَشَيْءٌ عَظِيمٌ وَيَكُونُ

ذَلِكَ اَرْبَعِينَ سَنَةً

انیسوان باب ذکر میں صور پھونکنے اور اس کے خوف کے  
پھر پھر بھی جانشین نہ ہو سکے اور پھر پھر کا اسکا دشمن کا تمام آسمان اور زمین کے باشندوں  
کو مگر جسے چاہتے تھے۔ اور روان ہونے پہاڑ۔ اور کھٹ جابجا آسمان۔ اور کھٹ  
کی۔ زمین جس طرح سے نشی پانی پر رہتی ہے۔ اور گردن کی پیٹ اپنا حامی عورتیں۔ اور  
سجول جائیں گی اپنے بچوں کو دودھ پلانے والیاں۔ اور ہو جائیں گے لڑکیوں کے  
اور بھالکین کے شیطین اور بھالکین کے تارے۔ اور بے نور ہو جائیں گے چاند اور سورج  
اور لپٹ جائیں گے اوپر آنکے آسمان۔ اور مردے اس خوف سے پرہیز میں چسپ  
جائیں گے۔ اور اسی پر ہے قول حق سبحانہ تعالیٰ کا کہ بیشک زلزلہ قیامت کا ایک بڑی  
چیز ہے۔ اور یہ زلزلہ چالیس برس رہیگا۔ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّيْهِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ رُبَّمَا قَانَ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ كُنْشِي عَلَیْہِ قَالَ صَلَّيْہِ  
اَتَدْرُونَ اَمَیْ یَوْمَ یَكُونُ ذَٰلِكَ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذَٰلَکَ یَوْمَ یَقُوْلُ  
اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰہَہٗ رَاجِعْتُ اَوْلَادَکَ اِلَی النَّارِ فَيَقُوْلُ اَدُمُ یَا رَبِّہٖ کَہٗ فَبَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی  
مِنْ کُلِّ اَنْفٍ تَسْمِیَئُہٗ وَتَسْمَعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَاجْعَلْ اِلَی الْجَسَدِ فَشَقَّ ذَٰلَکَ  
عَلِی الْقَوَمِ وَوَقَعَ عَلَیْہِمْ الْبَکَاءُ وَالْحُرُونُ فَقَالَ صَلَّيْہِ اِنِّی اَرْجُوْا تَلُوْا اَرْکَبُ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ  
صَلَّيْہِ اِنِّی اَرْجُوْا تَلُوْا اَرْکَبُ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْہِ اِنِّی اَرْجُوْا تَلُوْا اَرْکَبُ اَهْلِ الْجَنَّةِ  
تَقْرَحُوْنَ اَفْصَالَ الْبَشَرِ فَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِی الْاَمْرِ کَالشَّاةِ فِی جَبِّ الْبَعِیْرِ وَلَہٗ اَنْتُمْ جُزْءٌ  
وَاحِدٌ مِّنَ الْفِ جُزْءٍ اور روایت لی لمی حضرت ابن عباس سے کہا انھوں نے کہ  
فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے کیونکہ زلزلہ قیامت کا بڑی  
چیز ہے۔ اور بھنی فرمایا صلعم نے کیون تم جانتے ہو کون سا دن ہوگا ایسا۔ سب نے جواب  
دیا کہ اسد اور اسکا رسول دانا تر ہے۔ فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرماے گا حضرت بلالین

آدمؑ کو بھیج اپنی اولاد کو جہنم کی طرف۔ تب آگیا آدمؑ اسے سب میرے کشتی اولاد کو بھیج  
 پھر فرمایا اے سب جہنم میں سے لوگو! تم لوگو جہنم میں اور ایک کو جہنم میں بھیج  
 پس دشوار ہو گا یہ کلمہ قوم بنی آدمؑ پر تب سب کے سب دسٹے اور غم کرنے لگیں۔ لیکن سب کے سب  
 اس کے فرمایا بنی صلام نے کہ بیشک ہم امید رکھتے ہیں کہ ہر تم جو تعالیٰ ہستیوں سے کہ پھر  
 فرمایا ہم امید دار ہیں کہ ہر تم آدمؑ سے جنتیوں کے۔ تب سب لوگ خوش ہو گئے۔ پھر فرمایا  
 آپ نے خوش ہو کر تم امتوں کے درمیان مانند بکری کے اور پہلو میں آدمؑ سے اور تم کے اور تم  
 سب امتوں میں ہزار جزو کے ایک جزو ہو۔ **وَرُويَ عَنِي فِي وَهْدِيكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ**  
**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْفَلَاحَ بِأَكْثَرِ رَحْمَةٍ وَأَكْثَرِ**  
**وَأَجْرٍ عَلَى الْبَشَرِ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْأَنْعَامِ نَبِيًّا صَفْوَنَ بَيْتًا وَبَيْتًا وَبَيْتًا**  
**وَأَجْرُهُنَّ سَاعَةً وَتَسْعِينَ رَحْمَةً بِرَحْمَةٍ بَاعِدَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى**  
**الْأَفْئِدَةَ فِيهِ الصُّورَ فَيَقُولُ أَيُّهَا الْأَرْوَاحُ الْكَارِيَةُ اخْرُجُوا يَا مَرَاكِلَهُ تَعَالَى فَصَيَّرَ**  
**وَمَاتَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ يَقَالُ وَهُمْ أَشْهُدُ أَعْقَابَهُمْ حَيَّةٌ**  
**كَيْمَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لَدَيْهِ قُتُلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ أَنْتُمْ إِيَّاهُ عَمِلْتُمْ**  
**رَبَّهُمْ وَلَكِنِّي لَا أَسْتَعِزُّ بِكُمْ وَأَمْرٌ وَهُوَ بِكُمْ أَلَمْ يَكُنْ كَمَا تَحْسَبُونَ كَمَا تَحْسَبُونَ كَمَا تَحْسَبُونَ**  
 صلام نے کہ بیشک پیدا کریں اللہ تعالیٰ کے سو رحمتیں ان میں سے ایک رحمت عطا کی سارے  
 جن و انس اور چار پاسے اور حشرات کو کہ اسی کے سبب سے سب آپس میں الفت اور شفقت  
 رکھتے ہیں۔ اور تم لوگو رحمت کو جمع کر رکھا ہے سورہ قیامت کے دن اپنے خاص ہر  
 کو عنایت فرمایا گا۔ پھر اس کے اللہ تعالیٰ اس راہ کو صورت بھونکنے کا حکم کر گیا تب پھر کہیں گے  
 اور کہیں گے اے ارواح نکلو حکم سے خدا کے پس بیوٹ ہونگے اور ہر جاہلین گے اہل ایمان  
 اور اہل زمین مگر جسے چاہے اللہ تعالیٰ کہا جاتا ہے کہ وہ گروہ شہد ہیں کیونکہ وہ جیتے ہیں  
 اپنے رب کے پاس چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مارے گئے ہیں راہ خدا میں انکو





قَبْرِهِمْ يَقُولُ يَا اَدَمُ صِرْتُ مِنْ اَجْلِكَ رَجِيماً مَلْعُوناً مَلْعُودٌ اللهُ يَقُولُ يَا  
 مَلِكُ الْمَوْتِ يَا اَيُّ كَاسٍ تَسْقِي دَبَّ اَيُّ عَذَابٍ تَقِيحُ رُوحِي يَقُولُ مَلِكُ الْمَوْتِ  
 يَكْأَسُ اللَّطِي وَالسَّيِّئُ يَقْبَحُ ابْلِيسُ فِي التَّرَابِ مَرَّةً وَمَرَّةً حَتَّى جَاءَ فِي الْمَوْجِ  
 الَّذِي اُحْمِرَ لَهُ نَارُ قَيْظٍ فَلْيَصِبْ لَهُ الزَّيَّانِيَةُ الْكَارِثُ وَتَحْرُسُهُ وَكَيْفَ حَفَّتْ  
 فِي التَّرَكُّبِ وَشِدَّةُ الدُّوْبِ مَسَاوِدُهُ لَعَالِي اَوْ خَرَجَ مِنْ اَيَّامِهِ نَبِيٍّ صَلَاحُ كَيْدِهِ  
 شَهْدَا كِي اَرْوَاحُ كُوْبَانِ كَرَمِيْنِ عَدَايَتِ قُرَائِيْنِ مِيْنِ كَوَيْسِي كَرَامَتِ كِسِي اَوْ رُو كُوْبَرِ كُوْبِيْنِ  
 يَنْشَقِي اَكْبَرُ كُوْبَرِ كُوْبِيَا كِي اَرْوَاحُ كُوْمَلِكِ الْمَوْتِ قَبْضُ كَرَتَابِهِ اَوْ رَشْدَا كِي اَرْوَاحُ كُوْخُوْدِ  
 اَللّٰهُ تَعَالٰی قَبْضُ كَرَتَابِهِ اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا سَ جَالَتِ مِيْنِ بَعْدُ مَوْتِ كِهْ اَوْ رُو سِرِّ  
 كِهْ اِي سِي طَرَحِ نَمَا سَ اُجْبَا سِيْنِكِهْ مَكْرُ شَدَا اَمْلَا سَ نِيْنِ جَالَتِ اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 جَالَتِ مِيْنِ اَوْ رُو سِرِّهِ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا سَ نِيْنِ جَالَتِ بَلَكِهْ اَمْلَا سَ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 سَ كَارِ سَ جَالَتِ مِيْنِ اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا سَ نِيْنِ جَالَتِ بَلَكِهْ اَمْلَا سَ  
 اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا سَ نِيْنِ جَالَتِ بَلَكِهْ اَمْلَا سَ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 مَوْتِي اَمْلَا سَ نِيْنِ جَالَتِ بَلَكِهْ اَمْلَا سَ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 اَبْيَا اَمْلَا سَ نِيْنِ جَالَتِ بَلَكِهْ اَمْلَا سَ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 قِيَامَتِ نَكْ - اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 دَحْشُ وَطِيْرُ كِهْ - بَعْدُ اُسْ كِهْ فَرَاوُءُ كَا حَقِّ سَجَانُ وَتَعَالٰی اَسْ مَلِكُ الْمَوْتِ مِيْنِ سَ  
 پِيْدَا كِهْ تِيْرُ سَ پِيْدَا كِهْ تِيْرُ سَ پِيْدَا كِهْ تِيْرُ سَ  
 اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 غَضَبُ كِهْ اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا  
 اُولِيْنِ اَوْ رُو سِرِّهِ يَهْ كِهْ اَبْيَا اَمْلَا

نہیہ سے ستر ہزار میں ہر ایک کے پاس زنجیر ہے زنجیروں سے جہنم کی پھر چارے کا  
 فرشتہ کہ کنوڑا دروازے سے دوزخ کے۔ اور اترے گا ملک الموت اپنی صورت کے  
 ساتھ کہ آرد عیسیٰ اس کے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین دے تو سب کے سب جہانین  
 پھر جائیگا انیس کی طرف اور پٹے کا اُسے یہاں تک کہ وہ اسی ڈیٹ سے بیہوش  
 ہو کر گر پڑے گا اور ایسے خراسانے لینے لگے گا کہ اگر آسمان زمین دے سنیں تو بیہوش  
 ہو جائیں۔ اور ملک الموت کیسے کھڑا رہے خبیث تاکہ چکھاؤں میں بیٹھے ڈال دے موت  
 کہ تو نے بہت عمر پائی اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا یہ سنتے ہی مشرق کی طرف بھاگے  
 گا پس تاکہ ملک الموت اس کے پاس آوے گا تب مغرب میں بھاگے گا وہاں بھی ملک الموت  
 موجود ہوگا غرض اسی طرح بھاگتا بھاگتا پہنچے دنیا میں نزدیک قبر آدم علیہ السلام کی پہنچا لگا  
 اسے آدم میں تیرے سبب سے ملعون اور مروجہ ہوا۔ پھر کے گا اسے ملک الموت  
 کو لے آیا کہ مجھے پلاوے گا اور کس سختی سے میری روح کو قبض کرے گا۔ ملک الموت  
 کے گایا ہے سے جہنم کے اور ابلیس لوٹے گا زمین پر بار بار یہاں تک کہ ہوئے گا اس  
 موضع میں رہا نہ پھینکا گیا اور نفث کیا گیا تھا اور زبانہ اس کے لیے ایک پھانسی  
 کھڑی کرے گا اور اسے نوچے گا جیسے گائے کا تہ وہ ملعون حالت نزع اور شتر موت  
 میں پڑا رہے گا جب تک چلبے اور تھامے۔

### الباب العشرون فی تصاع کمال العیاء

ثم قال يا ايها الناس ان الموت ان يقبضني البعير كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 حاله الا وجهه فيا في ملك الموت الى البعير ويقول قد انقضت مدتك فيقول  
 اذن لي حتى اقوم على نفسي فيقول اذن لي اموحى واين عجايبى قد جاء امر الله  
 تعالى فيقبض ملك الموت عليها صيحة كان ماؤها كان له يسكن ثم ياتي الى الجبال  
 فيقول قد انقضت مدتك فيقول اذن لي حتى اقوم على نفسي فيقول اذن لي اموحى

وَإِنْ تَوَلَّيْ قَدْ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى فَيُصِيبُكَ الْمَوْتُ عَيْنَةً تَسَاقَطَتْ أَمَّا نَفْسُكَ  
خَارَتْ مِيَاهِمَا قَدْ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ فَيُفِيضُ مِنْهُ نَافِثَاتُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
وَمَا تَقَرَّبْتَ إِلَى جُوهٍ

میسو ان باب بیان میں قناسے اشیاء کے

پھر اسد تعالیٰ ملک الموت کو حکم کرے گا کہ فنا کر دے دریاؤں کو بمطابق کلام پاک  
باری تعالیٰ کے ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات باری۔ تب آوے گا ملک الموت  
دریاؤں کی طرف اور کہیگا اب تیری رست بقا کم ہوئی پس لینے دریا اجازت دے  
بہکو کہ اپنی ذات پر نوحہ کریں پھر کہے گا کہ ان ہیں میری موحین کہان ہیں میرے عجیب  
اب آیا حکم خدا کا۔ تب دے گا اس کو ملک الموت ایسی ڈپٹ کہ بالکل پانی خشک اور  
نا بود ہو جائیگا۔ بعد اس کے پہاڑوں کی جانب آئیگا اور کہے گا تیری رست کھٹ گئی  
پہاڑ کہیں گے اذن دے کہ اپنے حال پر ماتم کریں کہان گئی میری ادبچائی اور کہان  
میری قوت اب بیشک آیا حکم خدا کا تب لگا دے گا اس کو ملک الموت ایسی لٹکا کہ  
سارے چشمے اور انکا پانی نیست و نابود ہو جائیگا پھر آسمان پر چڑھے کہ ایسا چنگاڑیگا  
کہ سورج اور چاند اور ستارے سب کے سب گر پڑیں گے تَمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا  
مَلِكُ الْمَوْتِ مَنْ يَقُولُ يَقُولُ اَلَيْسَ اَنْتَ اَلْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَبَقِيَ جِبْرِئِيلُ  
وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى  
يَقْبِضُ رُوحَهُمْ فَيَقْبِضُ تَمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلِكُ الْمَوْتِ اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلِي كُلِّ نَفْسٍ  
ذَاتِ نَفْسٍ الْمَوْتُ وَأَنْتَ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِي خَلْقَكَ مَتَّ فَيَمُوتُ حِينَ يَوْجِے گا اسد تعالیٰ اسے

ملک الموت اب کون زندہ ہے میری مخلوقات سے۔ وہ کہے گا یا خدا یا تو زندہ ہے موت پر  
اب باقی ہیں جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل اور حاملان عرش اور میں زندہ ضعیف ہوں  
فرما دے گا حق تعالیٰ قبض کر انکی روح کو تب نبض کرے گا پھر کہے گا اسد تعالیٰ اسے

ملک الموت کی تو نے نہیں سنا کچھ مہنہ اس پر ایک نفس موت کا چھٹکے واسطہ اور تو بھی ایسے فانی  
ہے میری مخلوقات سے مر جاتی وہ بھی مرتا ہے مگر میں خیر استر ذہب و مات یلین الجنة  
والکرم و لا یبغی شیئاً الا انی اذنی ما شاء الله تعالیٰ اور دوسری حدیث میں آیا ہے  
کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان جاؤ مگر جاؤ گے پس سوائے ذات پیری کے دوسرا کون ذوقی  
نہ رہے گا اور فنا ہوگی دنیا جب تک چاہے گا الله تعالیٰ

الباب الحادى والعشرون فى ذكر مستخرج الخراف

[illegible]

الکسیران باب بیان میں خضر خاں کے

[illegible]

اِلَى عِثَانِ السَّمَاءِ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ محمد سلیم کی قبر پر تمب بایں گے اور  
 زمین سپٹ ہو اور ہونگی قبر نظر نہ آوے گی بعد ازاں ایک نور مثل ستون کے ظاہر ہوگا حضرت  
 کی قبر مٹے آسمان تک **فَيَقُولُ جِبْرِيلُ نَاذِرُكَ يَا اِسْرَافِيلُ اَنْتَ صَنَعْتَ اَنْ تُخْرِجَهُ**  
**اَلْخَلَائِقَ بِيدِكَ فَيَقُولُ اِسْرَافِيلُ يَا جِبْرِيلُ نَاذِرُكَ فَانْتَ خَلِيفَةُ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ**  
**جِبْرِيلُ اَنَا اسْتَجَبِي مِنْهُ فَيَقُولُ اِسْرَافِيلُ نَاذِرُكَ يَا مِيكَائِيلُ فَيَقُولُ مِيكَائِيلُ السَّلَامُ**  
**عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَلَا يَحْيَبُ فَيَقُولُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ نَاذِرُكَ فَيَقُولُ اَيْتُهَا السُّعُورُ**  
**الطَّيْبَةُ ارْجِعِي اِلَى الْبَدَنِ الطَّيِّبِ فَلَمْ يَحْيَبْهُ ثُمَّ يَتَادَرَى اِسْرَافِيلُ اَيْتُهَا الرُّوحُ**  
**الطَّيْبَةُ ثُمَّ يَعْصِلُ الْقَضَاءُ وَالْحَبَابُ وَالْمَرْضَى عَلَى الرَّحْمَانِ فَيَسْنُقُ الْقَبْرَ فَاِذَا هُوَ**  
**يَجْلِسُ فِي قَبْرِهِ فَيَسْنُقُ الْبَرَاءَ مِنْ نَاسِهِ وَلَحِيْدَهُ فَيُعْطِيهِ جِبْرِيلُ حُلَّتَيْنِ وَالْبَرَاءَ**  
**فَيَقُولُ يَا جِبْرِيلُ اَيُّ يَوْمٍ هَذَا فَيَقُولُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَيَوْمُ الْحُسْرَى وَالْعَدَامَةِ هَذَا يَوْمُ**  
**الْحِسَابِ وَهَذَا يَوْمُ التَّلَاقِ وَيَوْمُ الْفِرَاقِ وَهَذَا يَوْمُ الْبَرَاءِ فَيَقُولُ يَا جِبْرِيلُ**  
**لَبْسَتُنِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ صَلِّ عَلَى لَوْ اَعَزَّ الْحَمْدُ وَالنَّحَامُ فَيَقُولُ لَسْتُ اَسْأَلُكَ عَنْ**  
**هَذَا فَيَقُولُ الْجَنَّةُ زُحْرَتْ لِقَدْ وَدِدْتُ وَدِدْتُ وَدِدْتُ فَيَقُولُ لَسْتُ اَسْأَلُكَ عَنْ**  
**هَذَا وَاسْأَلُكَ عَنْ اَمْرَيْنِ الْمُنَادِيْنِ لِيَعْلَمَ تَرَكْتُهُمْ عَلَى الصِّرَاطِ فَيَقُولُ اِسْرَافِيلُ**  
**وَعِزَّةُ رَبِّي يَا مُحَمَّدُ مَا لَمْ يَكُنْ الصُّورُ اَلَيْشَا ذَكَ وَبِهَارَةِ اَمْنِكَ فَيَقُولُ لَسْتُ اَسْأَلُكَ**  
**طَابَتْ نَفْسِي وَقُرْنَتْ عَيْنِي ثُمَّ يَأْخُذُ النَّحَامُ وَالْبَرَاءَ فَيَلْبِسُهُمَا وَيُرْسِكُ الْبَرَاءَ**  
 تب جبریل کہیں گے اے اسرافیل تم پکارو کیونکہ تم کفیل ہو اس امر کے کہ حضور کرے اللہ تعالیٰ  
 خلایق کو تمھارے ہاتھ سے۔ اسرافیل کہیں گے منین تم پکارو کہ تم خلیفہ ہو دنیا میں جبریل  
 یولین گے میں شرمندہ ہوں اُنے۔ تب اسرافیل میکائیل سے کہینگے تم پکارو وہ پکاریں گے  
 سلام آپ پر اے محمد صلواتم آپ کچھ جواب نہ دیجئے تب ملک الموت سے کہینگے تم پکارو وہ پکارینگے  
 اے روح پاک رجوع کر اپنے جسم مطہر میں پھر جواب نہ ملیگا تب اسرافیل پکارینگے اے روح طاہر

آج دو اسٹے نفیس سال حکم اور حساب کے اور پیش کرنے کے لیے حضور میں جناب  
 باری تعالیٰ و تقدس کے تب قبر بیٹ جائیگی اور آپ اندر اس کے بیٹھے ہوں گے۔ پھر  
 سر اور ریش مبارک سے پونچھ ڈالیں گے۔ اور جبریل دو سٹے اور براق حاضر کریں گے  
 آپ پوچھیں گے اے جبریل آج کون سا دن ہے کہ جس کے دن قیامت کا اور حشر کا نہایت  
 کا یہ دن ہے حساب کا اور ملاقات و فراق کا۔ فرماؤں گے کہ بھلا بشارت دے جبریل جواب  
 دینگے اے محمد صلعم میرے پاس علم اور تاج ہے آپ کہیں گے میں یہاں پوچھتا ہوں شاید میں سنے  
 کہیں گے جنت آرا کسے ہوئی اور جہنم بند کی گئی آپ کے تشریف فرما ہونے کی واسطے  
 فرمائیں گے یہ نہیں پوچھتا میں اپنی اُمت گنہگار کا احوال پوچھتا ہوں شاید میں سنے  
 انکو صراط پر چھوڑا ہے۔ تب اسرائیل کہیں گے اے محمد قسم ہے رب کی میں نے آپ کی  
 اور آپ کی اُمت کی بشارت کے لیے صور بھونکا ہے اس وقت آپ فرمائیں گے  
 اب میرا دل خوش ہوا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں بعد اس کے تلج اور حله پہنیں گے  
 اور براق پر سوار ہوں گے

الْبَابُ الثَّانِي وَالْعَشْرُونَ فِي صِفَةِ الْبَرَقِ  
 لَهُ جَنَاحَانِ وَيَطِيرُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَجْهَهُ كَوَجْهِ الْإِنْسَانِ وَلِسَانُهُ  
 كَلِسَانِ الْغُرَبِ وَأَفْخُهُ كَأَفْخِ الْجَمَّةِ رَقِيقُ الْأَذْيَانِ أَسْوَدُ الْعَيْنَيْنِ صَلَاحُ الْقَرْنَيْنِ مِنْ  
 زَبَرَجَدٍ وَيَهْمَلُ كَالْكَوَاكِبِ الدَّرِي نَاصِيَتُهُ مِنْ يَاقُوتِ أَحْمَرٍ وَقَوَائِمُهُ كَقَوَائِمِ  
 الْفُورِ ذَنَبُهُ كَذَنَبِ الْبَقَرِ مَكْلَلٌ بِالذَّهَبِ الْأَحْمَرِ بَدَنُهُ كَالْبَرَقِ وَكَيْفَالُ  
 كَالنَّطَّاسِ فَوْقَ الْحِمَارِ دُونَ الْبَعْلِ سَمِيُّ بَرَقًا لِسَمَوْنِهِ كَالْبَرَقِ قَلَمًا ذَا لِبَرَقِ  
 الْبَرَقِ يَصْطَرِبُ وَيَقُولُ وَقَوْلُ رَبِّي لَا يَرُكِبُنِي إِلَّا السَّيِّئُ الْمَاشِي الْأَبْعَى  
 الْقَرَشِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ الْوَاءِ يَقُولُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَعَزَّيْتُ  
 وَمِثْلُ الْجَمَّةِ فَحَرَّ سَاجِدًا فِينَا دَرِي مُنَادٍ أَرَقَمَ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ كَيْسَ هَذَا يَوْمٌ

الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ يَوْمَ الْحِسَابِ وَالْعَذَابِ سَلْ لَقَطٌ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اسْأَلْكَ امْتَنِي  
 فَيَقُولُ اللَّهُ اعْطَيْتَكَ مَا تَرْضَى كَقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ثُمَّ  
 يَا مَرَاتِنَهُ تَعَالَى السَّمَاءُ أَنْ يُمْطَرُ فِيهِمْ مَاءٌ كُنْتَنِي الرِّجَالُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَيَكُونُ  
 الْمَاءُ حَوْثٌ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَنِي عَشْرَ ذُرَاةٍ فَيَنْبِتُ الْخَلْقُ بِذَلِكَ الْمَاءِ لَبَنَاتٍ ابْقِلَ وَخُطُو  
 كَمَلَّتْ أَجْسَادُهُمْ كَمَا كَانَتْ ثُمَّ تَطْوِي السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْ  
 الْمَلِكُ الْيَوْمَ فَلَا يُجِيبُهُ أَحَدٌ كَذَلِكَ يَقُولُ تَابِنَا وَتَابِنَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ  
 ابْنَ الْجِبَارُونَ وَابْنَاؤُهُمْ وَابْنُ الْمُلُوكِ وَابْنَاؤُهُمْ وَابْنُ الَّذِينَ يَا كُفُونُ  
 رِزْقِي وَيَعْبُدُونَ غَيْرِي وَتَصْبِيرُ الْجِبَالِ كَالْبَعْثِ الْمُنْفُوسِ ثُمَّ يَبْدُلُ الْأَرْضَ  
 الَّتِي عَمِلَ عَلَيْهَا الْمَعَاصِيَ فَيَنْصُبُ عَلَيْهَا جَهَنَّمَ وَيَأْتِي بِأَرْضٍ أُخْرَى مِنْ فَضَّةٍ  
 بَيضاء فَيَنْصُبُ عَلَيْهَا الْجَنَّةَ صَدَقَ

### تفسیر ان باب براق کے بیان میں

اس کے دو بازو ہیں اور درمیان آسمان وزمین کے اُڑتا ہے۔ منہ اس کا انسان  
 کی طرح۔ اور زبان مثل زبان عرب کے اور بچی پیشانی پتلے دونوں کان سیاہ دونوں  
 آنکھیں جیسے نیلگامزوکا۔ اور بعض کہتے ہیں مثل ستارہ روشن کے۔ اور پیشانی باقوت  
 سرخ کی۔ پاؤں ہل کے۔ دم گاؤ کی سی مرصع زمرخ سے بدن اس کا بجلی کا۔ اور  
 بعض کہتے ہیں مور سا گدھے سے اونچا اور چتر سے نیچا۔ براق۔ اس لیے نام رکھا گیا  
 کہ جلد روشل برق کے ہے۔ جب حضرت سوار ہوئے تو اس کے نزدیک جائیں گے۔  
 تب گھبراے گا اور کے گا قسم خدا کی کوئی مجھ پر سوار نہ ہو گا مگر بنی ہاشمی کی قریشی  
 محمد بیٹا عبد اللہ کا صاحب علم۔ تب آپ فرمائیں گے میں ہی ہوں محمد بیٹا عبد اللہ کا  
 سچا سوار ہو کر بہشت کی طرف روانہ ہوں گے۔ اور سجدے میں گرینگے۔ تب پکارے گا  
 ایک پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی جانب سے اٹھا اپنا سراے محمد صلعم یہ دن رکوع اور

سجود کا نیند ہے بلکہ روز حساب اور عذاب کا۔ سوال کر عطا کیا جائیگا تب آپ فرمائیے  
 اے رب میں اپنی امت کو مانگتا ہوں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمایا کیا بخشائیں نے  
 تجھ کو حسین تو راضی ہو۔ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے اور قریب ہے کہ عطا کرے گا تجھے  
 رب تیرا پس تو راضی ہوگا پھر حکم کریگا اللہ تعالیٰ آسمان کو برسانے کا تب وہ برسا اے گا  
 پانی مردوں کی مٹی کی صورت چالیس دن تک۔ اور ہوگا پانی سب چیزوں کے اوپر  
 بارہ ہاتھ۔ تب پیدا ہوگی خلق اس کی سے جس طرح سبزہ اُگتا ہے۔ اور کامل ہونے  
 اجسام ان کے جیسے تھے۔ بعد اُس کے پلٹے جائیں گے آسمان اور زمین تب فرمایا گیا  
 اللہ جل شانہ آج کس کی بادشاہی ہے کوئی جواب نہ دیا۔ اسی طرح سے دین بار فرمائے گا  
 آخر خود ہی فرمائے گا اللہ واحد قہار کا آج ملک سپہہ۔ پھر کے گا کمان ہیں ظالم اور  
 کمان انکی اولاد۔ کمان سلاطین اور انکے بیٹے۔ اور کمان ہیں وہ لوگ جو کھاتے  
 ہیں میری روزی اور پریش کرتے ہیں میرے غیر کی۔ اور ہوں گے پائمانہ چشم کے  
 دھنی ہوئی اُون کی صورت۔ اور بدلی جائیگی وہ زمین جس میں گناہوں کے عمل  
 کیے گئے ہوں گے اور رکھی جائیگی وہاں جہنم۔ اور دوسری زمین سپر چاندی کی بنے گی  
 اور سپر حیرت قائم کی جائیگی دُوسری عَنْ شَہِ رَحْمَہُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ  
 الْاَرْضُ اِيْنُ يَكُوْنُ النَّاسُ۔ قَالَ وَصَلْعَمَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ عَظِيمٍ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ عَمْرًا  
 ثُمَّ قَالَ النَّاسُ كُلُّهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الصِّرَاطِ اَوْ مَرُوْیَ بے عَائِشَہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی  
 ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ جن دن بدلی جائیگی زمین اس دن سب لوگ کمان  
 رہینگے آپ نے فرمایا اے عائشہ تو نے ایسا امر عظیم پوچھا کہ آج تک کسی نے نہ پوچھا تھا  
 میں اے عائشہ اس دن سب لوگ صراط پر رہیں گے

الباب الثالث والعشرون في ذكر نفي الصور والبعث  
 ثم يقول الله تعالى جئناك يا اسرافيل قد وافقتم فينقم ويا دحي ابنته الا و



الْجَارِحَةُ وَالْعَظَامُ النَّفْثَةُ فَلَا جَسَدًا لَّابَالِيَةٍ فَالْعُرُوقُ الْمُنْقَطِعَةُ وَالْجُلُودُ الْمَفْرُوقَةُ  
السَّائِقَةُ تَوْمًا رَفِضًا قَبَضًا يَقُومُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَادْخُلُوا  
قِيَامًا يَتُكْرَرُونَ إِلَى السَّمَاءَاتِ فَلَا تَشْقَى إِلَى الْأَرْضِ قَدْ بَدَلَتْ وَإِلَى الْعَرْشِ رُفْدًا  
عُطِّلَتْ وَإِلَى الْوَحْشِ قَدْ حُشِرَتْ وَإِلَى الْبَحْرِ قَدْ سَجَتْ وَإِلَى الشَّمْسِ قَدْ رُجَتْ  
وَإِلَى الزَّيْبَانِيَةِ قَدْ أُخْضِرَتْ وَإِلَى الْجَحِيمِ قَدْ سُعِرَتْ وَإِلَى الشَّمْسِ قَدْ كُوِّرَتْ  
إِلَى الْجُحُومِ قَدْ انْكَدَرَتْ وَإِلَى الْمَوَارِثِ قَدْ لُصِبَتْ وَإِلَى الْجَنَّةِ قَدْ أُرْفِقَتْ عَلَيْكَ  
نَفْسٌ بِمَا أُخْضِرَتْ فَلَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا  
مَا وَعَدَنَا الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ فَيُخَوِّجُونَ مِنْ جُحْدٍ حَيَارَى عُرْيَانًا

میتوں ان باب صور پھرنے اور نبش کے بیان میں

پھر فرمائے گا السجل شانہ اے اسرافیل کھڑا ہوا اور پھونکے تب وہ بھونکین گے  
اور پکارین گے اے ارواح خارجہ اور پڑیاں بوسیدہ اور اجسام کہہ اور رگین گئی ہوئی  
اور پھٹے ہوئے چڑے اور بال جھڑے ہوئے اٹھ کھڑے ہو واسطے فیصلہ احکام کے پس  
سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے حکم سے خدا کے اور وہ قول ہے ہمد تعالیٰ کا کہ  
ناگاہ سب کھڑے ہو کر دیکھیں گے آسمان کو کھڑے اور زمین کو تبدیل اور اڑتیوں کو  
بیکار اور وحشیوں کو پریشان اور دریاؤں کو خشک اور نفوس کو اپنے تجتس کے ساتھ  
بیونہ کیا ہوا اور زبانہ کو حاضر اور جہنم کو بھڑکی ہوئی اور آفتاب کو اندھیرا اور ستاروں  
کو سیلا اور تر از زمین کو کھڑا اور بہشت کو نہ دیکھ سب معلوم کرے گا ہر شخص کہ کیا عمل  
لایا ہے۔ قول ہے حق سبحانہ تعالیٰ کا کہین گے سب افسوس کس نے اٹھایا ہمو ہماری گوز  
سے یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا برحمان نے اور ٹھیک کہا تھا رسولوں نے پس کلے رہے  
قبروں سے تیر اور پرہیز سئل عن رسول اللہ صلعم عن معنی قوله تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
النَّصُورِ قَالُوا أَتَوْنَا أَجْمًا قَالَ قَبْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْهُمُ حَتَّى بَدَلَتْ السَّمَاوَاتُ مِنْ جَمْعٍ

عَنْهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا السَّائِلُ سَأَلْتَنِي عَنْ الْوَعْدِ الْعَظِيمِ فَأَعْلَمُكَ بِحُجْرَةِ الْقِيَامَةِ أَقْوَمَ وَأَيْسَرَ  
 يوحنا گیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے منی۔ اس کلام الہی کے کہ جہنم کا جانیگے صدر پس آؤ گے تم  
 فوج فوج کہا راوی نے کہ آپ روئے یہاں تک کہ کپڑے آنسو سے تر ہو گئے۔ بعد اس کے  
 فرمایا کہ اے سائل تو نے مجھ کو چھوچھا جان تو کہ انہیں گے لوگ قیامت کے دن بارہ گروہ  
 ہو کر اَمَّا الصِّفَتُ الْاَوَّلُ فَيُخْتَرُونَ عَلَى صُورَةِ الْفِرْدَوْسِ وَهُمْ الْمُقَاتِلُونَ فِي النَّاسِ پہلے  
 گروہ والے اٹھائے جائیں گے بندہ کی صورت بن کر اور دسے لوگ فتنہ انگیز ہوں گے ان  
 فرمایا ہے اشہد انہی نے کہ فتنہ سخت تر ہے قتل سے وَالصِّفَتُ الثَّانِي يُخْتَرُونَ عَلَى صُورَةِ الْخَمَارِ  
 وَهُمْ أَكَلَةُ الرِّشْوَةِ اَمِي السُّعْتِ قَالَ اِنَّهُ تَعَالَى سَمَاعُونَ الْكُذِّبُ اَكَاوُونَ لِلشَّيْءِ  
 دوسرے گروہ والے خوک کی صورت پر اٹھیں گے اور دسے رشوت خوار ہوں۔ فرمایا حق تعالیٰ  
 نے سننے والے جنوں کے اور کھانے والے حرام کے وَالصِّفَتُ الثَّلَاثُ يُخْتَرُونَ عَلَى صُورَةِ  
 بَيْتَرْدُونَ فَيُعَلِّقُ بِهِمُ النَّاسُ وَهُمْ الَّذِينَ يَجُورُونَ فِي عَمَلِكُمْ قَوْلُهُ تَعَالَى وَادَا  
 عَمَلُهُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَكْفُرُوا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ عَمَلَكُمْ بِهِ اِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ  
 بصیرت سے گروہ والے اٹھائے جائیں گے انہی کے پھر نیلے بھٹتے پس لوگ نے  
 فریب کھائیں گے اور دسے ظلم و ستم کرنے والے ہیں حکم میں۔ قول باری تعالیٰ کہ ہے اور  
 جس وقت حکم کرو تم درمیان لوگوں کے تو حکم کرو ساتھ عدالت کے کیونکہ اللہ تعالیٰ بہتر  
 نصیحت کرتا ہے تم کو اسی بیشک دوسنے والا دیکھنے والا ہے وَالصِّفَتُ الرَّابِعُ يُخْتَرُونَ  
 عَلَى صُورَةِ الْوَحْشِ وَهُمْ الْعَمِيقُونَ بِاعْمَالِهِمْ قَوْلُهُ تَعَالَى اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ  
 اور چوتھے گروہ کے لوگ اٹھائے جائیں گے برے اور گونگے اور دسے متکبر ہیں اپنے  
 اعمال پر۔ فرمان ہے اللہ تعالیٰ کا کہ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا متکبر فخر کو وَالصِّفَتُ  
 الْخَامِسُ يُخْتَرُونَ عَلَى صُورَةِ الْوَحْشِ وَهُمْ الْعَمِيقُونَ بِاعْمَالِهِمْ قَوْلُهُ تَعَالَى اِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ  
 الْعَمَلَاءُ الَّذِينَ يَخَالَفُ اَعْمَالَهُمْ اَوْ اَمْرُهُمْ تَعَالَى تَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

اَلْصِّفَةُ اور پانچویں گروہ والے اٹھائے جائیں گے جس حال میں کہے گی ان کے دہن سے  
 پیپ اور کاٹھن کے اپنی زبانیں اور دسے علما ہیں جن کے اعمال خلاف احوال کے تھے  
 قول ہے اسدیاک کا آیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیکی کرنے کا اور اپنے حق میں بخول جانے ہو  
 وَالصِّفَةُ السَّادِسُ مَحْتَرُونَ وَعَلَىٰ أَجْسَادِهِمْ قُورْ مِنَ النَّارِ وَهُمْ الْمَاهِدُونَ  
 بِالزُّورِ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَقْصُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اُدْحِطُوا طَائِفَةً اُحْطَا بِمَا جَايَاكَ وَحَالِيكَ  
 اُن کے بدنوں میں ترس ہو گا نار کا اور دسے چھوٹے گواہ ہیں۔ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے  
 کہ بیرونی نکر اس بات پر جس کا سمجھنے عام نہیں ہے وَالصِّفَةُ السَّابِعُ مَحْتَرُونَ وَاقْدَامُهُمْ  
 عَلَىٰ جِبَاهِهِمْ مَعْقُودَةٌ بِفَاخِصِهِمْ وَهُمْ اَسْدَنُّ شَيْئًا مِنَ الْخِيفِ وَهُمْ الَّذِينَ يَلْبِسُونَ  
 الشُّهُوكَ وَاللَّذَاتِ قَوْلُهُ تَعَالَى اُولَٰئِكَ الَّذِينَ اسْتَرَوْا اَيُّوهُ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ  
 ساتویں گروہ والے اٹھیں گے اور پانچوں اُن کے پیشانی سے بندھے ہوئے اور مروے  
 سے زیادہ اُن میں بدبو ہو گی اور دسے پیرو شہوت اور لذت کے ہیں۔ قول ہے حق تعالیٰ  
 کا کہ انھوں نے خرید کیا حیات دنیا کو مقابل میں آخرت کے وَالصِّفَةُ الثَّامِنُ مَحْتَرُونَ  
 كَالشُّكَّارِ يَقْعُونَ لَيْلِيًا وَنَهَارًا وَهُمْ الَّذِينَ يَمْسَعُونَ حَقَّ اَمَلِهِ قَوْلُهُ تَعَالَى  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا مِنْ طَبَايِعِ مَا كَسَبْتُمْ اُوْر اُحْشُوا اِنَّا غُرُوه كَلَّا تَتَوَلَّوْا  
 كِي طَرَحِ دَاہِنے بائیں گے پڑنے اٹھائے جائیں گے اور دسے حق اللہ کے مانع ہیں  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے ایمان والو خرچ کر دیا کہ کما فی وَالصِّفَةُ الثَّاسِعَةُ مَحْتَرُونَ وَعَلَيْهِمْ  
 سُرُوْبٌ مِّنْ قَطْرٍ وَهُمْ الَّذِينَ يَمْسَعُونَ بِالْعَيْبَةِ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبُوْهُ لَا يَغْتَابُ  
 بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَنُورِیْنَ جَمَاعَتِ قَطْرَانِ کی ازار پہنے اٹھائی جائیگی اور دسے غیبت  
 کرنے والے ہیں۔ قول ہے حق تعالیٰ کا کہ جاسوسی نکر و اور نہ غیبت کرے بعض بھار  
 بعض کی وَالصِّفَةُ الْعَاشِرُ مَحْتَرُونَ خَارِجِينَ اَلْسِنَتِهِمْ مِنْ فَمِّهِمْ وَهُمْ الَّذِينَ  
 كَانُوا اَصْحَابَ النِّمِيسَةِ قَوْلُهُ تَعَالَى هَمَّازٌ مَّشَاوِیْمٌ مِّنَ الْخَبْرِ مُعْتَدٍ اَنِ تَنْمِ

و سوا گروہ اٹھایا جائے گا اس حالت سے کہ بائیں اُن کی گردن کے پیچھے سے نکلی ہوئی  
 ہون کی اور دوسرے بغل خور ہون گے فرمایا اسد سبحانہ نے کہ بغل خور بہت پھرنے والا دوسرے  
 حنفی کے نسخ کرنے والا اخیر کا حد سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہے وَالْقِصَّةُ الْحَادِثُ عَشْرُ  
 يُحْشَرُونَ مَسْكِرَانِ وَهُمْ الَّذِينَ يَتَخَذُونَ فِي الْمَسَاجِدِ بِحَدِيثِ الدُّنْيَا قَوْلَهُ تَعَالَى إِنَّ  
 الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا گیارہواں طائفہ اٹھایا جائیگا اور دوسرے  
 مسجدوں میں بات و بیانی کیا کرتے تھے۔ فرمان خداوند تعالیٰ کہ ہے کہ بیشک مسجدیں اسد  
 کی ہیں پس اسد کے ساتھ دوسرے کو یاد نکر دو وَالْقِصَّةُ الثَّانِي عَشْرُ يُحْشَرُونَ عَلَى  
 صُورَةِ الْخَنَازِيرِ وَهُمْ الَّذِينَ كَانُوا يَأْكُلُونَ الرِّبَا قَوْلَهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً خُذُوا حِذْرًا فَلا تَكُونُوا مِنَ الْمُمْتَرِينَ  
 ہیں۔ فرمایا اسد سبحانہ تعالیٰ نے اے ایمان والو سود و مست کھاؤ و فی الخمر من معاذ  
 ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَيَوْمُ الْحِسْرَةِ وَالْقِصَّةُ الثَّالثَةُ يُحْشَرُ اللَّهُ تَعَالَى اِسْمًا  
 مِنْ قِبَلِ رُحْمَتِهِ عَلَى اِسْمَيْنِ عَشْرًا اَوْ اَجْمَعًا رَوَى ہے معاذ بن جبل رضی سے کہ حضرت رسول  
 کریم صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہوگا ثیاست اور حسرت و ندامت کا دن تب اٹھائے گا۔  
 حق تعالیٰ میری اُمت کو قبروں سے بارہ فوج بنا کر القوم الاول یحْشَرُونَ مِنْ قِبَلِ رُحْمَتِهِ  
 لَيْسَ لَكُمْ يَدَانِ وَلَا رِجْلَانِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمَانِ هُكَاةُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ  
 الْخَيْرَانَ قَوْلَهُ تَعَالَى وَالْجَارُ نَبِيًّا وَقُرْبَى الْفُقَرَى وَالْجَارُ الْغَنِيُّ فَقَدْ اَجْرًا وَهُوَ مَصْلِحُهُمْ  
 اِلَى النَّارِ پہلی فوج اٹھائی جائیگی اپنی قبروں سے بے ہاتھ پاؤں کے تب پکارے گا  
 فرشتہ اسد تعالیٰ کی طرف سے کہ یہ ستائے تھے ہمایوں کو۔ قول ہے حق تعالیٰ کا اور  
 ہمایہ رشتہ دار اور ہمایہ پہلو کا یہ بدو تو بہ کے مر گئے یہ ہے جزا اُن کی اور مزین اُن کا  
 ہمارے طرف ہو وَالْقَوْمُ الثَّانِي يُحْشَرُونَ مِنْ قِبَلِ رُحْمَتِهِ عَلَى صُورَةِ الدَّابَّةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ  
 مِنْ قِبَلِ الرَّحْمَانِ هُكَاةُ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ اَنْفُسَهُمْ وَمَا تَوَكَّلُوا وَمَا تَوَكَّلُوا فَيُنَادِي رُحْمَتُهُ

وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ قَوْلُهُ تَعَالَى خَوَّلَ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ  
 الَّذِينَ هُمْ يُرَادُونَ وَيُصَلُّونَ الْمَاعُونَ اور دوسری فوج اٹھائی جائیگی قبروں سے اپنی  
 چارپائے کی صورت پر تب پکارے گا فرشتہ خدا کی طرف سے یہ لوگ کاہلی کرتے تھے نماز  
 میں اور بدوں توبہ کے مر گئے یہ ہے اُن کی جزا اور مرجع اکابر جہنم سے فرمایا اسد پاک نے  
 حیف ہے اُن نمازیوں کے حال پر جو اپنی نماز بھول جاتے ہیں کہ ریاکار اور مانع زکوٰۃ  
 ہیں وَالْقَوْمُ الثَّلَاثُ يُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَيَخُوفُنَهُمْ مِثْلُ الْجِبَالِ مَلَى بِالْحَيَّاتِ  
 وَالْعُقَابِ قِيَارٍ مِمَّا دَمِنَ قَبْلَ الرَّحْمَانِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَمْنَعُونَ الزَّكَاةَ وَمَا تَوَّابٌ  
 وَلَمْ يَتَوَّابُوا فَمِنْهُمْ أَجْرٌ أَوْ هُمْ وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى يَكْفُرُونَ الذُّهَبَ  
 وَالْفِضَّةَ وَلَا يَتَّقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَيَسَّرَ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابَ آلِهِ يَوْمَ يُجْزَىٰ عَنْهَا  
 فِي نَارِ جَهَنَّمَ دَجَاجَةٌ لَّكُلِّ دَانٍ مِنْهَا لَوْحٌ مِمَّنْ النَّارِ فَتَكُونُ بِهَا جَبَابُ  
 وَجُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ اور تیسری فوج اٹھائی جائیگی قبروں سے اپنی اور پیٹ اُن کے  
 پہاڑوں کے مانند بھرے ہوئے سائب اور بچھوڑوں سے متب پکارے گا فرشتہ خدا کی  
 طرف سے یہ لوگ منع کرتے تھے زکوٰۃ کو مر گئے بے توبہ کے جزا اُن کی یہ اور مرجع اکابر  
 جہنم ہے جیسا قول ہے حق سبحانہ کہ جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور خرچ  
 نہیں کرتے تو اسکو راہ خدا میں پس خبر دے اُن کو عذاب دردناک کی اس روزگرم کی ایسی  
 اس پرانے دوزخ کی نور تابے گا اسد تعالیٰ اس کی ہر دانگ کے مقابل میں تخی اس کی  
 کی بھروسے گا اُس سے اُن کی پیشانی اور پیٹ اور پہلو اور پیٹ کو وَأَمَّا الْغُفُورُ السَّرَّاحُ  
 يُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ يُخْرَجُونَ مِنْ أَهْلِهَا يَوْمَ دَمَ دَمًا مَعَاوَةً ثُمَّ جَسَدٌ أَتَمَّ  
 بِالْأَرْضِ وَالنَّارِ مَرَجٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ قِيَارٌ مِمَّا دَمِنَ قَبْلَ الرَّحْمَانِ هَؤُلَاءِ  
 الَّذِينَ كَذَّبُوا فِي آيَاتِنَا وَلَسْتَ بِعَاوِلِهِمْ يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ عَنْ عَصَائِهِمْ وَمَصِيرُهُمْ  
 إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ يَوْمَ لَا تَنفَعُهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا تَنفَعُهُمْ  
 أَوْلَادُهُمْ وَلَا تَنفَعُهُمْ أَسْمَانُهُمْ يَوْمَ يَأْتِي السَّحَابُ مِنْ دُخَانٍ مُبِينٍ

فوج والے اٹھائے جائیں گے قبروں سے اپنی اس طرح کہ ہونٹوں سے اُن کے خون بیگا  
 اور آنتیں اُن کی ٹانگیں کی یہاں تک کہ زمین پر گرین گی۔ اور پھر اُن کے اُگ نکلے گی۔ پس  
 پکارے گا پکارنے والا اللہ کی طرف سے کہ یہ لوگ چھوٹ بولتے تھے یہ وحش امین مر گئے  
 اور توبہ نہ کی جزا اُن کی یہ اور مزح اُن کا نارے مثل قول باری تعالیٰ کے اور جو لوگ خرید کرتے  
 ہیں عوض عدا اُن کی کے ثمن قلیل کو دَامَا الْقَوْجُ الْخَاسِرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ يُخْرَجُونَ مِنْ  
 اَبْلِ اَرْحَمِهِمْ رَاحَهُ اَنْتُمْ مِنَ الْحَقِیْقَةِ فِیْ نَادِیْ مُنَادٍ مِنْ قَبْلِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الَّذِیْنَ یَلْمِزُونَ  
 الْمُعَاصِیَ سِیْرًا مِّنَ النَّاسِ وَلَکُمْ لِحَاظُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا تَوْاَدُّوْا لَمْ یَبُوْا فِهَآ اَجْرًا وَهُمْ  
 وَمَصِیْرُهُمْ اِلَی الْاَثَارِ فَوَلِّیْهِمْ تَعَالٰی اِیْتَحَفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یُخْشَوْنَ اللّٰهَ وَهُمْ مِنْهُمْ  
 یَا بَنُوْیْنَ فَوْجِ کَ لَوْ اُتَحَّائے جَائِیْنَ گے اپنی قبروں سے جس حال میں کہ اُن کے بدرون  
 سے مردے سے زیادہ بربوئے گی۔ تب پکارے گا پکارنے والا خدا کی طرف سے کہ یہ  
 چھپاتے تھے اپنے گناہوں کو آدمیوں سے اور نہیں دُرتے تھے خدا سے مر گئے بدرون  
 تپس کے یہ ہے اُن کی جزا اور نار ہے اُن کا مزح۔ قول ہے اللہ تعالیٰ کا کہ چھپاتے ہیں  
 آدمی سے اور نہیں چھپا سکتے اللہ تعالیٰ سے اور وہ اللہ اُن کے ساتھ ہے وَ اَمَّا الْقَوْجُ السَّارِ  
 فِیْخَسِرُوْنَ مِنْ قُبُورِهِمْ مَّقْطُوعَةُ الْخَلْفِ مِنْ لَّا حَقِیْقَةِ فِیْ نَادِیْ مُنَادٍ مِنْ قَبْلِ  
 الرَّحْمٰنِ هُوَ الَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ اَلَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ اَفْهَآ اَجْرًا وَهُمْ  
 وَمَصِیْرُهُمْ اِلَی الْاَثَارِ اور لیکن چھپی فوج والے ٹکلیں گے اپنی قبروں سے خلق اُن کے  
 ہوئے گردن کے پیچھے سے تب پکارے گا پکارنے والا خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ یہ  
 لوگ وہ ہیں کہ چھپائی گواہیاں دیتے تھے اور بے توبہ کیے مر گئے ہیں جزا اُن کی یہ اور مزح  
 اُن کا جہنم ہے وَ اَمَّا الْقَوْجُ السَّارِ فِیْخَسِرُوْنَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَلَیْسَ لَهُمْ الشَّهَادَةُ فِیْ نَادِیْ مُنَادٍ  
 مِنْ قَبْلِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الشَّهَادَةُ قَوْلُهُ تَعَالٰی اَلَا تَتُكَلِّمُوْنَ اَلشَّهَادَةَ  
 وَمَنْ یَّكْتُمُهَا فَاِنَّهٗ اَرْسَلْنَا قَلْبَهُ وَمَا تَوْاَدُّوْا لَمْ یَبُوْا فِهَآ اَجْرًا وَهُمْ وَمَصِیْرُهُمْ اِلَی الْاَثَارِ

اور ساتویں فوج بے زبان ہو کر ٹکٹکی اپنی قبروں سے۔ تب پکارے گا پکارنے والے۔  
 خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ یہ لوگ مارے شہادت ہیں مر گئے پر توبہ نہ کی یہ ہے جزا ان کی اور  
 نار ہے مزح اٹکا۔ قول ہے اس قبل شانہ کا کہ مت چھپاؤ گواہی کو اور جو شخص چھپاؤ گا  
 اس کو دل اس کا تاریک ہو گا **وَمَا الْفُوجُ النَّاسُ يَخْتَرُونَ مِنْ جُورِهِمْ نَاكُورُهُمْ**  
**وَالْجَلْمُ فَوْقَ دُوسِهِمْ دِيْجَرِي مِنْ قُرُوجِهِمْ اَنْهَارُ قَيْسٍ دَسْدِيْدٍ حِيَاذِي الْيَنَادِي**  
**مِنْ قَبْلِ الرَّحْمَانِ هُوَ لَا الَّذِيْنَ كَاوَايِرُونَ وَمَا لَوْ اَنَّهُ يَبُوْا اَجْمَعِيْهِمْ هَذَا**  
**وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَقْرَبُوْا اَلَّذِيْنَ تَارَكُوْا فَاخْتَهُ وَمَقَاوِسُ**  
**سَيِّئًا** اور لیکن آٹھویں فوج والے سبز چھکائے اور باتوں اپنے سر پر اٹھائے قبروں  
 نکلیں گے اور ان کی شرمگاہ سے نہرین ریم اور زرد آب کی بہنکی۔ تب فرشتہ خدا کا پکار  
 کے گا کہ یہ لوگ زانی ہیں بدون توبہ کے مر گئے اب ان کی جزا یہ اور مقام اٹکا نار ہے  
 فرمایا حق تعالیٰ نے زمانہ کے نزو یک بجائو بیشک یہ بد اور دشمن اور جری راہ ہے وَاَمَّا  
**الْفُوجُ النَّاسِ يَخْتَرُونَ مِنْ جُورِهِمْ اَسْوَدُ الْوَجْهِ اَرَقُ الْبَيْنِيْنَ يَطُوْنَهُمْ مَمْلُوْنَهُ**  
**النَّارِ فَيَنَادِيْ مِنْ قَبْلِ الرَّحْمَانِ هُوَ لَا الَّذِيْنَ يَا كُوْنُ اِمَاوَالِ الدِّيَاغِيْ ظُلْمًا قَوْلُهُ**  
**تَعَالَى اِنْسَا يَا كُوْنُ فِيْ يَطُوْنِهِمْ نَارًا مَا تَوَاعَدُوْا فَبَدَا جَزَاؤُهُمْ مَصِيْرُهُمْ**  
**اِلَى النَّارِ** نوین فوج کے لوگ سیاہ رو اور نیلی آنکھیں بیٹے ان کے بھرے ہوئے آگ  
 سے اپنی قبروں سے اٹھیں گے۔ تب فرشتہ پکار گیا کہ یہ ظلم سے مال تیم کا کھاتے تھے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں کھاتے یہ اپنے پیٹ میں گر آگ۔ کیونکہ یہ بے توبہ کے مر گئے  
 پس یہ ہے جزا ان کی اور نار ہے مزح اٹکا **وَمَا الْفُوجُ النَّاسِ يَخْتَرُونَ مِنْ جُورِهِمْ**  
**جَدَّ اَمَادٍ مِّنْ دِيْ الْيَنَادِيْ مِنْ قَبْلِ الرَّحْمَانِ هُوَ لَا الَّذِيْنَ عَاثَرُوْا الْوَالِدِيْنَ**  
**فِي الدِّيَاغِ مَا تَوَاعَدُوْا فَبَدَا جَزَاؤُهُمْ مَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ قَوْلُهُ تَعَالَى**  
**وَاعْبُدُوْا اللّٰهَ وَلَا تَقْرَبُوْا اَبْشَارًا وَّ بِالْوَالِدِيْنَ اِحْسَانًا** اور دسویں فوج والے

کوڑھی اور تمام بدن میں پسیدی اپنی گوردن سے نکالیں گے تب فرشتہ رب کا پکارنے کے  
 انھوں نے دنیا میں اپنے باپ مان کو رنج دیا ہے اور توبہ نہ کر کے مر گئے ہیں یہ سب ان کی جزا  
 اور نارسہ انکار ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے کہ عبادت کرو اللہ کی اور میرے شریک کرو اس کے  
 ساتھ کسی کو اور احسان کرو اپنے مان اور باپ پر و اما الفوج الحادی عشر فبشر من  
 بئیرہم عسیا ناکا القلب والعین۔ اِنَّ اللہَ کَفَرُ الْخَوَارِ وَشَفَاہُمْ مَطْوُوحَةً عَلَی  
 لَبَطِ فِہِمْ وَتَحَنُّ فِہِمْ وَیُخْرِجُ مِنْ الْبُطُونِہِ الْقَدَرِ فِیْنَادِی السَّادِی مِنْ قَبْلِ الرَّحْمٰنِ  
 لَمْ یُکَلِّہِ الَّذِیْنَ یُشْرِیوْنَ الْخَمْرَ مَا تَوَادُّوْہُمْ یَتَوَادُّوْہُمْ اَجْزَاؤُہُمْ وَمَصِیْرُہُمْ اِلَی  
 النَّارِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمِیْسِرُ وَالْاَنصَابُ وَالْاَزْکَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ  
 الشَّیْطَانِ اور گیارہویں فوج والے دل اور آنکھ کے اندھے اٹھیں گے اور روت  
 ان کے بیل کے سبک کی طرح۔ اور اب ان کے پیٹ اور زانو پر پڑے ہوئے اور  
 پیٹ سے ان کے پسیدی نکلتی ہوئی۔ تب فرشتہ پکار کر کہ گایہ لوگ شراب پیتے تھے  
 اور بدون توبہ کے مر گئے یہ جزا ان کی ہے اور انکا مقام آتش دوزخ ہے۔ فرمایا حق جل شانہ  
 نے کہ شراب اور جو پسیدی ہے عمل سے شیطان کے و اما الفوج الثانی عشر فبشر من  
 بئیرہم ووجوہہم مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَۃً الْمَدْرِ فِیْمَرُوْنَ عَلَی الصِّرَاطِ حِکَا الْبُرْقِ  
 الْحَاطِفِ فِیْنَادِی السَّادِی مِنْ قَبْلِ الرَّحْمٰنِ اُولَئِکَ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ عَنِ الْمَتَاعِی  
 وَیَحْفَظُوْنَ صَلَوةَ الْخَمْسِ بِالْجَمَاعَةِ وَمَا تَوَادُّوْہُمْ التَّوْبَةُ فَہَذَا اَجْزَاؤُہُمْ وَمَصِیْرُہُمْ  
 اِلَی الْجَنَّةِ بِالْمَغْفِرَةِ وَ الرِّضْوَانِ اِنَّہُمْ رَاضِیْنَ عَنِ اللہِ وَ اللہُ رَاضٍ عَنْہُمْ قَوْلِہٖ  
 تَعَالٰی لَا تُخَافُوْا وَلَا حَزَنُوْا اَوْ بَشِّرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ بارہویں فوج  
 کے لوگ چہرہ انکا جو دھوین رات کے چاند کا سا بھلی کی طرح صراط پر گزریں گے پس فرشتہ  
 ندا کرے گا کہ یہ لوگ عمل صالح کرتے اور گناہ سے باز رہتے اور پانچوں وقت کی نماز جماعت  
 کے ساتھ پڑھتے تھے توبہ کر کے مر گئے ہیں اب یہ سب جزا ان کی اور جنت ہے مقام



انکا ساتھ منفیات اور خوشنودی الہی کے کیونکہ وہ راضی ہیں اللہ سے اور اللہ انے اشی  
ہے۔ قول بے بار پتالی کا مست ڈرو اور مست ٹم کرو اور خوش رہو جنت میں جس کا تم سے  
وجہ کیا گیا تھا۔

الباب الرابع والعشرون في ذكر فتور الخلائق من القبور  
يَقَالُ إِنَّ الْخَلَائِقَ إِذَا تَمُرُّوا مِنَ الْقُبُورِ يَقِفُونَ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي تَمُرُّوهُ  
أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ وَلَا يَنَامُونَ وَلَا يَبْكُونَ قَبْلَ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ  
بِمَا كُفِرَتْ أَهْلُ دِينٍ مُحَمَّدٍ صَلَّيْهِمُ الْيَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ إِنَّ أَمْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
عَرَّجُكُمْ مِنْ أَتَارِ السَّوْمُوعِ

چوبیسواں باب اٹھائے جانے میں خلافت کے اپنی قبروں سے  
کہا ہے کہ جب اٹھائی جائیگی خلقت اپنی قبروں سے کھڑی رہی اسی موضع میں چالیس  
برس تک اور نہ کھائیں نہ پئے گی نہ بیٹھے گی نہ کلام کرے گی۔ پوچھا کسی نے یا رسول  
اللہ صلعم دین محمدی کے لوگ کیونکر بچانے جائیں گے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کہ  
میری اُمت مشرور اور وضو کے سبب سے ان کے ہاتھ اور پاؤں روشن ہوں گے

وَفِي الْكُبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْعَنُ أَهْلُ الْخَلَائِقِ مِنْ قُبُورِهِمْ فَنَادَى الْمَلَائِكَةُ  
إِلَى رَأْسِ قُبُورِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَسْمَعُونَ رُوحَهُمْ مِنَ التَّرَابِ فَيَسْمَعُونَ التَّرَابَ مِنْهُمْ  
مَنْ أَمَرَ بِجُودِهِمْ فِيهِمْ الْمَلَائِكَةُ تِلْكَ الْمَوَاضِعُ فَلَا يَذْهَبُ مِنْهَا فَيُنَادَى الشَّادِي  
مِنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ يَا مَلَكُ كَلِّتِي لَيْسَ ذَلِكَ تَرَابُ قُبُورِهِمْ أَلَمْ أَهْوِ تَرَابَ حُجْرَتِهِمْ  
دَعُوا عَلَيْهِمْ إِنْ يَمُرُّوا الصِّرَاطَ وَيَدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَنْ نَظَرَ إِلَيْهِمْ يَعْلَمُ أَنَّهُمْ  
نَحْنُ أَمْي وَعَبَّادِي اور حدیث میں آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا اٹھاوے گا، سرٹھا  
خلائق کو ان کی قبروں سے پھر آویں گے ملائکہ مومنین کی گور کے سرانے اور خاک پوچھیں گے  
ان کے سر سے تب سارے اعضا کی خاک تو اُڑ جائے گی مگر مواضعِ سجود کی خاک نہ مٹے گی





رہے جب لوگ آسودہ تھے اور یہ کہ تم یہاں سے رہے تھے جن کو سب لوگ سیراب  
 تھے تب کہا میں گئے اور میں گئے اور آسائش کریں گے اور سب خلقت حساب  
 میں مبتلا رہیں۔ وَقَدْ جَاءَنِي الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْعَازِي وَالْعَالِمُ وَالْمُشْهِدُ  
 وَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَالْمُؤْتَمِنُ وَالْمُؤَدِّلُ وَالْمُؤَدِّلُ الَّذِي مَاتَ فِي نَفْسِهَا وَمِنْ  
 قَتْلِ مَقْلُومًا وَمِنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَ يَوْمٍ خَرِيفَ يَمِينِ كَأَرْشِ نَهْجِي  
 دس گروہ سے انبیا اور عازمی اور عالم اور شہید اور حافظ کلام اللہ اور مؤذن اور  
 امام عادل اور جو غور و عزت حالت نفاس میں سرگئی اور جو مظلوم قتل کیا گیا اور جو مر گیا  
 دن کو جسے کی یارات کو وَفِي الْخَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْتَسَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 كَمَا وَلَدَتْهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ عَرَاةً حِفَاةً فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مُحْتَلِطُونَ  
 بِالنِّسَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ حَلَّ أَحْسَرُ عَارِيَّةً حَائِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَالْأَسْفَاهُ  
 يُنْظَرُ لِحُفَّتِهِمْ إِلَى بَعْضِ فَضْرَبِ النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَلْبِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا  
 حِفَاةُ اسْتَنْقِلِ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّظَرِ وَسَمِّرُوا أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ مَوْقُوفُونَ  
 أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعُرْقَ إِلَى قَدَمَيْهِ وَمِنْهُمْ  
 مَنْ يَبْلُغُ إِلَى مَافِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى صَدْرِهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يُحْتَسَرُ  
 أَحَدٌ كَيْبًا قَالَ نَعَمْ لَا أَنْبِيَاءَ وَلَا أَهْلُوهُمْ وَلَا أَوْلَادَهُمْ وَلَا تَبِعَاتِهِمْ وَلَا رَمَضَانَ عَلَى  
 أَوْلَادِهِمْ وَكُلُّ النَّاسِ جَاءَكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْأَنْبِيَاءَ وَأَهْلَ بَيْتِهِمْ وَمَنْ رَجَبٍ وَ  
 تَبِعَاتِهِمْ وَلَا رَمَضَانَ فَالْهَمُّ شُعْبَانُ لَا جُوعَ لَهُمْ وَيُقَالُ يَسُوقُهُمُ الْمَسْكَةُ إِلَى  
 أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا السَّاهِرَةُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاتَّهَى رَجْرَةً وَأَمْلَدَةً فَادَّاهُمُ السَّلَامُ  
 وَيُقَالُ إِنَّ الْخَلَائِقَ فِي عَرْضَاتِ الْخَشْرِ وَلَيَكُن مِائَةً وَعِشْرِينَ صَفَاكُلِ صَفِ  
 مَصِيدَةٍ طُولُهَا أَرْبَعِينَ أَلْفَ سِتْرَةٍ وَفَصِيلَةٌ عَرْضُهَا عِشْرِينَ  
 أَلْفَ سَنَةٍ وَيُقَالُ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةٌ صَفُوفٍ الْبَاقِي لَفْرَةٍ

اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگ ننگے کھلے اٹھیں گے گویا اسی وقت ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ تب پوچھا عا کثرہ نے۔  
یا رسول اللہ کیا مرد اور عورت سب ایک ساتھ ملے رہیں گے۔ فرمایا ہاں۔ کہا کیا میں بھی ننگی رہوں گی۔ فرمایا ہاں۔ کہا اے رسول اللہ کہ ایک دوسرے کو ننگا دیکھے گا تب بار بار بنی صلعم نے اپنا ہاتھ کانڈھے پر اُن کے اور کہا اے بیٹی ابی قحافہ کی اس ن سب کی نکلیں آسمان کی طرف ہوں گی اور چالیس برس اسی حالت میں رہیں گے نہ کھائیں گے نہ پینیں گے بعد اُس کے سب کے بدن سے عرق نکلے گا اور کسی کے قدم کسی کے ساق کسی کے پیٹ کسی کے سینے تک پہنچے گا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کوئی سوا بھی اُسٹھے گا۔ فرمایا ہاں ابنیا اور اُن کے اہل اور روزہ دار رجب و شعبان و رمضان کے پیہم۔ اور اُس دن سب لوگ بھوکے رہیں گے مگر یہ چند اشخاص جو مذکور ہوئے آئندہ ہوں گے اور مروی ہے کہ سب لوگوں کو زمین محشر میں جس کا نام ساہرہ ہے جمع کرینگے چنانچہ قول ہے اللہ یاک کا ایک بار صور پھونکے تب سب کے سب ارض ساہرہ تین یکا یک ہوں گے جائیں گے۔ اور بھی کہتے ہیں کہ میدان محشر میں ساری خلق اللہ کی ایک سو بیس صفیں کھڑی ہوں گی اور ہر ایک صف کے طول کی مسافت چالیس ہزار برس اور عرض کی مسافت بیس ہزار برس۔ اور کہا ہے ان میں سے مومنوں کی تین صفیں ہوں گی اور باقی کافروں کی۔ رُوئے عن النبی صلعم اَنَّ اُمَّتِیْ یَوْمَ اَلْقِیَامَةِ رَافِعَةٌ وَعَشْرُونَ صَفًّا وَهَذَا اَصْحَبُ مَا مِصْفَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ خَالِفُهُمْ بَعْضُ الْوُجُوْهِ غَرَجَجَکُوْنَ وَصِفَةُ الْکَافِرِیْنَ اَلْهَمُّ سَوْدُ الْوُجُوْهِ مَعْدَنُیْنِ مَعَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ ابْنُ صُلَیْمٍ سَعْدِیُّ اَمْتُہُ کی ایک سی صفیں ہوں گی اور نبی صیح تر ہے۔ لیکن صفت مومنوں کی یہ ہے کہ اُن کے چہرے اُردن روشن و تابان ہوں گے۔ اور کافروں کے مُخہ کالے اور شیاطین کے زمرے میں عذاب کیے جائیں گے

الباب الخامس والعشرون في ذكر سوق الخلائق الى المحشر  
يَقَالُ سَوِّى الْكَفَّارِ مَا قَدْ اِدْبَهُمْ وَسَوِّى الْمُؤْمِنِينَ تَجَاوَبَهُمْ وَمَرَّ كِبَهُمْ كَمَا قَالَ اللهُ  
تَعَالَى يَوْمَ يُخْتَبَرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ ذُقُوا

پہچنیو ان باب بیان میں لیجائے خلائق کے محشر کی طرف  
کہتے ہیں کہ کفار پیادہ یا لیجائے جائیں گے اور ایمان والے گھوڑوں اور سوار یوں پر چنانچہ  
فرمایا ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے کہ متقین روز قیامت کے جانیں گے اپنے رب کے پاس  
قال علی بن ابی طالب ع جیش المؤمنون ربکا نا علی تجاؤنہم اذا کان یومہم الفیما صۃ  
یقول اللہ تعالیٰ لِلْمَلَائِكَةِ لَا تَسْجُدُوا لِإِبْلِیْمَ إِلَّا سَجْدَ الْإِنْسَانِ فَاتَمَّ إِعْتَادُوا  
الرُّكُوبَ فَبِی الدُّنْیَا كَانَ فِی الْإِبْتِلَاءِ صَلْبَ أَيْهِمْ مَوَکِبُهُمْ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ  
كَلَمًا أَمْرًا تَسْعَةً أَشْهُرَ وَحِينَ وَاللَّهِ أَتَمَّ حُجْرًا مَسْجُودًا لِلرَّضَاعِ  
ثُمَّ إِذَا بَفَصَلْ تَفَقَّ أَيْهِمْ مَوَکِبُهُمْ ثُمَّ انْجَلِ وَالْإِغَالِ وَالْحَمِيرُ مَوَکِبُهُمْ فِی  
الْبُؤَادِی وَالسُّنَّ فِی الْبُحَارِ وَحِينَ مَا تَوَافَقَتْ إِخْوَانُهُمْ فَمِنْ قَامُوا مِنْ بُؤْرِهِمْ  
كَاتَمُوا لِهَيْبَتِهِمْ وَاجْلَا فَارْتَمَوْا عَتَادُوا الرُّكُوبَ وَلَا يَقْدِرُونَ عَلَى الْمَشَى وَ  
قَالُوا لِمَا كَانُوا مِنْهُمْ وَهَوَا أَصْحَابَهُ فَبَرَكُوا نَهًا وَحَقًّا مَوَاعِلِ الْمُؤَلَّى وَلِلَّهِ قَالَ صَلَم  
سَمِنُوا أَصْحَابًا كُمْ وَعَظَمُوا هَا فَاتَمَّ يَوْمَ الْفِيَا مَ مَطَايَا كُمْ عَلَى ابْنِ ابْنِ طَالِبٍ  
فرماتے ہیں کہ جائیں گے مؤمنین قیامت کے دن اپنے گھوڑوں پر سوار فرمائے گا حق تعالیٰ  
ملائکہ کو مت لیجاؤ میرے بندوں کو بے سواری کیونکہ اُن کو دنیا میں عادت تھی سوار ہونے  
کی پہلے باپ کی پیٹھ اُن کی سواری تھی۔ پھر مان کا پیٹ نہ جینے تک۔ اور جب مان جی  
تو اُس کی گود و دھوپینے کے لیے دوبرس تک اُن کی سواری تھی پھر دودھ چھڑانے کے  
بعد اُن کے باپ کی گردن۔ بعد اُس کے گھوڑا اور خیر اور گدھا اُن کا مرکب تھا میدالن میں  
اور کشتیان دریا میں اُن کی سواریاں تھیں۔ اور جب مر گئے تو اپنے دینی بھائیوں کے

کاندھے پر چڑھے۔ اب جو اپنی قبروں سے نکلے ہیں تو انکو پیدل نہ لیجاؤ کیونکہ ان کو عادت سواری کی ہے اپنے ہاتھوں جہانہ سینگے اور انھوں نے اپنے گھوڑے آگے ہی بھیج دیے وہ قربانی کے جانور ہیں اسپر سوار ہو کر اپنے مولائے حضور میں حاضر ہوں اور اسی سبب جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا موتا تازہ کرو اپنی قربانی کے جانور دن کو اس لیے کہ قیامت کے دن وہی تمھاری سواریاں ہوں گی

## الباب السادس والعشرون في ذكر القيامة

في الخبر اذا كان يوم القيامة يجمع الله تعالى خلق الاولين والاخرين في صعيد واحد وقد دنت الشمس على رؤسهم ويستخرجونها فيخرج عنق من النار كما نزل الله ينادي المنادي يا مشرأخلاق الطلقاء الى الظل فيسلطون وهم ثلثة فرق فرقته المؤمنين وفرقة المنافقين وفرقة الكافرين فاذا صار الى الاخر الى الظل صار الظل ثلثة اقسام قسم الحكرارة وقسم الدخان وقسم السور

### چھیسوا ان باب بیان میں قیامت کے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہو گا جمع کر گیا حق سبحانہ جل شانہ خلق اولین اور آخرین کو ایک زمین میں۔ اور قریب کا آفتاب ان کی سوزن پر اور سخت گرمی ہوگی پھر نگے کی ایک گردن لگ سے مانند سائے کے بپکارے گا پکارے والا اور گروہ خلائق چلو سائی کی طرف پس چلیں گی۔ اور نسبتین فرقہ ہوں گے مؤمنین منافقین کافریں پھر جب پونجی کی خلق سائے کی طرف تو سایہ میں قسم کا ہو جائے گا ایک قسم حرارت۔ دوسری قسم تمام تر دھواں فدا اب قولہ تعالیٰ انطلقوا الى ظل ذي ثلث شعب فالمحورارة تقوم على رؤس المنافقين والدخان على رؤس السكار والمور على رؤس المؤمنين والمحورارة على رؤس المنافقين لانهم يخرجون من المحورارة في الدنيا چنانچہ قول ہے حق تعالیٰ کا کہ روان ہوئے لوگ تین شاخ کے سائے کی طرف پھر حرارت گرمی ہوگی منافقون

کے سر پر۔ اور دھوان کافرون کے سر پر۔ اور نور مومنون کے سر پر۔ حرارت منافقین کے سر پر اس واسطے کہ وہ بوسے ستھ حرارت دنیا میں دھوکہ دے کہ لو اَلَا نَقْرُؤُا فِي الْحَقِّ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَّوْكَ اَوْ اَيُّهُنَّ هِيَ وَالَّذِي خَلَقَ عَلَى رُؤُسِهِمُ السَّجَّادَاتِ كَا نُوْا فِي الدُّنْيَا فِي الظُّلُمَاتِ وَفِي الْآخِرَةِ چنانچہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور کہا لوگوں نے ست بجھا گو حرارت میں تو کہ دے اس محمد صلعم آگ جہنم کی سخت تر ہے حرارت میں کاش بوسے جانتے۔ اور دھوان سر پر کافرون کے۔ اس لیے کہ دے دنیا میں اندھیرے میں تھے اور آخرت میں بھی اسی طرح کَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی وَالَّذِينَ كَفَرُوا اُولٰٓئِكَ لَهُمُ السَّعٰوَتُ يُخْرِجُوْنَهُم مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرُ عَلَى رُؤُسِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَهْمُ لَكُمُ الدُّنْيَا فِي النُّوْرِ وَفِي الْآخِرَةِ قول اللہ پاک کا ہے کہ اور جو لوگ کافر ہوئے اور دوست ان کے طاغوت نکالیں گے انکو روشنی سے تاریکی کی طرف مارد نور سر پر مومنون کے اس واسطے کہ تھے وہ دنیا میں نور میں اور آخرت میں بھی اسی طرح کَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی اِنَّهُ وِلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ فَمَا حَقَّ تَعَالٰی نے کہ مومنون کا دوست اللہ ہے نکالے گا ان کو تاریکی سے روشنی میں وَقَالَ فِي صِفَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰی نُورُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَسْعٰوْنَ جَنَّاتٍ تَجْرٰی مِنْ تَحْتِهَا اَنْهَارٌ اور کہا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات میں دن قیامت کے کہ اُس روز دیکھے گا تو مومنین اور مومنات کو کہ دور سے گی روشنی سامنے اور سامنے اُن کے بشارت دے اُن کو بہشت کی کہ بتی ہیں نیچے اُس کے ہرین قال رسول اللہ صلعم سُبْعَةٌ تَقُوْا يَطْلُمُهُمْ جَنَّةُ تَعَالٰی فِي ظِلَالِ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا يَظِلُّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ شَتَا فِی عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلَانِ كُنَا فِی اللّٰهِ وَانْتَرَقَا فِی اللّٰهِ رَجُلٌ طَلَبَهُ اِمْرَاةٌ ذَاتُ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی خَالِصًا فَقَا ضُتْ عَلَیْهُ مِنْ خَشِیَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَصَدَ قِیٰمِیْنِ صِلَةً



فَاتَّخَذَ صَاحِبُ رَشَالِهِ وَرَجُلٌ مَتَلِقٌ قَلْبُهُ فِي السَّجْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ عَتَى يَبْعُدُ رَأْيَهُ  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات گروہ کو سائے میں عرش  
 کے۔ ایک ام عادل اور دوسرا جوان عابد تیسرا شخص جس کی محبت اور مفاہمت دونوں سہ  
 ہوگی۔ اور جو محتا وہ مرد جسے ایک زن صاحب جمال نے طلب کیا اور اس نے  
 اللہ کا خوف کر کے چھوڑ دیا۔ یا پھر جو دل سے یاد آگئی میں رویا۔ چھٹا  
 وہ شخص جو اپنی ماتھے سے صدقہ دے اس طرح سے کہائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ ساتواں وہ  
 شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اسکا وہیں لگا رہے کہ بچہ مسجد میں آوے۔ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ يَبْدَأُ فِي الْمَادِي أَيْنَ أَهْلُ الْفَضْلِ يَقُومُونَ أَنَا  
 وَيُسَبِّرُونَ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْتَقِي الْمَلَائِكَةُ يَقُولُونَ مَنْ أَتَى يَقُولُونَ مَنْ أَتَى  
 أَهْلُ يَقُولُونَ مَنْ أَتَى أَهْلُ يَقُولُونَ مَنْ أَتَى أَهْلُ يَقُولُونَ مَنْ أَتَى أَهْلُ يَقُولُونَ مَنْ أَتَى  
 لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ثُمَّ يَبْدَأُ الْمَادِي أَيْنَ أَهْلُ النَّصْرِ يَقُومُونَ  
 أَنَا مِنْهُمْ يُسَبِّرُونَ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْتَقِي الْمَلَائِكَةُ وَيَقُولُونَ مَنْ أَتَى يَقُولُونَ مَنْ أَتَى  
 مَنْ أَتَى النَّصْرُ يَقُولُونَ مَنْ أَتَى النَّصْرُ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْهُ وَلَا تَصْبِرُ  
 عَلَى مَعَاوِيَةَ اللَّهُ يَقُولُونَ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ثُمَّ يَبْدَأُ الْمَادِي  
 أَيْنَ الْمُتَحَارُونَ فِي أَبْنَاءِ يَقُولُونَ أَنَا مِنْهُمْ يُسَبِّرُونَ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْتَقِي  
 الْمَلَائِكَةُ وَيَقُولُونَ أَنَا نَزَلَكُمْ سِرَاعًا إِلَى الْجَنَّةِ مَنْ أَتَى يَقُولُونَ مَنْ أَتَى  
 فِي اللَّهِ يَقُولُونَ مَنْ أَتَى تَحَاكُّمًا قَالُوا كُنَّا تَحَاكُّبًا فِي اللَّهِ يَقُولُونَ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت جمع کرے گا اللہ تعالیٰ خلائق کو متب پکارے گا ایک پکار نیوالا  
 کہاں ہیں صاحبان فضل پس کھڑے ہوں گے اشخاص اور چلین گے جلد بشت کی طرف  
 پھر فرشتے تین گے اور پوچھیں گے تم کون ہو وہ جواب دیں گے ہم اہل فضل ہیں  
 کہیں گے فضل تمہارا کیا ہے وہ بولیں گے ظالم پر صلہ اور جبرست عفو تب کہا جائے گا

اور اسکی تین ٹخنی میں ایک مشرق دوسری مغرب تیسری سطوتیامین اور ستر تین سطرین لکھی ہوئی  
میں پہلی سطر تین بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری تین الحمد للہ رب العالمین - اور تیسری  
سطر تین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ساقی ہر سطر کی تہرا برس کی - اور پاس اس کے ستر ہزار  
نیزے - اور نیچی ہر نیزے کے ستر ہزار صفیں ملائکہ کی - اور ہر صف میں پانچ لاکھ  
فرشتی تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی روز قیامت تک قَالَ ابْنُ أَحْمَدَ الْجَوَانِي  
مَعْنَى قَوْلِهِ لَوَاءُ أَحْمَدَ يَبْدُو كَأَنَّهُ رَآهُ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَتِ اللَّوَاءُ مَضْرُوبًا  
وَالْمُؤْمِنُونَ حَوْلَ اللَّوَاءِ مِنْ لَدُنْ أَذْرَعِلَى إِلَى تِيَاهِ السَّاعَةِ وَيَكُونُ الْكُفَّارُ فِي  
رَاكِعَةٍ مِنَ النَّارِ كَأَنَّهُ لَوَاءُ أَحْمَدَ مَضْرُوبًا وَذَا حَوْلَ اللَّوَاءِ كَيْسَاتُ الْكُفَّارِ رَأَيْتُ  
الْثَّارِ كَمَا بَنَ أَحْمَدَ جَوَانِي ۛ نے معنی اس حدیث کو اور احمد میدی کے کہ جب ہوگا دن قیامت  
کا تب جھنڈا اگر لگا اور مؤمنین سب کے سب آدم کے وقت سے قیامت تک گرد اس  
جھنڈے کے ہونگے اور کفار کنارے نار کے جب تک وہ جھنڈا اگر اسے گا اور جب بیٹھا  
بجائے گا تب لجا جائے جائیں گے کفار نار کی طرف وَفِي الْخَبَرِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ  
يُسَبِّحُ لَوَاءُ الْبَصِيقِ لَا يَنْفَكُ وَالصِّدِّيقُ رَضِيَ وَكُلُّ صِدِّيقٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلِسَوَاءُ  
الْعَلَّالِ يَعْمُرُ رَضِيَ وَكُلُّ عَادِلٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ السَّخَاوَةِ لِعَمَّانَ رَضِيَ وَكُلُّ سَكَنٍ  
تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ السَّهَابَةِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ وَكُلُّ شَهِيدٍ تَحْتَ لَوَاءِهِ وَلَوَاءُ الْفَقِيرِ لِعَمَّادِ  
بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ فَكُلٌّ فِتْيَةٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الزُّهْلِكَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ وَكُلُّ نَاهِلٍ تَحْتَ لَوَائِهِ  
وَلَوَاءُ الْفَقْرِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ وَكُلُّ فَقِيرٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الْمُفْرَعِ لِعَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ وَكُلُّ مَقْتُولٍ  
تَحْتَ لَوَائِهِ وَكُلُّ مَعْرُوبٍ تَحْتَ لَوَائِهِ وَلَوَاءُ الْمَقْتُولِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكُلُّ مَقْتُولٍ  
تَحْتَ لَوَائِهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ لَعَالِي يَوْمَ نَدْعُوهُ أَنَا سِيَّامِهُمْ اور حدیث میں  
آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا تب کھڑا ہوگا جھنڈا اسدق کا واسطے ابوبکر صدیق  
کے اور تمام صدیق اس کے نیچے ہونگے - اور جھنڈا عدل کا واسطے عمر رض کے اور

کہے کہ کون داخل ہو جنت میں ہو اجر عالموں کا۔ پھر کیا ریگا پکارنے والا کمان میں صابر لوگ  
 پس کھڑی ہو گی ایک قوم اور چلے گی جلد بہشت کی طرف تب میں گے فرشتے اور کہیں گے تم کون  
 ہووے کہیں گے ہم صابر ہیں پوچھیں گے صبر تمہارا کیا ہے وہ جواب دینگے اس کی طاعت  
 اور اپنے گناہوں پر صبر کرتے تھے تب کہا جائیگا انکو چلے جاؤ بہشت میں عالموں کے  
 لیے اچھا اجر ہے۔ پھر کیا ریگا پکارنیو الا کمان میں آپس میں اند دوستی کرنے والے تب  
 اٹھ کھڑے ہوں گے انخاص اور دوڑیں گے جنت کی طرف ملائکہ ملاقات کر کے ان سے پوچھیں گے  
 تم جو اس قدر جلد بہشت کی طرف چلے جاتے ہو کون ہووے جواب دینگے ہم آپس میں  
 محبت کرتے تھے فرشتے کہیں گے جاؤ جنت میں۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلِّعُمْ ثُمَّ وَضِعَتْ مَوَازِينُ  
 الْحِسَابِ بَعْدَ دُخُولِ هَؤُلَاءِ الْجَنَّةِ وَالْوَاءِ الْحَمْدُ فَوْقَ السَّمَاوَاتِ الْعُلَى الشَّكْرِ رَسُوْلُ اللهِ  
 عَنْ لَوَاءِ الْحَمْدِ عَنْ طَوْلِهِ وَعَرْضِهِ فَقَالَ صَلِّعُمْ طَوْلُهُ مِثْلُ مِثْرَةٍ الْفَسْفَسَةِ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ وَعَرْضُهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَسِتَانَةٌ مِنْ يَاقُوْتِ  
 حُمْرَاءٍ وَقِصْبَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَرُمُودٍ خَضِرَاءٍ وَكَهْ تَلَّتْ ذَوَامِبٌ مِنْ لَوْرْدَانَتِ  
 بِالشَّرْقِ وَذَانِبَةٌ بِالْمَغْرِبِ وَالْأُخْرَى بِتَوْسِطِ الدُّنْيَا مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ بِتَأْثِثَةِ أَشْطَرِ الْأَوَّلِ  
 بِبَيْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالثَّانِي الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالثَّلَاثُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ كُلُّ سَبْطٍ مِثْرَةُ أَلْفِ سَفَةِ وَعِنْدَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ لَوَاءٍ وَنَحْتُ كُلِّ  
 لَوَاءٍ سَبْعُونَ أَلْفَ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَفِي كُلِّ صَفٍّ حَسْمَانَةٌ أَلْفٍ مَلَكٌ يَسْبُحُونَ اللَّهَ  
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَرَمَا يَاسَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلِّعُمْ لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ  
 بِهَيْسَتْ مِثْرَةٍ رَحْمَتِي تَزِدُكُمْ حَسْبًا وَرَحْمَتِي تَزِدُّكُمْ حَسْبًا وَرَحْمَتِي تَزِدُّكُمْ حَسْبًا  
 صَلِّعُمْ سَعَى كَنْزِهِ حَمْدُكَ كُنَا هِيَ وَأَرْسَا طَوْلُ عَرْضِ كُنَا هِيَ أَيْ فَرَمَا طَوْلُ أَرْسَا تَزَارِ  
 بَرَسِ كِي رَاهِ تَكْ وَأَرْسِيرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ لَكُنَا هِيَ وَأَرْسَا تَزَارِ  
 دَرَمِيَانِ آسَمَانِ وَزَمِينِ كَيْ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفَ قُوْتِ مَرْحُومِ كَا وَأَرْسِيرَ كِي جَاهِدِي وَأَرْسِيرَ كِي

سب عادل اسکے نیچے رہے گا۔ اور جھنڈا سخاوت کا واسطے عثمان کے اور کل  
 سخی اسکے نیچے ہونگے۔ اور جھنڈا شہادت کا واسطے علی رضی اللہ عنہ کے اور تمام شہید اسکے  
 نیچے ہونگے۔ اور جھنڈا فقر کا واسطے سادات بن حیل کے اور بفقیر اس کے نیچے  
 ہونگے۔ اور جھنڈا ازہر کا واسطے ابی ذر رضی اللہ عنہ کے اور سب زراہد اس کے نیچے ہونگے  
 اور جھنڈا فقر کا واسطے ابی دردار رضی اللہ عنہ کے اور ہر فقیر اسکے نیچے ہوں گے اور جھنڈا  
 قرأت کا واسطے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے اور کل قاری نیچے اس کے ہونگے۔ اور جھنڈا قتل  
 ظلم کا واسطے حسین رضی اللہ عنہ کے اور سارے مقتول مظلوم اسکے سامنے میں ٹھہریں گے جنانچہ  
 حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس دن بلاوین گے ہم لوگوں کو ساتھ ان کے پیشواؤں کے۔  
 وَفِي الْخَبَرِ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْقُومُ الْخَلَائِقُ وَتَسْتَقِيمُ لِحِمَامِ الْعَطَشِ وَيُحْمِلُهُمُ الْعَرْشُ  
 فَهُمْ يَكُونُونَ فِي حَيْدَرٍ نَبِيَتْ اَللّٰهُ تَعَالٰى جِبْرِئِلُ اِلَى مُحَمَّدٍ صَلاَحُ يَقُولُ يَا مُحَمَّدُ  
 اَمَّا كَ حَتَّى يَدْعُو اِلَى بِالْاِسْمِ الَّذِي كَانُوا يَدْعُوْنِي فِي الدُّنْيَا عِنْدَ الشُّكْرِ اَعِدْ  
 فَيُنَادِي الْعَمَلُ يَا اَبْنَا اَبْنَةِ لِسَانٍ يَقُولُونَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حِينَئِذٍ  
 يَقْضِي اللّٰهُ الْقَضَاءَ بَيْنَ الْخَلَائِقِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُ تَعَالٰى لِسَانُ الرَّسُولِ كَوْنُكُمْ  
 ذِكْرًا لِّلْعَمَلِ اِيَّاهُ اِلَى فِهْدِ الْاِسْمِ لَمْ تَمُتْ الْقَضَاءُ عَلَيْهِمُ الْفَتَ عَامٍ ثُمَّ يَقْضِي اللّٰهُ  
 بَيْنَ الْوَحْشِ وَالْبَهَائِمِ حَتَّى يَقْضِي الْجَمَاعَةُ وَمِنْ ذَوَاتِ الْقُرْنِ وَمِنْ سَبِي  
 مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَرَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِكَ الْغَيْنِ مِنَ النَّارِ وَيُغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَخَلَصَهُ مِنَ النَّارِ  
 وَلَوْ بَكَى يَقْدِرُ اَنْ يَبْلُ شَعْرَةً وَاحِدَةً غُفِرَ اللّٰهُ لَهُ بِبِرْكَةِ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ  
 يَبَادِي السَّادِي نَحْمًا فَلَا اَبْنَ فَلَانِ بِبِرْكَةِ شَعْرَةٍ وَاحِدَةٍ وَاللّٰهُ يَكُوْنُ  
 جِهْدَهُ اَلَكْرَامَةُ وَخَيْرُهَا اِيَّاهُ كَبِ دُن قِيَامَتِ كَاهُو كَاتِبِ طَرِي هُو كِي خَلْقِ  
 اَوْ رَحْمَتِ بِيَّاسِ اُنْكَو هُو كِي اَوْ رَحْمَتِ لَيْسِنَا كَلِ كَاتِبِ وَهُ تَحِيْرُ هُو كِي۔ بعد اسکے نبی محمد  
 اسد تعالیٰ جبریل کو محمد صلعم کے نزدیک اور کہے گا اے محمد صلعم کون ہرمت تیری جو بلاتی تھی

ہم کو دنیا میں وقت سختی کے میرا نام سے کربت پکارنی کے فرقہ محمدیہ ساخا سی نام کے کبانی  
 زبان سے اور کہیں گے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ اس وقت حکم کرے گا اللہ تعالیٰ درینا  
 ظالم کے پھر کے کا حق تعالیٰ سب امتوں کو کہ اگر یاد نہ کر تا فرقتہ محمدیہ تو تمام کرتے ہم پھر  
 حکم کو ہزار برس میں۔ بعد اس کے حکم کرے گا اللہ تعالیٰ وحشیوں اور چار پا یوں اور سینکڑوں  
 جانوروں پر۔ اور جو شخص روہیگا خوف خدا سے حرام کرے گا اللہ اس کی آنکھوں پر برگ  
 جہنم کی اور سختی کا جسے اور نجات دیکھا سکونارے اور اگر روئے گا اتنا کہ تر ہو ایک  
 بال کمر زین کرے گا اللہ اس کی برکت سے اس ایک یا کہی پھر پکارے گا پکارنے والا ابنا  
 یابی فلان ابن فلان سے ایک بال کی برکت سے۔ تو فین سے حق سبحانہ سب کو۔  
 اس کرامت کی ۴

### الباب السابع والعشرون فی ذکر الجنان

قَالَ وَهَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى خَلْقَ الْجَنَّةِ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَاتِّسَاعُهَا كِأَعْلَمِ أَحَدِكُمْ اللَّهُ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُبْطَلُ الْأَرْضُونَ وَالسَّمَاوَاتُ  
 وَارْتَسَعُوا اللَّهُ إِلَى حَدِّ يَسْمَعُ أَهْلَ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ مِائَةً دَرَجَةٍ وَآمَالِينَ دَرَجَةٍ رَسْمِ  
 دَرَجَةٍ خَمْسٍ مِائَةٍ عَامٍ أَتَاهَا جَارِيَةٌ وَتَعَارُهَا دَانِيَةٌ وَفِيهَا مَا تَشْتَقِي الْأَنْفُسُ  
 وَكُلُّ الْأَعْيُنِ وَفِيهَا الرِّوَاءُ مَطْهُرَةٌ مِنْ حَوْلِ الْعَيْنِ حُلْفَةٌ اللَّهُ مِنَ الْأَنْوَارِ كَالْمُحِيطِ  
 أَلْيَا قُوَّةٍ وَالْمَرْحَانِ وَقَامِرَاتِ الطُّرُقِ لَا يُطْرُونَ غَيْرَ أَرْوَاحِهِمْ وَلَمْ يَطْمَئِنُّوا  
 تَبْلُغُوا وَلَا جَانٌّ كُلُّهَا أَصَابَهَا رَوْحُهَا وَجَدَ تَعَالَى رَأَى وَعَلَيْهَا سَبْعُونَ حَلَّةً مُخْلِفَةً  
 الْأَلْوَانِ وَحُلِيِّهَا أَحْمَقُ عَلَى بَدَنِهَا مِنْ شَعْرَةٍ وَيَرَى فِي سَائِقِهَا مِنْ رِءَاءِ الْحُلِيِّهَا وَفِيهَا  
 جِلْدٌ هَاكَمَا يَرَى الشَّوَابُ الْأَحْمَرُ مِنَ الزُّجَاجِ الْبَيْضَاءُ وَفَوْقَهُنَّ مَكَلَّةٌ وَمِنْ صُحُفٍ كَالْأَقْصَافِ

ستائیسواں باب بیان میں جنتوں کے

کہا وہب نے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو عرض اسکا مثل عرض آسمان اور زمین کے

اور طول اُسکا سوا اندر کے اور کوئی نہیں جاتا۔ پس جب ہوگا دن قیامت کا خراب  
 ہو جائیں گے آسمان وزمین اور سیٹ دیگا اللہ تعالیٰ جنت کو یہاں تک کہ سارے اہل  
 جنت اُسہیں سما جائیں گے۔ اُس کے سوا درجے ہوں گے اور ہر درجے کا فاصلہ پانے  
 برس کی راہ ہوگی۔ نہ زمین اُس کی جاری اور میوے اُس کے قریب اور اُس میں ایسی چیزیں  
 ہیں کہ چاہے دل اور لذت پائیں آنکھیں۔ اور اُس میں حوا میں پاک پیدا کیا جن کو اللہ  
 نے فورے گو یا وہ یا قوت اور مرجان ہیں اور نیچے نگاہ دایان ایسی کہ سوا شوہر کے اور  
 کسی کی طرف نہ کھینگی اور بجز شوہر کے اور کوئی اُنکو نہ دیکھے گا اور ہاتھ نہ لگایا ہوگا اُن کو  
 قبل اُن کے نہ کسی آدمی اور نہ جن نے جب قادر ہوگا انہر شوہر انکا سب پاویگا اُن کو بارگہ  
 اور اُن کے بدن پر ستر لباس رنگ رنگ کے ہوں گے اور زیور اُن کے سبک بال  
 سے زیادہ ہلکے اور نظر آویگا اور اُس کے ساق کا گوشت اور ہڈی چھڑے کے اندر سے  
 ج طرح سے نظر آتی ہے لعل شراب نفاذ شیشے سے اور اعضا اور چوٹیاں اُن کی  
 برقع ہوں گی یا قوتوں سے

الباب الثامن والعشرون في ذكر ابواب الجنان  
 قَالَ اِنَّ عِبَادِي رَفَعْتُ لِهَيَاتِهٖ ابْوَابَ مِنَ الذَّهَبِ الْمُصَوَّرِ بِالْجَوَاهِرِ  
 مَكْتُوبٌ عَلَى الْبَابِ الْاَوَّلِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ وَهُوَ كَلِمَةُ الْاَنْبِيَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمُتَمَكِّنَاتِ وَالْاَسْمَاءِ وَالْبَابُ الثَّانِي بَابُ الْمُصَلِّيْنَ سِكَاكِ وَصُفَا  
 وَارَكَ يَهْمَا. وَالْبَابُ الثَّلَاثُ بَابُ الْمُزَلِّينَ يَطْبِيبُ اَنْفُسَهُمْ وَالْبَابُ الرَّابِعُ  
 بَابُ الْاَمْرِئِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْمُتَاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَابُ الْخَامِسُ بَابُ مَنْ كَفَّ  
 نَفْسَهُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَالْبَابُ السَّادِسُ بَابُ الْحَجَّاجِ وَالْمُعْتَمِرِيْنَ وَالْبَابُ  
 السَّابِعُ بَابُ الْحَاجِّ حَيْدَرُ وَالْبَابُ الثَّامِنُ بَابُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْصُونَ اَبْصَارَهُمْ عَنِ  
 الْمَعَارِيْرِ وَيَعْمَلُوْنَ الْخَيْرَاتِ مِنْ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصَلَةِ الرَّحْمِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَالْحَجَّاجُ

فَمَنْ يَكُونُ أَحَدُ هَذِهِ الْجَنَّاتِ وَهِيَ مِنَ كَوْكُوبِ السَّمَاءِ وَتَابِعَاتُهَا أَرْضُ السَّلَامِ وَهِيَ مِثْلُ  
 ياقوتِ أحمرٍ وَتَابِعَاتُهَا جَنَّةُ الْمَادِي وَهِيَ مِنْ زَرْجِ أَخْضَرٍ وَتَابِعَاتُهَا جَنَّةُ الْخُلْدِ  
 وَهِيَ مِنْ ذَهَبٍ أَصْفَرٍ وَتَابِعَاتُهَا جَنَّةُ النَّعِيمِ وَهِيَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَادِهَا جَنَّةُ جَلَّةِ  
 الْفُؤَادِ مِنْ وَهِيَ مِنْ ذَهَبٍ أَحْمَرٍ وَسَادِهَا جَنَّةُ عَذْرٍ وَهِيَ مِنْ دُرٍّ بِضَاءٍ وَتَابِعَاتُهَا  
 وَهِيَ مِنْ فِضَّةٍ الْجَنَّةُ مُشْرِقَةٌ عَلَى الْجَنَّةِ كُلِّهَا وَلَهَا بَابَانِ وَمِنْ بَابِهَا عَنِ الذَّهَبِ كُلِّ  
 حَصْرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَرْضِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَأَمَّا بَابُهَا وَهِيَ قَلْبَتُهُ مِنْ  
 ذَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمَلَأَهَا مِنَ السَّيِّئِ الْأَذَى وَتَابِعَاتُهَا الصُّبْرُ وَالزُّعْفَرَانُ  
 وَفُتُورُهَا الْكُوكُوبُ وَغَرَّتْهَا الْيَوَاقِيتُ وَتَابِعَاتُهَا الْجَوَاهِرُ وَفِيهَا أَنْهَارُ مِنَ  
 الدَّرَجَةِ وَهِيَ تَجْرِي فِي جَمِيعِ الْجَنَّاتِ وَحَصَاؤُهَا الْكُوكُوبُ وَمَا وَهِيَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ  
 النَّعْلِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَفِيهَا نَهْرٌ الْكُوكُوبُ وَهِيَ تَجْرِي فِيهَا أَنْهَارُهَا مِنَ الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ  
 وَفِيهَا نَهْرٌ كَمَا نُورٌ وَفِيهَا نَهْرٌ لَسْتِيْمٌ وَفِيهَا نَهْرٌ السَّلْسِلُ وَفِيهَا نَهْرٌ الرَّحِيْقِ  
 الْمَعْتُومِ وَمِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ أَنْهَارُ الْأَخْضَرِ كَثِيرٌ

### اٹھا بیسواں باب جنت کے درون کے بیان میں

فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ جنت کے آٹھ درہن سونے کے بواہر چڑھتے ہوئے پہلے درہن  
 لکھا ہوا ہے لا اَکَلُ الا اللہ محمد رسول اللہ اور وہ دروازہ انبیاء و مرسلین کا ہے اور شہدا  
 اور انبیاء کا۔ اور دوسرا دروازہ نمازیوں کا ساتھ کامل وضو اور ارکان کے اور تیسرا  
 دروازہ زکوٰۃ دینے والوں کا ساتھ خوشحالی کے۔ اور چوتھا دروازہ معروف کے حکم کرنے  
 والوں اور منکر سے باز رکھنے والوں کا۔ پانچواں درشت اور ظلم سے بچنے والوں کا  
 چھٹا دروازہ حج اور عمرہ گزاروں کا۔ ساتواں درجہ ہدوں کا۔ اور آٹھواں درہنوں  
 کا جنہوں نے بند کر لیں آنکھیں مجرم سے اور والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحم کیا۔  
 اور نہتین آٹھ ہین ایک دار الجنان اور وہ مروارید براق سے بنی ہے۔ اور دوسری

دار السلام اور وہ سرخ یا قوت سے بنی ہے تیسری جنت الماویٰ اور وہ سرخ زرد کی ہے  
چوتھی جنت الخلد وہ زرد سونے کی ہے۔ اور پانچویں جنت النعیم اور وہ چاندی کی ہے۔  
چھٹی جنت الفردوس وہ سرخ سونے کی ہے۔ ساتویں جنت عدن وہ سفید موتی کی ہے  
آٹھویں چاندی کی جنت اور وہ سب جنتوں سے قریب اور اس کے دور دروازے اور  
دو کوڑھونے کے ہیں ہر ایک کو اڑھین اتنی وسعت جتنی درمیان آسمان و زمین کے ہے  
الرحمت کی عمارت کا یہ حال ہے کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اور چونکہ مشک  
خالص کا۔ اور مٹی عنبر اور زعفران کی۔ اور کوٹھے موتیوں کے۔ اور غرنے یا قوتوں کے۔  
اور دروازے جواہر کے۔ اور اس میں نہرین رحمت کی جو بہتی ہیں سب جنتوں میں بیکریں  
وہان کے موتیوں کے اور پانی وہان کا برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں اور  
اس میں نہر کوثر ہے جس کو نہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہیں۔ اور درخت وہان کے موتیوں  
اور یا قوتوں کے اور اس میں نہر کا فور اور نہر تنفیم اور نہر سلیم اور نہر شراب کی  
ہر کی ہوئی اور سوا اسکے نہر میں بے شمار ہیں وَفِي الْجَبْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّوْا اللَّهُ قَالَ كَيْلَةُ السُّرْحَى  
بِئِى السَّمَاءِ وَغُرُفٍ عَلَى جِصِّ الْجَنَانِ قَرَأَتْ الرُّكْبَةَ أَبْهَارُ نَهْرٍ مِّنْ مَّاءٍ وَنَهْرٍ مِّنْ  
لَّيْنٍ وَنَهْرٍ مِّنْ حُمْرٍ وَنَهْرٍ مِّنْ عَسَلٍ اور سو بخدا صلعم فرماتے ہیں کہ جس بات کو میں آمان  
پر لے گئے اور سب جنتیں دکھائیں تو مجھے وہان چار نہرین دکھیں ایک پانی کی۔ دوسری  
دودھ کی۔ تیسری شراب کی۔ چوتھی شہد کی قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ  
غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّيْنٍ لَّهُ تَغْيِيرٌ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ حُمْرٍ لَّدَا لِّلْسَارِ لَيْنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ  
عَسَلٍ مُّصَفًّى چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنت میں نہرین پانی کی ہیں جو پُرانا اور  
گندہ نہیں ہوتا اور نہرین دودھ کی جس کا مزہ نہیں بدلتا اور نہرین شراب کی جو پینے والوں  
کو مزہ دیتی ہیں فَقُلْتُ لِحَبْرَةٍ يَا جِبْرِيلُ مِّنْ آيِنٍ نَّجِي هَذِهِ الْأَنْهَارُ أَوَّانٍ  
تَذْهَبُ فَقَالَ جِبْرِيلُ تَذْهَبُ إِلَى حَوْضِ الْكُوْتَرِ وَالْأَكْلَا أَدْرِي مِّنْ آيِنٍ نَّجِي







[illegible]

زمرہ کی اور پتے اُس کے منبر کے۔ اور اُسکی ستر حسنہ از شاخین ہیں اور ہر ایک شاخ  
 عرش سے ملی ہوئی اور ادنیٰ شاخ اُسکی آسمان دینا کے مثل ہے اور زمین ہے جنت میں کوئی غرقہ  
 اور کوئی قہہ اور جبرہ کہ زمین ہوا اُس میں شاخ اُس کی اور اُس میں یوسے دلخواہ لفظ اُس کی  
 دنیا میں آفتاب کہ جڑ اُس کی آسمان میں نور اُس کا ہر مکان میں قال علی کومر الله  
 وَجْهَهُ اِنَّ اَشْجَارَ الْجَنَّةِ تَنُوْنُ مِنَ الْقُفْضَةِ وَاَوْرَاقُهَا بَعْضُهَا يَصْتَرِبُ بَعْضُهَا ذَهَبٌ  
 قَانَ كَانَ اَصْلُ الشَّجَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ يَكُوْنُ اَعْصَانُهَا مِنَ النُّفْثَةِ وَاِنْ كَانَ  
 اَصْلُهَا مِنَ الْقُفْضَةِ كَانَتْ اَعْصَانُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَشَجَرَةُ الدُّنْيَا اَصْلُهَا فِي  
 الْاَرْضِ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ لَا تَهَادِرُ اِلَّا تَكْلِيْفٌ وَلَكِنَّ كَذَلِكَ اَشْجَارُ الْجَنَّةِ وَاِنْ  
 اَصْلُهَا فِي السَّمَاءِ وَاعْصَانُهَا فِي الْاَرْضِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَيُطَوِّفُهَا رَابِعَةً اَيَّامًا ثُمَّ رَحِمًا  
 قَرِيبٌ وَتَرَابُ الْاَرْضِهَا سَبْكٌ وَعَبْدُكَ وَكَافُورٌ اَكْثَرُهَا سَبْكٌ وَعَسَلٌ وَحَمْرٌ وَمَاءٌ وَوَادٍ  
 حَبَّتِ الْبُرُجُ يَضْرِبُ الْوَرَقَ وَبَعْضُهَا بَعْضًا فَيَسْمَعُ مِنْهُ صَوْتٌ مَا سَمِعَ مِنْهُ فِي السَّمِ  
 فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے کہ درخت جنت کے چاندی کے ہیں۔ اور پتے بعض چاندی کے  
 اور بعض سوسنہ کے جس کی جڑ سوسنہ کی اُس کے پتے چاندی کے۔ اور جس کی جڑ  
 چاندی کی اُس کے پتے سوسنہ کے۔ اور دنیا کے درختوں کی جڑ زمین میں اور شاخیں  
 ہوا میں اور جنت کے درختوں کی جڑ ہوا میں اور شاخیں زمین میں۔ فرمایا ہے جس تعالیٰ  
 نے یوسے اُس کے قریب ہیں اور اُس کی زمین کی مشک اور عنبر اور کافور ہیں اور زمین  
 دودھ اور شہد اور شراب اور بانی کی اور حب ہوا چلتی ہے تب پتے آپس میں لگ کر ایک  
 اور لطیف نکلتی ہے رُوی عی ان ابی طالب کومر الله وَجْهَهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى  
 فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ تَخْرُجُ مِنَ اَعْلَاهَا حُلٌّ وَمِنْ اَسْفَلِهَا اَخِيْلٌ ذَاتُ اَنْجُوَّةٍ وَسُرُوحٌ  
 مَرَصَعَةٌ بِالرَّوْثِ الْبَوَاقِيَّتِ وَلَا يَرُوْنَهَا وَلَا يَمْلِكُوْنَ تَرْكِبُ عَلَيْهَا اَوْلِيَاءُ اللهِ فَتَسْبِيحُهُمْ  
 فِي السَّجْدَةِ يَقُولُ الَّذِيْنَ سَمِعُوا مِنْ رَبِّ لَيْسَ اَلَمْ يَعْبَادُكُمْ هُوَ اَلَمْ يَهْدِكُمْ اَلَمْ يَكْرِمْكُمْ

فَقَالَ لَهُمْ اَنْتُمْ تَكْفُرُونَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ وَكَانُوا يُصَوِّفُونَ وَانْتُمْ تَقْطُرُونَ وَهُمْ  
 يُحَاجُّوْنَ وَانْتُمْ تَجْنِبُونَ وَهُمْ يَنْفِقُونَ اَمْ اَوَّلَئِكَ تَتْلَوْنَ سُبْحَانَ اِلٰهِ اَبْنِ  
 اَبْنِ طَالِبِ كَرَمِ السَّوْدِ وَهَرَسَ كَفَرِيَا بِسُؤَالِ اَللّٰهِ لَمْ يَكُنْ فِي دَرْخْتِ جَنَّتِ كَيْسَ مَكْتَحِيْنَ اُنْكَ اَمْرُ سَ  
 زِيُوْرَاتِ اَدْرِتِ نَجْمَ سَ كُوْرَسَ بَرُوْدَانِ جَنِّ كِي زِيْنِ مَرْصَعِ زَرَارِ اَوْرَاقُوتِ سَ اَوْرَنَ وَهَ لَبِ  
 كَرَسَتِ بَيْنَ نَ مِشَابِ سَوَارِ بُونِ كَ اَبْرَ اَوَّلِيَا اَمْدَاوَرَانِ كُوْلَ كَرُوْتَتِ سَ بَحْرِيْنَ كَ جَنَّتِ مِيْنِ  
 تَبِ نَجْمَ دَانِ كِيْنِ كَ اَجْرَبِ مِيْرَ سَ يَرَبْدَ سَ مِيْرَ سَ اَسْ كَرَامَتِ مِيْنِ كِيُوْمُ بُوِيْنِ  
 تَبِ فَرَادِ كِيَا حَقِّ سَجَاةِ تَعَالٰى يَهْ نَا زَارِ پُرُتِ سَتِ سَتِ اَوْرَمِ سُوْتِ سَتِ - اَوْرِيَهْ رُوْرَهْ رُسْتِ سَتِ  
 اَوْرَمِ كِهَا سَ پِيْتِ سَتِ - يَهْ جِهَادِ كَرْتِ سَتِ اَوْرَمِ كِنَارَهْ پَكُرْتِ سَتِ - اِنَا بَالِ خِيْرَاتِ كَرْتِ  
 سَتِ اَوْرَمِ تَجَلِيْ كَرْتِ سَتِ رُوِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ اَنَّ فِي الْحِجَّةِ سَاعَةً يُسِيرُ الزَّكَاكُ  
 فِي ظِلِّهَا مَا كُنَّ عَاكِفًا اَللّٰهُ تَعَالٰى وَفِيْ مَعْدُوْدٍ خَيْرٌ فِي الدُّنْيَا اَكْثَرُ اَلَّذِيْ فِي  
 طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوبِهَا اِلَّا اَنْ يَدْخُلَ سَوَادُ اَيْلٍ قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰى اَكْثَرُ اَمْرُ  
 رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الْفُلَّ رَوَايَتِ يَهْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ سَاعَتِ مِيْنِ اَيْكِ دَرْخْتِ يَهْ كَ اَمْرُ  
 سَانِ مِيْنِ جَنَّتِيْ سَوَارِ بُوْ كَرِ سُوْبَرِ سَ تَكْ سِيْرِ كَرِيْنِ كَ - فَرَا يَا اَمْدَاوَرَانِ اَمْرُ سَا يَهْ  
 دَرَارِ اَوْرَ لَظِيْرِ اَسْكِيْ دُنْيَا مِيْنِ وَهْ وَقْتُ سَ جُوْمَلِ طُلُوعِ اَقْتَابِ كَ اَوْرَبْدِ غُرُوبِ اَقْتَابِ  
 كَ جَبْ تَاكِ دَاثِلِ بُوْ سِيَا يَهْ رَا تِ كِي - فَرَا يَا اَمْدَاوَرَانِ اَمْرُ سَا يَهْ دَرَارِ اَوْرَ لَظِيْرِ اَسْكِيْ  
 كَ كَسْ طَرَحِ بَحِيْلَا تَا سَ سَا يَهْ كُوْرَا اُسْ سَ وَقْتُ قَبْلِ طُلُوعِ اَوْرَبْدِ غُرُوبِ كَا سَ - رُوِيْ  
 عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اَللّٰهُ تَعَالٰى لَا تَبْكُ سَاعَةٌ هِيَ اَشَدُّ سَاعَةِ الْحِجَّةِ وَهِيَ قَبْلُ طُلُوعِ الشَّمْسِ  
 ظِلِّهَا اَمَّا كَمْدُوْ وَاحْتَمَا بَسِيْطًا وَبَرَكَتُهُمَا كَثِيْرَةٌ رَوَايَتِ يَهْ بَنِيْ صَالِيْ اَمْدَاوَرَانِ وَكَلَمِ  
 سَ اَبْ نَ فَرَا يَا كَ خَبَرِ دِيَا بُونِ مِيْنِ تَمْ كُوْ اَيْكِ سَاعَتِ سَ كَ وَهْ سَاعَتِ جَنَّتِ سَ يَهْ  
 مِشَابِ يَهْ اَوْرَهْ سَاعَتِ قَبْلِ طُلُوعِ اَقْتَابِ اَوْرَبْدِ غُرُوبِ اَقْتَابِ يَهْ سَا يَهْ اُسْ كَا  
 كُرْ اَوْرَ كِنَارَهْ سَا يَهْ كَا پَحِيْلَا اَوْرَبْرَكْتِ اُسْ كِيْ كَثِيْرَ يَهْ

## الباب التاسع والعشرون في ذكر الحور

وفي الخبر أن النبي صلى الله عليه وآله قال خلق الله تعالى وجوه الحور من أربعة ألوان خضر  
وأبيض وأصفر وأحمر وبكثفها من الزعفران واليسك والعنبر والكافور وشعرها  
من القزقل ومن أصابع رجلها إلى ركبتيها من الزعفران الطيب ومن  
وكبتيها إلى يديها من اليسك ومن بطنها إلى عينيها من العنبر ومن عبقها إلى  
راسها من الكافور ولو برقت بركة في الدنيا لصارت مسكا وفي صدرها مكتوب  
بسم الله وأسم من أسماء الله تعالى وما بين منكبتيها فرسم في فوقه وفي كل  
يد منها عشرة أسورة من ذهب وفي أصابعها عشرة خاتم وفي رجلها عشرة  
خاتم من الجواهر واللؤلؤ

## انستيو ان باب بیان مین حور کے

روایت ہے بنی صلعم سے آپ نے فرمایا کہ پیدا کیا اس جل شانہ نے چہرہ حور کا چار رنگ سے  
سبز سفید زرد سرخ اور بیدان زعفران اور مشک اور عنبر اور کافور سے۔ اور بال اسکا لونگ  
سے۔ اور پانوں کی انگلیوں سے نر لونگ خوشنور زعفران سے اور زانوں سے دونوں ہاتھ  
تک مشک سے۔ اور بدن سے گردن تک عنبر سے۔ اور گردن سے سر تک کافور سے اور  
اگر وہ ایک بار تھو کے دنیا میں تمام مشک ہو جائے۔ اور لکھا ہوا ہے اُسکے سینہ پر نام کے  
شوہر کا اور ایک ام ہمارا اندر سے اور دونوں کہنیوں میں فاصلہ فرسخ کا ہے۔ اور ہر ایک  
ہاتھ میں دس دس لکھے سونے کے۔ اور ہر ایک انگلی میں دس دس انگلیٹھیاں۔ اور ہر  
پانوں میں دس دس یازیب جواہر اور موتیوں کی دردی عن ابی عباس رضی قال  
رسول الله صلى الله عليه وآله قال لها الجنة خلقها الله تعالى من أربعة أشياء  
اليسك والزعفران والكافور والعنبر وعجنت طينتها بماء الجوان وجميع الحور  
لها عساق ولو برقت في الحرب بركة لعذب ماء الجحيم ريقها ومكتوب على





يَتَوَنَّقُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الْبَيْتِ مِنْ قِبَلِهِ وَكَانَ مِنْ دُخَانِهِمْ كَذَلِكَ وَإِذَا كَفَرُوا عَنْ  
 الْبَيْتِ قَالُوا لَقَدْ أَفْقَسْنَا قُلُوبُنَا مَا نَفْقَهُكُمْ قَالُوا إِنَّ الْبَيْتَ الْقُدُسَ كَمَا تَدْعُونَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا كَفَرُوا عَنْ ذَلِكَ كَفَفْنَا عَنْ بَيَانِهَا وَأُورِثَ بِهَا حَيْثُ مِنْ آيَا هِيَ  
 بنی صلعم سے آپ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے جنت میں کتنے فرشتوں کو کہ عمارت بنا رہے ہیں  
 ایک اینٹ چاندی اور ایک سونے کی۔ اور جب بازار رہے بنانے سے تو کہنے لگے میرا فقہ تمام  
 ہوا۔ میں نے پوچھا کیا ہر تمہارا فقہ۔ کہا کہ مالک ان کو ٹھون کے ذکر الہی کرتے ہیں  
 جب وہ بازار رہتے ہیں ذکر سے تب ہم بھی بازار رہتے ہیں بنانے سے قال النبی صلعم  
 مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ رَمَضَانَ إِلَّا يَرْوِيهِ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَيْثُ مِنْ دُخَانِهِمْ كَذَلِكَ وَإِذَا كَفَرُوا عَنْ  
 صلعم نے کہ نہیں ہو کوئی بندہ مومن روزہ دار رمضان کا مگر نکاح کر دیتا ہے اللہ اس کا  
 ایک مردارید بخون کے خیمے میں کہا قال اللہ تَعَالَى حَرَامُهُ مَوَاتٍ فِي الْجَنَّةِ وَلِكُلِّ  
 امْرَأَةٍ سَبْعُونَ سَرِيْدًا مِنْ بَاقُوْتِهِ حَمْرَاءَ وَعَلَى كُلِّ سَرِيْدٍ سَبْعُونَ فَرَسًا وَلِكُلِّ سَبْعِينَ  
 اَلْفٍ وَصِيْقَةٍ وَفِي بَيْنِ كُلِّ وَصِيْقٍ صَحْفَةٌ مِنْ دُخَانٍ وَلِكُلِّمَا زَوْجًا هَذَا لِكُلِّ مَنْ يَصُومُ  
 مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَوَاءٌ كَانَ مِنْ الْحَسَنَاتِ أَمْ مِنْ خَيْرِهَا هِيَ السَّرِيْدُ بَاكٍ فِي حَرِّ النَّارِ  
 ہیں خیموں میں۔ اور ایک عورت کے لیے ستر تخت یا قوت ستر کے اور ہر ایک سخت پر ستر  
 بچھوئے۔ اور ہر ایک عورت کے واسطے ہزار لونڈیاں جن کے ہاتھ میں سونے کے پیالے  
 ہیں دیتی ہیں وہ پیالے اس حور کے شوہر کو۔ یہ سب عطا اور عنایت شہر رمضان کے  
 روزہ داروں کے لیے ہر اور عمل نیک کے واسطے سوائے کے ہے

### الباب المثلثون فی ذکر اهل الجنة

فِي الْخَبَرِ أَنَّ مِنْ وَرَاءِ الصُّرَاطِ صَحَارَى فِيهَا أَشْجَارُ طَلِيَّةٌ وَنَحْتٌ كُلُّ شَجَرَةٍ عَيْنَانِ  
 مِنْ مَاءٍ اِنْفَجَرَتْ مِنَ الْجَنَّةِ اِحْدَاهُمَا عَيْنُ الْيَمِينِ وَالْآخَرَى عَنِ الشِّمَالِ وَالْمُؤْمِنُونَ  
 يَجْرُونَ مِنَ الصُّرَاطِ وَقَدْ قَامُوا عَنِ الْقُبُورِ وَقَامُوا فِي الْحِسَابِ وَوَقَفُوا فِي الْمَسْجِدِ



وَجَاءَ السَّيْرُوتُونَ مِنْ إِحْدَى الْعَيْنَيْنِ قَادًا بَلْعَ الْمَاءِ صَدْرَهُمْ يَرَوْنَ عَنْهَا كُلَّ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ قَلْبٍ  
وَيَمَانٍ حَيَاتُهُ وَحَسَدُهُ قَادًا بَلْعَ الْمَاءِ يَطْوُونَهُمْ يَرَوْنَ عَنْهَا كُلَّ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ قَلْبٍ  
وَحَدِيدٍ وَبُولٍ فَيُظهِرُونَ مِنْ غَلِيظِهَا هَرَجًا طَهْرَهُمْ ثُمَّ يَجْهَلُونَ فِي حَوْضٍ آخَرَ يُفْسِلُونَ  
فِيهَا رُؤُوسَهُمْ فَتَصِيرُ رُؤُوسُهُمْ كَالْقَصْرِ كَيْلَةَ الْمَكْدَرِ وَتَلِينُ نَفْسُهُمْ كَالْحَرِيرِ وَكَيْسٍ  
أَجْسَادُهُمْ كَالْمَسَاكِ فَيَنْتَهَوْنَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَإِذَا حُلِقَتْ مِنْ يَدِ قُوَّةٍ حَسْرَاءُ  
تُفَصِّرُ بَيْنَهُمَا بِصَفَتِهِمْ فَتُخْرِجُ الْخَوَرُفَتَيْنِ رُوحَهُمَا فَقُولُ لَهُ أَنْتَ حَيِّبِي وَأَنَا كَأَمِّيَّةُ  
عَنْكَ لَا أَتَخَطَّ عَنْكَ الْبُكَاءُ وَتُدْخِلُ بَيْنَهُمَا وَفِي الْمَيْتِ سَبْعُونَ سَرِيرًا وَعَلَى كُلِّ  
سَرِيرٍ سَبْعُونَ قِرَاسًا وَعَلَى كُلِّ قِرَاسٍ سَبْعُونَ زَوْجَةً وَعَلَيْهَا سَبْعُونَ حَلَّةً يَرَوْنَ فِيهَا  
سَائِقِيهَا مِنْ وَرَاءِ الْجُلْدِ وَكُؤَانٍ شَعْرَةً مِنْ أَشْعَرِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ  
لَا مَاءَ تِ نِسَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ

## تیسواں باب بیان مین اہل جنت کے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ صراط کے پیچھے میدان ہے جس میں درخت میں تروتازہ  
اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے ہیں پانی کے جو نکلے ہیں جنت سے۔ ایک دامن سے  
دوسرا بائیں سے اور موشین جلیں کے صراط سے اور اُنٹھ کھڑے ہونگے قبروں سے  
اور ٹھہریں گے آفتاب میں بھر وہاں سے اگر دو چشموں میں سے ایک چشمے کا پانی پین گے  
لیں جب پونچے گا پانی اُن کے سینے تک تب جتنی خیانت اور عداوت اُن کے دلوں میں  
ہوگی سب زائل ہوگی اور جب پیٹ تک پانی پونچے گا تب جتنی نجاست اور خون اور  
پیشاب ہوگا سب دور ہو کر ظاہر و باطن اُنکا ظاہر ہوگا۔ بعد اُس کے آدین گے دوسرے  
حوض پر اور وہاں اپنے سرور کو دھوئیں گے تب چہرے اُن کے مثل بدر کے اور  
نفس اُن کے نرم مثل حریر کے اور بدن اُن کے خوشبودار مثل مشک کے ہونگے۔ پھر وہاں  
پر جنت کے آدین گے اور وہاں حلقہ یا قوت سرخ کا ہوگا جب اُس کو اپنے شانے پر مارینگے

لب نکل آدمی حور اور گلے سے لگ جائیگی اور کے کی تو میرا دوست ہے اور میں رضی ہوں  
 تجھ سے کبھی ناخوش نہ ہوں گی۔ یہ لکھ اپنے گھر میں لجا لیگی وہاں ستر تخت ہونگے اور ہر ایک  
 تخت پر ستر فرش اور ہر فرش پر ستر حورین اور ان کے بدن پر ستر طے ایسی حورین  
 کہ ان کی بند لیون کا سفر دکھائی دے چڑے کے اندر سے اور ایک بال اکھا زمین پر  
 کہے تو تمام حورین دنیا کی نورانی ہو جا دیں قال النبی صلعم الحبیۃ بیضاء مملوءة  
 زینام اکلها وکاشس ولا قهر ولا یل ولا نهار ولا نوم فیها کانت النور اتم الموت  
 والکبر الحبیۃ حواظط محیطۃ بالبحان کلها الا ذل من رقتۃ والثانی من دھب والذات  
 من جود الزائم من لؤلؤ والخامس من دُر والسادس من ریحان والسابع من  
 لؤلؤ تملأ کما بین کُل حائض مملوءة خمس مائة عام واما اهل الجنة فمردود  
 کما یقول للرجال شوارب خضر وحواملہ ولا یكون للنساء ذلک لیمیز الرجال من النساء  
 فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت چمکتی ہے اور اہل اس کے سوئے نہیں اور ہاں نہ  
 سورج ہو نہ چاند اور نہ رات دن اور نہ نیند کیونکہ نیند موت کا بھائی ہے۔ اور جنت میں  
 دیواریں ہیں کہ سب جنتیوں کو گھیرے ہوئے ہیں پہلی دیوار چاندی کی دوسری سونے کی  
 تیسری جواہری چوتھی موتی کی پانچویں دُر کے چھٹی زمر کی ساتویں چمکتے نور کی۔ اور  
 ہر دیواریں فاصلہ ہو پانے بریں کا۔ اور اہل جنت بے ریش مرد و سمرہ آنکھوں میں اور  
 مردوں کی مونچھیں سبز اور عورتوں میں یہ نہ ہوگی واسطے امتیاز کے قال النبی صلعم  
 ان اهل الجنة یكون علی کل واحد سبعون حلة یقلب کل حلة فی کل ساعة سبعون  
 لوناً فیرى وجهها وصدورها وسماتها ووجهها فی وجهه وسماتها وصدورها  
 ینزفون ولا یخطفون ولا یبولون ولا یكون شعر الا بطر والعائیه الا الحاجین وشمس  
 الودین والعیین کہ یزدادون کل یوم حسنا جملا کما یزدادون فی الدنیا  
 مرموا وصنعفا فیعطى للرجال قوت مائة رجال فی الاکل والشرب والجماع وجماعہ

كَمَا يُجَامِعُ أَهْلَ الدُّنْيَا أَهْلَهُ وَلَا خُتْبًا وَلَا كَسْلًا وَلَا مَلَاكًا وَلَا مَنِيًّا فِي الْفَرَشِ  
 وَكُلِّ يَوْمٍ يُجِدُ هَاعِذًا رَاءَهُ أَوْ فَرَمَا يَهْوِي رُسُولُ السَّلَامِ نَهَى كَهْرًا يَكْبِتُ جَنِيًّا كَبَسَتْ طَهْرًا  
 كَمَوْهٍ هَرَمٍ سَتَرَنَ كَبَلِينَ كَعِيٍّ - أَوْ مَرْدُونَ كَعِيٍّ عَوْرَتُونَ كَعِيٍّ أَدْرَسِينَ أَوْ  
 سَاقِ مَن لَقَرِ الْأَمِينِ كَعِيٍّ - أَوْ جَهْرًا عَوْرَتُونَ كَعِيٍّ أَدْرَسِينَ أَوْ سَاقِ مَن لَقَرِ الْأَمِينِ  
 أَوْ رَمَزَهُ أَوْ تَحَوَّكُ نَهْرِيْنِطْ أَوْ رَمَزَهُ بُولِ أَوْ رَمَزَهُ بَالِ لُغْلُ أَوْ رَمَزَهُ كَعِيٍّ مَرْدُونَ بَحْوِينَ  
 أَوْ يَلِكِينَ أَوْ بَالِ سَرَكِ كَعِيٍّ سَحَرِ رَمَزَهُ كَعِيٍّ حَسَنٍ وَجَاهِ بَطْحِينَ كَعِيٍّ طَرَحَ فَيَا  
 مَن ضَعُفَ أَوْ بَعِيْرِي زِيَادَهُ هَوْتِي هَبْ - أَوْ رَمَزَهُ يَلِكِي هَرَاكِي مَرْدُونَ سَمَرَدِي كَعِيٍّ  
 أَوْ رَمَزَهُ أَوْ جَمَاعِ مَن أَوْ رَمَزَهُ أَوْ بَسِ مَن مَجَامِعَتِ كَعِيٍّ جَسْرَ حَسَبِ أَيْلِ دُنْيَا أَهْلِ  
 أَهْلِ كَعِيٍّ سَاهِرَ كَرْتِ هَبِ لَكِنِ نَهْ وَهْ نَا يَكِ هَبِ كَعِيٍّ مَلَالِ دَمَانِكِي هَبِي أَوْ رَمَزَهُ حَوْرِ  
 هَبِ شَبَابِكِي قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَلِكَ الْأَكْلُ وَلِيَّ اللَّهِ مِنَ الْفَالِكَةِ مَا شَاءَ  
 يَسْتَأْذِنُ إِلَى الطَّعَامِ فَيَأْكُلُ اللَّهُ لَعَالِي أَنْ يَقْدِرَ مَوْلَاهُ الطَّعَامُ فَيَكُونُ سَبْعُونَ أَلْفَ  
 وَصِيفَةٍ لِسَبْعِينَ أَلْفَ مَائِدَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَكَوْكَبٍ وَفِي كُلِّ صَحْفَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ كَوْنٍ  
 مِنَ الطَّعَامِ كَمَنْ تَلَهُ النَّارُ وَكَمَنْ يَطْبَعُهُ الطَّيْبُ وَكَمَنْ يَفِيضُ فِي قَدْرِ النَّهْرِ وَكَمَنْ يَدْعُوهُ وَكَمَنْ  
 اللَّهُ قَالَ كُنْ فَكَانَ يَلَا تَعَبَ وَلَا نَصَبَ فَيَأْكُلُ وَلِيَّ اللَّهِ مِنَ تِلْكَ الصَّحَائِفِ مَا شَاءَ  
 وَرَوْحَهُ مَعَهُ فَاذْ شَبَابُكَ تَنْزِلُ الطَّيْبُ عَلَى مَاءٍ حَارٍّ ثُمَّ أَقْبَلَ طَيِّبًا مِنْ طَيِّبِ الْجَنَّةِ  
 عَظُمَا الْعَظِيمِ الْخَبَرِ يَفْقَهُونَ حَبَابَهُمْ عَلَى رَأْسِ وَلِيَّ اللَّهِ وَيَقُولُ طَائِرَانَا طَائِرَانَا  
 كَذَلِكَ أَوْ رَمَزَهُ كَذَلِكَ مِنْ مَاءِ السَّيْسِلِ وَالْكَافُورِ أَكْوَابِ لَهْيَةِ الْقَوَارِيرِ وَاسْعَةِ  
 الدَّاسِ لَيْسَ لَهَا عَوْنٌ إِلَّا مِنْ ذَهَبٍ وَدُرٍّ وَصِفَةٍ وَبَاقِيَتِ يَرَى الشَّرَابِ مِنْ ظَلَمِهَا  
 كَمَا يَرَى بَاطِنَهَا مِنْ مَنَافِئِ الْعَقِيْقِ وَالطَّيْبِ قَدْ رَعَتْ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيَسْتَأْذِنُ وَلِيَّ  
 اللَّهِ إِلَى تِلْكَ الطَّيْبِ رَمَزَهُ اللَّهُ لَعَالِي فَيَقْطَعُ فَيَكُونُ مَسْبُوكًا عَلَى مَائِدَةٍ مِنْ أَيْ كَوْنٍ  
 بَشَاءَ فَيَأْكُلُ وَلِيَّ اللَّهِ مَا شَاءَ مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ يَرْجِعُ الطَّائِرُ بِإِذْنِ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ لِيَقْطَعَ

لَكَ مَا وَانَاسُ كُلِّ مِّنْهُ لَا يَبْقَىٰ مِنِّي وَتَعْلَمُ فِي الدِّنَارِ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُهُ النَّاسُ  
وَيَعْلَمُهُ وَهُوَ عَلَىٰ حَالِهِ لَا يَبْقَىٰ مِنِّي

فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ جب وقت کوئی ولی اللہ مدعوہ جنت کا کھانیکا تو اسے خواہش  
کھانے کی ہوگی تب حکم الہی سے ستر ہزار لڑکیاں ستر ہزار جوان کھانے کے اُتیں سرے کی  
صحنکین اور کوزے پانی کی لاکر حاضر کریں گی فرمایا حق تعالیٰ نے مگوینگی اُنکے پاس صحنکین  
سونے کی اور کوزے اور اُن صحنکون میں خواہش دل اور لذت چشم کے موافق چیزیں  
ہوں گی اور تم اسی حالت سے جنت میں ہمیشہ رہو گے اور ہر ایک صحنک میں ستر ہزار رنگ  
کے کھانے جن کو نہ آگ پہونچی اور نہ اُنھیں کسی باورچی نے بچایا اور نہ وہ بھونے کے  
کسی تالے وغیرہ کی دیک میں صرف اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جائیں تیار ہو گیا ہے نعمت  
درج کے اُسی سے زو جین ملکر حب دلخواہ تناول کریں گے پھر جب سیر ہونے تک پہونچی  
چڑیاں بستے پانی پر اُتیں ایک چڑیا بہشت کی چڑیوں سے جس کی ہڈی اونٹ کی سی  
ان کی اللہ کے سر پر دن کو پھیلا کر کھڑی اور کبھی میں ایسی چڑیا ہوں کہ میں نے بہشت  
کی ایسی ہی نشین کھائیں ہیں اور سلسیل و کا فور کا پانی پیا اور کوزے بڑے بڑے کشادہ  
سندھ کے جن کی کلی سونے اور چاندنی اور دروہیا قوت کی جس کے باہر سے عکس شراب کا  
نظر آوے جس طرح اندر سے صفائی حقیق کی دکھلائی دیتی ہے لوس کہیے۔ اور چڑیاں چمکتی  
ہیں باغات میں جنت کے پھر جب کوئی ولی اللہ اُس کی طرف شتاق ہوگا تب وہ حکم  
الہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی اور چھن کر اور ایک اچھے خواہنے میں لگ کر اُس کے  
سانے آؤں گی وہ سیر ہو کر کھالے گا اور وہ چڑیاں پھر حکم سے خدا کے جنت میں پھرنے  
لگیں گی اور لوگ کھاتے جائیں گے پراس کا گوشت تمام نہ ہوگا جس طرح دنیا میں  
قرآن شریف سیکھتے اور سکھاتے ہیں پر وہ اپنی حالت پر رہتا ہے اُس میں سے کچھ کم  
ہیں ہوتا قال النبی صلعم إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَكُونُونَ وَيَقْلَهُونَ وَتَعْلَمُ

طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ كَرِيمٌ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْهُ بِحُكْمَةِ السَّجْدَةِ وَالْإِلَهِ الطَّاهِرِينَ  
 الطَّيِّبِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَحْمَدَ الرَّاحِمِينَ فرمایا نبی صلعم نے جتنی کھانا اور پیوہ کھائیں گے  
 اور پانی پئیں گے پھر اُن کے طعام اور شراب سے مشک کے مانند بوباس نکلے گی۔  
 بارخدا یا یہ سب ہم کو روزی کر اپنے رسول مقبول اور اُس کی آل پاک کی برکات  
 سے اپنے رحم سے اے نب رحیمون میں بڑا رحیم

### فہرست و قائل الحقائق کی

صفحہ	کیفیت
۲	نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بیان میں۔
۷	پہلا باب حضرت آدم ؑ کی پیدائش کے بیان میں۔
۱۱	دوسرا باب فرشتوں کے بیان میں۔
۱۵	تیسرا باب موت کی پیدائش کے بیان میں۔
۱۹	چوتھا باب ذکر میں اس کے کہ ملک الموت کیونکر قبض کرتا ہے ارداح کو۔
۲۶	پانچواں باب ذکر میں جواب روح کے۔
۲۷	چھٹا باب ذکر میں جواب روح مومن کے۔
۳۰	ساتواں باب ذکر میں شیطان کے کہ کیونکر چھین لیتا ہے ایمان نیک مومن کا حالت میں عین
۳۳	آٹھواں باب ذکر میں خبر کے بعد نکلنے روح کے۔
۳۵	نواں باب ذکر میں ندای زمین اور گور کے۔
۳۶	دسواں باب ذکر میں ندا سے روح کے بدن سے نکلنے کے بعد۔
۴۲	گیارہواں باب ذکر میں مصیبت کے میت پر
۴۴	بارہواں باب میت پر صبر کرنے کے ذکر میں۔
۴۶	تیرہواں باب بدن سے روح نکلنے کے بیان میں

صفحہ	کیفیت
۵۶	چودھوان باب ذکرین اُس فرشتے کے جو قبل منکر و نکیر کے قبرین آتا ہے۔
۵۸	پندرھوان باب جواب میں سوال منکر و نکیر کے قبرین
۶۰	سولھوان باب ذکر میں کراہ کا تہمین کے۔
۶۲	سترھوان باب ذکر میں روح کے بعد نکلنے کے کہ کیونکر آتی ہے قبر میں۔
۶۰	اٹھارھوان باب بیان میں حور اور بہشت کے
۶۳	اُنسیوان باب ذکر میں صور پھونکنے اور اُس کے خوف کے
۶۸	بیسوان باب بیان میں فناے اشیاء کے۔
۸۰	اکیسوان باب بیان میں حشر خلائق کے۔
۸۲	بائیسوان باب براق کے بیان میں
۸۴	تیسویسوان باب صور پھونکنے اور بہشت کے بیان میں
۹۳	چوبیسوان باب اٹھائے جانے میں خلائق کے اپنی قبروں سے۔
۹۸	پچیسوان باب بیان میں لیجائے خلائق کے حشر کی طرف
۹۹	چھبیسوان باب بیان میں قیامت کے۔
۱۰۵	ستائیسوان باب بیان میں جنتوں کے۔
۱۰۶	اٹھائیسوان باب جنت کے درون کے بیان میں۔
۱۱۴	اُنتیسوان باب بیان میں حور کے۔
۱۱۶	تیسوان باب بیان میں اہل جنت کے۔

## خاتمہ

الحمد للہ والممنہ کہ اس راہِ خیر و برکت میں یہ رسالہ مفید و خیرہ احادیثِ نبویہ سے یہ دقائق الحقائق  
 مطبع فخر المطان لکھنؤ محلہ و کٹور یا گنج میں کترین محمد فخر الدین مالک  
 و مہتمم کے اہتمام سے ماہ ستمبر ۱۹۰۵ عیسوی چھپ کر ہر بہ ناظرین با تمکین ہوا